آرتی

اوم جے جگدیش ہرے سوامی جے جگدیش ہرے

بھگت جنوں کے سنکٹ بھگت جنوں کے سنکٹ
چھن میں دور کرے اوم جے جگدیش ہرے
جو دھیاوے پھل پاوے دکھ بنشے من کا سوامی دکھ بنشے من کا
سکھ سمپتی گھر آوے سکھ سمپتی گھر آوے
کشٹ مٹے تن کا اوم جے جگدیش ہرے
مات پتا تم میرے شرن پڑوں کس کی

سوامی شرن پڑوں کس کی

تم بن اور نہ دوجا تم بن اور نہ دوجا
آس کروں جس کی اوم جے جگدیش ہرے
تم پورن پرماتم تم انتر یامی سوامی تم انتر یامی پار برہم پرمیشور
پار برہم پرمیشور تم سب کے سوامی اوم جے جگدیش ہرے
تم کرونا کے ساگر تم پالن کرتا سوامی تم پالن کرتا میں مورکھ کھل کامی
میں مورکھ کھل کامی کرپا کرو بھرتا اوم جے جگدیش ہرے
تم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی

ہو گئے برباد ہندو رہا باقی کچھ نہیں
جگت کے کرتا ہندوؤں کو شاد کر
ہوں تمہاری شرن میں کر پاندسے
گنگا دھر ناشاد کا دل شاد کر

بھجن نمبر

جادو بھرے شیام نیناں تورے دونو جادو بھرے جادو بھرے شیام
برچھی کا مارا موہن کوئی دم جیوے
ابرو کا مارا ناصح ناہیں بچے
شیام نیناں تورے دونو جادو بھرے

مست ہو کر دیکھتیں گئو ویں ہیں شری گوپال کو
مست ہیں سب ٹولیاں ہرنوں کی واں آئی ہوئی
دھیمی دھیمی ہے صبا اٹکھیلیاں کرتی وہاں
اور جمنا کا کنارہ چاندنی چھائی ہوئی
گوال بھی دوڑے ہوئے آئے ہیں سننے کے لئے
گوپیاں بھی ہیں کھڑی سُدھ بُدھ کو بسرائی ہوئی
گنگا دھر کو ہی فقط سودا نہ تھا کوئی جنون
دیکھ کر چھب کرشن کی سب خلق سودائی ہوئی

بھجن نمبر ۴

ہندوؤں کو اے شری کرشن آزاد کر
وعدہ گیتا کا اپنی یاد کر
ہو رہی ہے دھرم گلانی پربھو
وشٹ ہنسا سادھوں کی دور کر
ہوویں پہلے کی طرح آزاد ہم
بنسی والے آکے ایسا ناد کر

سُونا پڑا ہُوا ہے جمنا کا اب کنارہ
بنسی بجاتے جانا بنسی بجانے والے

تو ہندوؤں کو پھر سے دے گیان معرفت کا
رن کشیتر میں مقدس گیتا سنانے والے

ہندو دھرم کی کشتی گرداب میں پڑی ہے
اس کو بچالے آکر گج کو چھڑانے والے

پھر پریم کے پجاری تم کو بلا رہے ہیں
تو آجا گھر وِدُر کے او ساگ کھانے والے

تیرا شہید ہونا تجھ پر شہید ہونا
وحدانیت کا سیدھا رستہ دکھانے والے

بھجن نمبر ۵

سُن کے بنسی کی صدا سب خلق شیدائی ہوئی
بلبلیں ہیں پھر رہی کیا آج اترائی ہوئی
مور بھی گردن اٹھائے دیکھتے اس اور ہیں
کوئلیں بھی اک طرف بیٹھی ہیں شرمائی ہوئی

قلزمِ دہر میں ہے پُرشور بپا ہے طوفان
سینکڑوں کوس نہیں ہے ابھی ساحل کا نشان
ناخدا تو ہے تجھے ڈھونڈنے ہم جائیں کہاں
بیچ دریا میں کہیں آنکھ سے ہو جائے نہاں
آ لگا دے میری کشتی کو کنارے آ جا (۵)

آ کبھی خستہ دلوں کی یہی کہانی سن لے
قوم کے دل کا کبھی کچھ دردِ نہانی سن لے
تجھ کو سکھیوں کی قسم نالہ فشانی سن لے
اپنے جی میں ہے جو کچھ میں نے ٹھانی سن لے
یعنی خوشتر ہے بس گور کنارے آ جا (۶)

بھجن نمبر ۴

آنند کند بھگوان کا ہن کہانے والے
بنسی کے میٹھے سور سے دل کو لبھانے والے
گئوؤں پہ تیری ظالم چھریاں چلا رہے ہیں
گئوؤں کی رکھشا کرنا گئوواں چرانے والے

کبھی سپنے ہی میں جمنا کے کنارے آجا
آجا رادھے کے لئے کرشن پیارے آجا
کانھیا وار کے اوراج دولارے آجا
کیسا بھارت پہ ہے چھایا ہوا غمناک سماں
جس کو بھی دیکھئے اب دیش میں ہے نوحہ کناں
برج کے خطّ سرسبز پہ ہے دورِ خزاں
رود جمنا کی ہر ایک موج ہے مصروف کناں
بڑھ چلی حد سے جفا ہائے ستمگاروں کی
زندگی تلخ ہے کیسا کیا تیرے بیماروں کی
جان آپہنچی ہے ہونٹوں پہ طلبگاروں کی
سانس اکھڑ جائے نہ کہیں رشتہ کے آواروں کی
تشنہ دید ہیں او آنکھ کے تارے آجا (۳)
تفرقے مذہب و ملت کے مٹا دے آکر
پھر اسی بنسی کی لئے ہم کو سنا دے آکر
تیرے صدقے میری بگڑی کو بنا دے آجا
آب الطاف سے یہ آگ بجھا دے آکر
دل میں ہے آتش فرقت کے شرارے آجا (۴)

خاک پا ہم کو تو ہے اکسیر رادھے شیام کی
سچے دل سے کیجئے بھگتی سپھل ہو جائے گی
ہے یہی ملنے کی بس تدبیر رادھے شیام کی
کھل رہے ہیں دل کے پٹ بہنے دو آنکھیں بند ہی
سامنے رکھ دو میرے تصویر رادھے شیام کی
مفت ہیں مل جائے گی سب کو نجات بے بہا
بولیں جے نچے جوان و پیر رادھے شیام کی
ہاتھ میں مرلی کبھی ہو کا چھن پیتامبری
اس طرح جھانکی ہو جمنا تیرے رادھے شیام کی
آرزو اب تو فقط باقی اتنی اور رفیق
یاد دمِ نزع رگھبیر رادھے شیام کی

بھجن نمبر ۳

کرشن او کرشن میرے آنکھ کے تارے آجا
اجڑے بھارت کی جوانی کے سہارے آجا
ہار پہنے ہوئے بالوں کو سنوارے آجا

بھجن نمبر ۱

تمہارے درشن بِنا میرے ترستے نین رہتے ہیں
برہ کی آگ میں جلتے سدا دن رین رہتے ہیں
نہیں کہتے ہیں دیکھیں یہ دل کہتا ہے میں پاؤں
اسی طرح سے جھگڑے میں مرے یہ نین رہتے ہیں
اُتارو جگت ساگر سے میری نیّا کو من موہن
تمہارے نام کی سوامی بجاتے بین رہتے ہیں
دیا کر کے درشن دو اور رکھو خواہش رشیدا کی
تمہاری چھبی کے نرکھے بِن اُپائے بےچین رہتے ہیں

بھجن نمبر ۲

دل کے آئینہ میں ہے تصویر رادھے شیام کی
جلوہ گر آنکھوں میں ہے تنویر رادھے شیام کی
مل گئی تقدیر سے برج رج تو سب کچھ مل گیا

ہم سے نیت انیک نام سے ورن کو نارن جاپے
شری کرشن کلمل ہرن سب کے جو ہیں تر بچرن کو
بھگتی اپنی دیہو سوامی بھو ساگر سے ترن کو
شری جگن ناتھ جگ میں براجے بیدھارہ باتی سندرم
نہہ کلنک اوتار دھار ہو کلی یگ کے دکھ بھنجم
جگن ناتھ جگدیش سوامی بدری ناتھ وشو بھرم
دوارکا کے ناتھ شری پتی کیشو مم کرو ناتھم
شری کرشن امنت پڑھت نشدن وشنو لوک ملے گچھتم

اتی شری کنول نیتر

سمپورن



دینا ناتھ دیالو پورن کرونا مے کرونا کرم
کوہی وت داس بلاس نسدن نام چیت تت ناگرم
پرنمے گورو جی کے چرن بندھوں جا نسو گیان پرکاشم
آدو شنو جگا دیبہا سبلو تے شو سشنکرم
شری کرشن کیشو کرشن کیشو کرشن یدو پتی کیشوم
شری رام رگھو ور رام رگھو ور رام رگھو بر اگھوم
شری رام کرشن گوبند مادہو واسدیو شری باونم
مچھ کچھ وراہ نرسنگھ پاہ رگھو پتی پاونم
شری متھرا میں کیشو رائے وراجیں گوکل بالمکند جی
شری بندرا بن میں من موہن گوپی ناتھ گوبند جی
دھن متھرا دھن گوکل جہاں شری پتی اوترے
دھن یمنا نیر نرمل گوال بال سکھا ورے
نوبنت ناگر کرت ہنستت شو ورنچ من موہنم
کالندری تٹ کرت کریڑا بال ادبھت سندرم
گوال بال سب سکھا وراجیں سنگ رادھا بھامنی
بنسی بٹ تٹ نکٹ یمنا مرلی کی ٹیر سہاونی
الک تندرا آدر کیجا اگیر نندو نور ل مل سنگ چلے

شری کرشن اشٹکم

کنول نیتر

کنول نیتر کٹ پیتامبر ادھر مرلی گردھرم
شری مکٹ کنڈل کر لکٹیا سانورے رادھے ورم
شری کول پمنا دھنیوا گے سکل گوپین کے من ہرم
پیت وستر گرنواہن چرن نت سکھ نت ساگرم
کرت کیل کلول نسدن کنج بھون اوجاگرم
اجر امر اڈول نشچل پرشوتم اپرا پرم
گوپی ناتھ گوپال گردھر کنس ہرنا کش ہرم
گل پھول مالا وشال لوچن ادھک سندر کیشوم
بنسی دھر وسدیو چھیا بلی چھلیو شری وامنم
جل ڈوبتے گج راکھ لینو لنکا چھید یو راونم
سپت دیپ نو کھنڈ چودہ بھون کینے رام جی ایکو پلم
دروپدی کی لاج راکھی کہاں لوں اُپما کرم

کملا گنگو کی سیوا ۔ گائتیری پاٹھ اور تلسی و پیپل کو جل سینچنا ۔ گیانی سنتوں
کی سیوا کرنی ۔ ایکادشی کا برت ۔ ہے لکشمی جاپر دوں دونوں کو جو کوئی
اسے پڑھے یا سُنے ۔ اور عمل کرے اُس کا کلیان ہوگا ۔ اس کی مہما کہی
نہیں جا سکتی ۔ شریمد بھگوت گیتا مکتی اور بھگتی کے دینے والی ہے



بڑے بڑے دان پنوں کا پھل دیتا ہوں جو اشخاص باقاعدہ طور پر گیتا کا پاٹھ کرتے ہیں۔ اور جو پریم اور شردھا کے ساتھ اسے سنتے ہیں۔ ہری دوار کی سیڑھیوں پر گنگا تٹ پر تلسی یا پیپل کے پاس بیٹھ کر ہری مندر یا دیگر پوتر استھان میں بیٹھ کر اسے پڑھتے ہیں۔ ان کو کلیگ کے جتنے پاپ ہیں۔ وہ نہیں لگتے۔ اور دکھ کلیش سے وہ مکت ہو جاتے ہیں۔ جو جیو یہ چار سادھن۔ گنگا اشنان گیتا پاٹھ۔ گائتری پاٹھ۔ سادھو سنتوں کی سیوا اور گوبند بھجن کریں گے۔ ان کے پرتاپ سے کلیگ کے پاپ ان کے نزدیک نہیں آویں گے۔ جو شخص ایکادشی۔ اماوس اور پورنماشی کے دن گیتا پڑھے اسے ہزار گئوؤں کے دان کا پھل ملتا ہے۔ پنڈت پکھشں میں پاٹھ کرے تو سب تیرتھوں کا ادھار ہو۔ اور وہ بیکنٹھ باسی ہو کر اشیرباد دیویں اور مکتی پراپت ہو۔

جو جیو ساری گیتا کا پاٹھ کرے اس کا تو کہنا ہی کیا۔ جو ایک ادھیائے یا ایک شلوک باقاعدہ پڑھے۔ تو مکتی اور بھگتی حاصل ہوں۔

جو دوسروں کو سناوے اس کو گئو دان کا پھل ملے
دس تیرتھوں کے ادھار کے چھ راستے ہیں۔ گنگا اشنان گیتا پاٹھ۔

ڈنڈوت کرنے کے بعد مہاراجہ اندر بولے۔ مہاراج وہ چیتر بیچ روپ دھاری میرے تخت کا حقدار کیسے ہو گیا۔ جبکہ اس نے کوئی دان۔ پُن۔ یگیہ وغیرہ نہیں کیا۔ میں نے تو کئی بار استومیدھ یگیہ کیا۔ تب جا کر کے کہیں آپ نے مجھے اندر آسن بخشا تھا۔

میں نے کہا۔ یہ شخص باقاعدہ طور پر شریمد بھگوت گیتا کے اٹھارھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ لیکن اس کی خواہش بھوگ بھوگنے کی تھی لہذا جب اس کی روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔ تو میں نے حکم دیا۔ کہ اسے پہلے بھوگ بھوگنے دو اس لئے آنند بھوگ کا تمہارا آسن دیا گیا ہے۔ تم جا کر اس کے آنند بھوگ کا سامان کرو

دیوراج اندر نے اندرپوری میں واپس آکر ایسا ہی انتظام کر دیا۔ اور وہ چیتر بیچ روپ دھاری تھوڑے دنوں کے بعد سیر ہو گیا۔ تو میں نے اُسے بیکنٹھ میں بھجوا دیا۔

جو برہمن۔ سادھو۔ وشنو۔ یوگی۔ اٹھارھویں ادھیائے کا پاٹھ کرتے ہیں۔ ان کو میں استومیدھ یگیہ کا پھل دیتا ہوں۔ تلی کپلا گئوؤں کے دان کا۔ اسنکھیہ چندرائن برت کا۔ اور بھی

اٹھارھویں ادھیائے کا مہاتم

شری لکشمی جی! جو درجہ دریاؤں میں شری گنگا جی۔ دیوتاؤں میں ہری کو، تیرتھوں میں پشکر راج کو، پربتوں میں کیلاش پربت کو، رشیوں میں نارد جی کو اور گئوؤں میں کام دھینو کو حاصل ہے۔ وہی شری گیتا جی کے اٹھارہویں ادھیائے کو حاصل ہے۔ سنو!

سمیر پربت پر مہاراج اندر کی سبھا لگی ہوئی تھی۔ اتنے میں قاصد ایک چتر بھج روپ دھاری کو لائے۔ اور بولے! مہاراج! اُٹھئے اور ان کو اپنی جگہ پر بیٹھنے دیجئے۔ دیوراج اندر نے اس چتر بھج روپ کو پرنام کر کے اپنی گدی پر بٹھا دیا۔ اور اپنے گورو شری برہسپتی جی سے دریافت کیا۔ کہ گورو جی اس نے کونسا پن کیا ہے۔ جس سے یہ میرے تخت کا حقدار ہوا ہے۔ میرے خیال میں تو اس نے کوئی پن دان برت، یگیہ نہیں کیا۔ نہ ہی کوئی تالاب لگوایا ہے۔ اور نہ ہی کوئی کنواں بنوایا ہے۔

برہسپتی جی بولے۔ چلو شری نارائن جی سے دریافت کریں تب سب میرے پاس آئے۔

نے اس برہمن سے ایسا ہی کیا ہاتھی کی روح اسی وقت قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس کی دیودیبی کو لینے کے لئے سورگ سے بوان آئے جب ہاتھی بوان میں سوار ہوا۔ تو بولا! راجن! میں اپنے گذشتہ جنم میں راجہ تھا میں نے ایک بار ہاتھیوں کی لڑائی کروائی تھی جس میں کہ میرا ہاتھی مارا گیا تھا میں بھی اسی کے غم میں مر گیا۔ دھرم راج نے حکم دیا۔ کہ مجھے ہاتھی کی جون میں ڈالا جائے۔ میں ان سے ملتجی ہوا۔ کہ مجھے یہ بتا دیا جائے کہ میری مکتی کب ہو گی۔

انہوں نے فرمایا شریمد بھگوت گیتا کے سترھویں ادھیائے کا پاٹھ سننے سے تیرا کلیان ہوگا۔ دیکھو آج آپ کی اور پنڈت جی کی کرپا سے میرا ادھار ہو گیا ہے۔ اور میں بیکنٹھ کو جا رہا ہوں۔

یہ کہہ کر ہاتھی سورگ کو چلا گیا

ہے لکشمی! یہ سترھویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو کہ تم نے سنا ہے۔

راجہ نے وہی ہاتھی (راجہ دو شاسن) اُسے دیدیا۔

پنڈت اسے اپنے گھر لے آیا۔ وہاں آکر ہی ہاتھی نے نہ تو کچھ کھایا ہی نہ پیا۔ اپنے استھان پر کھڑا روتا رہا۔

برہمن نے راجہ کو اطلاع دی۔ راجہ خود آیا۔ بڑے بڑے قابل طبیب جو آئے۔ اُن سب نے یہ رائے ظاہر کی۔ کہ ہاتھی کو مرض وغیرہ تو کوئی نہیں۔ اس کو کوئی روحانی صدمہ ہے۔

تب راجہ نے ہاتھی سے دریافت کیا۔ کہ اے ہاتھی تجھے کیا تکلیف ہے۔

ایشور کی قدرت ملاحظہ ہو۔ ہاتھی کو اس کی درگاہ سے اُسی وقت زبان عطا ہوئی۔ بولا۔ راجن! یہ برہمن بڑا دھرماتما ہے۔ اس کے گھر اَن تو وہی کھا سکتا ہے۔ جو کہ پُن آتما ہو۔ میں پاپی جیو ہوں۔ میرے مقدر میں کہاں؟

برہمن بولا۔ راجن اپنا ہاتھی لوٹا لیجئے

راجہ نے کہا۔ دان دیکر میں اسے نہیں پھیر سکتا

ہاتھی نے برہمن سے کہا! پنڈت جی! اگر آپ کے گھر شریمد بھگوت گیتا ہو۔ تو آپ مجھے اس کے سترھویں ادھیائے کا پاٹھ سنا دیجئے۔

سپے لکشمی! ملک سنڈلیک میں دوشاشن نامی ایک راجہ تھا۔ اُس نے ایک دوسرے راجہ سے ہاتھیوں کی لڑائی کی شرط باندھی۔

دوسرے راجہ کا ہاتھی جیت گیا۔ اور دوشاشن کا ہاتھی ہار گیا کچھ دنوں کے بعد ہاتھی مرگیا۔ راجہ بڑا متفکر ہؤا۔ ایک تو شرط ہاری دولت گئی دوسرے ہاتھی مرا۔ تیسرے لوگوں میں مذاق اُڑا۔ اسی بات کے غم میں اور لوگوں کے کہنے سننے سے تھوڑے ہی دنوں کے بعد راجہ بھی چل بسا

جب یمدوت راجہ دوشاشن کو پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے! تو وہاں سے حکم ہؤا۔ کہ اسے ہاتھی کی جُون میں ڈالو

راجہ دوشاشن نے سنگلدیپ میں ہاتھی کی جُون پائی۔ اور شاہی ہاتھیوں میں جگہ ملی۔ راجہ دوشاشن کو اپنا سابقہ جنم یاد تھا۔ دن رات یاد کر کے رووے نہ کچھ کھاوے نہ پیوے

ایک دن دربار میں ایک پنڈت آیا۔ اُس نے موجودہ راجہ کو ایک شلوک سُنایا۔ شلوک سُن کر راجہ نے پنڈت سے کہا۔ پنڈت جی جو اچھا ہے سو مانگو۔

پنڈت بولا۔ مہاراج! بھگوان کا دیا اور تو سب کچھ موجود ہے۔ ایک ہاتھی نہیں۔

گورو نے جب دیکھا۔ تو بولے ارے سوُر کہہ۔ تو نے مجھے دیکھ کر اس لئے آنکھیں بند کی ہیں کہ تو سمجھا ہیں آسن پہ بیٹھا ہے مجھے سر جھکا کر نمسکار کرنے سے تیرا مان گھٹیگا۔ جا رے اگیانی ! میں تجھے شراپ دیتا ہوں۔ کہ تو ہاتھی ہوگا۔

اس نے کہا ستیہ نین ! مگر میرا ادھار کب ہوگا۔

گورو نے کہا جب کوئی شری گیتا جی کے سولھویں ادھیائے کا پاٹھ تجھے سنائیگا۔ تب تیرا کلیان ہوگا۔

سادھو کی بات سن کر مہاراجہ کھڑک باہو نے اپنے راجکمار کو گدی پہ بٹھا کر خود جنگلوں کی راہ لی۔ اور جب تک زندہ رہے۔ شری گیتا جی کے سولھویں ادھیائے کا پاٹھ کرتے رہے۔ جب وفات پائی۔ تو بیکنٹھ میں جگہ ملی۔

لکشمی یہ سولھویں ادھیائے کا پھل ہے۔

سترھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے یوں گوہر افشانی کی۔

کہ ایک سادھو بازار کے عین درمیان میں چلا جارہا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ مہاراج! یہاں سے ہٹ جایئے نہیں تو ہاتھی آپ کو مار ڈالیگا۔

سادھو بولا۔ نارائن! نارائن! بچے بنا آئی کے بھلا کوئی کیا مار یگا۔

اتنے میں لوگ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ہاتھی سادھو کے نزدیک آکر جھک گیا اور اس کو پرنام کیا۔

لوگوں نے راجہ کو خبر کی وہ بھی وہاں آپہنچا۔ سادھو نے ایک شلوک پڑھ کر ہاتھی پر جل چھڑکا ہاتھی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ سورگ سے بِوان آئے۔ اور وہ سوار ہو کر چلا۔ جاتی بار ہاتھی راجہ سے یوں گویا ہوا۔ راجن! میں آپ کو دہرماتما جان کر آپ کے شہر میں اس خیال سے رہتا تھا۔ کہ کبھی نہ کبھی ضرور کوئی پُن آتما میرا اُدہار کرے گا۔ یہ کہہ کر ہاتھی رخصت ہوا۔

مہاراجہ نے سادھو سے دریافت کیا۔ مہاراج یہ ہاتھی کون تھا اور آپ نے کونسا شلوک پڑھا ہے۔ جس سے ہاتھی کی مکتی ہو گئی۔

سادھو نے کہا۔ راجن! یہ پچھلے جنم میں بڑا گیانی تھا۔ بھگوت بھگتوں میں اس کی بڑی عزت تھی ایک دن سبھا میں آسن پر بیٹھا تھا۔ کہ اس کا گورو آیا۔ اس نے سوچا۔ اگر میں ان کے استقبال کے لئے اُٹھا۔ تو میری ہیٹھی ہو گی۔ لہذا آنکھیں بند کر کے چُپکا ہو رہا۔

واپس آ گئے۔ اپنے راجکمار کو تخت پر بٹھا کر خود عبادت کے لئے جنگلوں میں چلے گئے۔ وہاں جا کر ہر روز شریمد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگے اور مکتی حاصل کی۔

اے لکشمی! یہ شریمد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو میں نے کہا ہے۔ اور تو نے سنا ہے۔

سولھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی فرماتے ہیں۔

اے لکشمی! مہاراجہ سوراشٹر کا نام کھڑگ باہو تھا۔ وہ راجہ بڑا ہی دھرماتما تھا۔ اس کے راج میں گھر گھر مندر تھے رعیت خوشحال تھی دودھ اور شہد کی نہریں بہتی تھیں

مہاراجہ کے پاس بہت سے ہاتھی تھے۔ ان میں سے ایک ایسا تھا۔ جو کسی کے قابو میں نہ آتا تھا۔

ایک دن وہ ہاتھی بدمست ہو کر بازار میں چلا جا رہا تھا۔ لوگ مارے خوف کے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ کہ اتنے میں انہوں نے دیکھا

کے پاس درخت کے پاس گھوڑے کو باندھ دیا اور خود اندر تشریف لے گئے
دیکھا کہ سادھو اپنے لڑکے کو شریمد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے
کا پاٹھ سکھا رہا ہے۔ ایک درخت کے پتے پر سادھو نے ایک شلوک
لکھ کر اپنے لڑکے کو دیا۔ وہ پتا لے کر کٹیا سے باہر آیا۔ پتے کو دیکھتے
ہی گھوڑے کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور سورگ
لوک سے بِوان آکر اسے لے گئے۔ مہاراج پانی پی کر باہر نکلے
تو دیکھا۔ کہ گھوڑا مرا پڑا ہے۔

بڑے حیران سے ہو کر مہاراج نے سادھو سے دریافت کیا
کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

سادھو بولا! راجن! اس پتے کو دیکھ کر جس پر کہ گیتا کا شلوک
لکھا ہوا تھا۔ گھوڑے کی مکتی ہو گئی۔

مہاراج بولے! یہ گھوڑا کون تھا۔؟ سادھو نے کہا۔ راجن!
گذشتہ جنم میں یہ تمہارا وزیر تھا۔ تم کو مار کر اس نے راج لیا تھا
جب یہ مرا۔ تو نرک نصیب ہوا۔ اس کے بعد گھوڑا بنا۔ تم
نے خریدا۔ جب اس نے سر ہلایا تھا۔ تو یہ کہتا تھا۔ کہ تم مجھے
نہیں پہچانتے۔ مگر میں تمہیں پہچانتا ہوں۔
اس کے بعد مہاراج سادھو کو نمسکار کر کے اپنے محلوں کو

ایک دن راجہ سو رہا تھا۔ اور پاس ہی چند ملازم بھی سو رہے تھے۔ منتری نے موقع غنیمت سمجھ کر سب کو قتل کر دیا۔ اور خود گدی پر بیٹھ گیا۔ بہت عرصہ تک راج کرنے کے بعد خود بھی راہی عدم ہوا۔

دھرم راج کی خدمت میں جب وہ پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے حکم دیا کہ اسے نرک میں ڈال دو۔

بہت عرصہ نرک بھوگنے کے بعد وہ سنگل دیپ میں گھوڑا بنا۔

مہاراج جگدیپ گھوڑے خریدنے کی غرض سے سوداگر اس کے پاس آئے۔ اس گھوڑے نے انہیں دیکھ کر سر ہلایا۔

سوداگر بولا۔ مہاراج یہ گھوڑا آپ کو نمسکار کرتا ہے۔

مہاراج بولے نہیں بھائی یہ نمسکار نہیں کرتا۔ کچھ اور معاملہ ہے۔

دوسرے گھوڑوں کے ساتھ مہاراج اسے بھی خرید کر اپنے محلوں میں واپس لائے۔

ایک دن مہاراج اسی گھوڑے پر سوار ہو کر جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے گئے۔ اور شکار کھیلتے کھیلتے دور نکل گئے۔

مہاراج نے پیاس سے بے چین ہو کر ایک سادھو کی کٹیا

کا پاٹھ کرنے والے منشوں کے استھان کو تیں تمہارے ساتھ
لے گا۔

مہاراج! اس سادھو نے اتنا کہہ کر جب تک تانی کو واپس گیا اور یہ
بد بخت بیر، شری گیتا جی کے چودھویں ادھیائے کے سننے سے
اُن کا اُدھار ہوا۔ مرتیو کے اب سکھ ہیرا چنگی۔
اے لکشمی! یہ چودھویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ہے جو
میں نے کہا ہے۔ اور تم نے سنا ہے

پندرھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی لکشمی کو سنائی کرتے ہیں
اے لکشمی! اُتر دیش میں نرسنگھ نامی ایک راجہ تھا۔ راجہ کو اپنے
منتری پر بڑا اعتبار تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میرا منتری بڑا نیک ہے
مگر دراصل معاملہ ایسا نہ تھا۔ وہ منتری بڑا ہی دغا باز تھا
اس کی خواہش تھی کہ جس طرح سے بھی ہو۔ راجہ کو ہلاک
کر کے خود حکومت کریں۔

ہوئی ہے۔ یہ کہہ کر وہ دونو چلے گئے۔

مہاراج کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے سادھو سے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

سادھو بولا۔ راجن! یہاں میرا گورو رہتا تھا۔ اور ہر روز شری گیتا جی کے چودہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ میں بھی ویسا ہی کرتا ہوں۔

مہاراج بولے۔ آپ دہنیہ ہیں۔ مجھے ان کے گذشتہ جنم کے حالات سنائیے۔

سادھو بولا۔ راجن! یہ خرگوش اپنے گزشتہ جنم میں برہمن تھا۔ اور یہ کتیا اس کی استری تھی۔ یہ برہمن کے کہنے میں نہ تھی۔ اس نے اسے بہت سمجھایا۔ مگر اس نے ایک نہ مانی۔ بلکہ اُلٹا اپنے شوہر کو زہر دے کر مار دیا۔

جب مرنے کے بعد دونو کو شری دھرم راج کے دربار میں حاضر کیا گیا۔ تو وہاں سے حکم ملا۔ کہ شوہر کو خرگوش کا۔ اور استری کو کتیا کا جنم دیا جاوے

دونو نے دریافت کیا۔ کہ ہمارا اُدہار کب ہوگا؟

دہرم راج بولے۔ جب شری گیتا جی کے چودہویں ادھیائے

مہاراج نے اسی وقت سونے کی زنجیروں سے آراستہ کر کے اور مخملی ڈولیوں میں بٹھا کر سنگدیپ بھیج دیئے۔

مہاراجہ سنگدیپ نے جب کتوں کو دیکھا۔ تو نہایت خوش ہو کر گویا ہوئے۔ یہ ہمارے دوست نے بہت اچھا کیا۔ یہ اس جگہ نہیں پائے جاتے۔

ایک دن مہاراجہ سنگدیپ کتوں کو ساتھ لے کر شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ اور بھی بہت سے ساتھی ساتھ تھے۔ شرطیں بار رہیں اور شکار شروع ہوا۔ ایک خرگوش کے پیچھے دوڑے۔ خرگوش دور نکل گیا۔ کتے نے اسے کاٹا تھا۔ اسے خون بہ رہا تھا۔ اسی خون کے نشانات پر کتا دوڑا ہوا جا رہا تھا۔ مہاراجہ بھی گھوڑے پر سوار تعاقب میں تھے

دوڑتے دوڑتے کتا اور خرگوش ایک سادھو کی کٹیا کے پاس والے تالاب میں گرے مہاراج بھی پہنچ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ تالاب میں گرنے کے ساتھ ہی دونوں کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ دونوں نے دیو دیہی پائی۔ اور بوانوں میں سوار ہو کر سورگ کو جانے لگے۔ مہاراجہ کو دیکھ کر دونوں نے کہا۔

مہاراج! آپ دھنیہ ہیں۔ آپ کی وجہ سے ہمیں نجات حاصل

اسے لکشمی۔ یہ ہے تیرھویں ادھیائے کا مہاتم۔ اگر کوئی بھولے سے بھی گیتا پڑھے۔ تو وہ بھی میری ذات میں داخل ہو جاتا ہے۔

چودھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا

اے لکشمی! ملک کشمیر کے سرحدی کنتیرس میں سوریہ ورما نامی راجہ حکومت کرتا تھا۔ سنگلدیپ کے راجہ سے اُس کے دوستانہ تعلقات تھے۔ وہ ہر سال اُسے موتی جواہرات اور گھوڑے وغیرہ ارسال کیا کرتا تھا۔

ایک دن راجہ سوریہ ورما نے کبھی اپنے وزیر سے مشورہ کیا۔ کیونکہ مہاراجہ سنگلدیپ کو کوئی تحفہ بھیجنا چاہیئے۔ لیکن کیا بھیجنا چاہیئے؟

وزیر نے کہا۔ مہاراج! اور تو وہاں کسی شے کی کمی نہیں البتہ اس جگہ شکاری کتے نہیں ہوتے۔

تب اُس عورت نے خدائی کا جنم پایا۔

ایک دن وہ نربدا کے کنارے کنارے چلی جا رہی تھی۔ دیکھا کہ ایک سادھو شری گیتا جی کے تیرھویں ادھیا سے اُس کا پاٹھ کر رہا ہے۔

جونہی اُس نے پاٹھ سُنا۔ اُس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور اُس کے لئے سورگ سے بِوان آئے۔

سادھو نے دریافت کیا۔ اے عورت تو نے کونسا پُن کیا ہے۔ جو سورگ کو جا رہی ہے۔

عورت نے کہا۔ مہاراج! آپ کے پاٹھ کے پھل سے سورگ کو جا رہی ہوں۔ میری ایک التجا ہے۔ اگر آپ قبول فرمادیں۔ تو عرض کروں۔

سادھو نے کہا۔ کہو۔

عورت نے کہا۔ مہاراج جس شیر نے مجھے کھایا تھا۔ اُس کو بھی ایک شلوک کا پھل دیجئے۔ تاکہ اس کا بھی کلیان ہو جائے

سادھو نے ایسا ہی کیا۔ تب وہ بھی خوبصورت دیو دیہی پا کر شیر اور وہ عورت دونوں بوان میں سوار ہو کر سورگ کو چلے گئے۔

ہو کر ادھر ادھر ماری ماری پھرنے لگی۔ شام کے قریب وہ آدمی اسے ملا۔ دونوں درختوں کے تلے بیٹھ کر راز و نیاز کی باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شیر آیا۔ عورت ڈری۔ شیر بولا۔ اے عورت میں تجھے کھاؤں گا!

عورت نے کہا۔ میں نے کیا کیا ہے۔ جو تم مجھے کھاؤ گے۔ تم یہ تو بتاؤ۔ کہ تم ہو کون؟

شیر بولا۔ میں اپنے گذشتہ جنم میں برہمن تھا۔ بڑا لالچی تھا اور جھوٹ بولا کرتا تھا۔ جوا بھی کھیلا کرتا تھا۔ ایک دن صبح اٹھ کر گھر سے جو چلا۔ تو راستے میں ایسا گرا کہ جان نکل گئی۔

دوت پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا۔ کہ اس برہمن کو شیر کی جون میں ڈال دو۔

دھرم راج نے یہ کہہ کر مجھے یہ حکم دیا۔ کہ جو لوگ بدچلن ہوں تو انہیں کھایا کر۔ بس اسی حکم کے مطابق اب میں تمہیں کھاؤں گا

اتنا کہہ کر شیر نے اس عورت کو کھا لیا۔ جمدوت اس کو پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا۔ اسے [illegible] بستی کی بھٹی میں ڈال دو

اَدھیائے کا پاٹھ سُنایا۔ اُن دونو نے دیودیہی پائی۔ بیکنٹھ سے بوان آئے۔ اور وہ سوار ہو کر چلے گئے۔ دیوی بہت خوش ہوئی۔ بولی! اے برہمن! میرا نام آج سے وشنو دیوی ہے۔ مجھے اِس نگر کا راجیہ دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر شری لکشمی تو انتر دھیان ہو گئیں۔

راجہ کے ہاں اولاد نہ تھی اُس نے برہمن کو گدی پر بٹھا دیا۔ اور خود تپسیا کے لئے بنوں کو چلا گیا۔

اے لکشمی یہ شری گیتا جی کے بارھویں اَدھیائے کا مہاتم ہے۔ جو کہ مَیں نے کہا ہے۔ اور تم نے سُنا ہے۔

تیرھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔

ملک دکھن میں ایک شہر "ہری نام" تھا۔ وہاں ایک بد چلن عورت رہتی تھی۔ ایک دن اُس نے ایک آدمی سے وعدہ کیا۔ کہ مَیں تمہیں جنگل میں ملوں گی

وہ مقررہ وقت پر جنگل میں گئی۔ مگر وہ اُس آدمی کو نہ پا سکی۔ پریشان

دیوی نے خوش ہو کر اسے درشن دیئے۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا خواہش ہے۔؟

برہمن نے سنتان اور دھن کی اچھیا ظاہر کی

دیوی نے کہا۔ ایسا ہی ہو گا۔ مگر پہلے میرا کہنا ماننا ہوگا۔

برہمن نے کہا۔ ارشاد کیجئے۔

دیوی نے کہا۔ پہلے کوئی ایسی تدبیر کرو۔ جس کہ اس بدچلن شخص آتما اور اس کی بیوا کا اُدھار ہو جائے۔

برہمن اپنے گورو کے پاس گیا۔ اور سارا حال کہہ سُنایا۔

گورو نے کہا۔ اِن کے اُدھار کا طریقہ تو شری نارائن جی ہی بتا سکتے ہیں۔

برہمن نے میری اپاسنا کی۔ میں نے اکاش بانی کے ذریعہ اسے کہا۔ کہ تو شری گیتا جی کے بارہویں ادھیائے کا پاٹھ انہیں سُنا اس سے اُن کی مکتی ہو جائے گی

برہمن فوراً ہی مندر میں پہنچا۔ اور دیوی سے عرض کی۔ کہ شری نارائن جی نے کہا ہے۔ کہ تو اِن گنہگاروں کو شری گیتا جی کا پاٹھ سُنا اِس سے اِن کا کلیان ہو جائے گا۔

برہمن نے دیوی کے کہنے پر اُن دونو کو شری گیتا جی کے بارھویں

گیارھویں ادھیائے کے سُننے سے ادّہار ہوا تھا۔ پوانوں پر بیٹھ کر سکنیٹھ کو راہی ہوئے۔

سنت نے راجہ سے کہا۔ راجن تم بھی شری گیتا جی کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرو۔ تمہارا بھی کلیان ہو جائے گا۔

راجہ ایسا ہی کرتا رہا۔ اس کا بھی ادھار ہو گیا۔

اے لکشمی! یہ گیارھویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو کہ تم نے سُنا ہے۔

بارھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی راجہ سُکھانند کے راجیہ میں ایک بدچلن شخص اتنگا نامی رہتا تھا۔ اس کی ایک ویشیا کے ساتھ محبت تھی۔ وہ دونوں ایک مندر میں جا کر شراب اور گوشت کا استعمال کیا کرتے تھے۔ جب کوئی دریافت کرتا۔ کہ تم مندر میں جا کر کیا کرتے ہو۔؟ تو کہتے ہم دیوی کی پرستش کرتے ہیں۔

وہاں ایک برہمن بھی رہتا تھا اس نے دیوی کی اُپاسنا کی۔

جب پریت نے اپنا حال اس طرح سے سُنایا۔ تو راجہ نے سنت سے پوچھا۔ اب کیا کریں۔ راجہ بولا۔ مہاراج! آپ اس کا کلیان کریں۔ تاکہ یہ میرے کنور کو زندہ کر دے۔ تب سنت نے گیتا کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ اُسے سُنایا۔ اُسی وقت پریت نے دیو دیہی پائی جتنے جیو اُس نے مارے تھے سب کی مُکتی ہوئی۔ راجکمار بھی زندہ ہو گیا۔ اور اُس کا سُردپا چتربھج رُوپا ہو گیا۔

راجہ نے سنت سے کہا۔ مہاراج میرا پُتر کون ہے

سنت نے کہا۔ راجن! یہ چتربھج رُوپ ہی تیرا کنور ہے۔

تب راجہ نے کنور سے کہا۔ آسے بیٹا۔ آمیشے مِل۔

چتربھج روپ بولا۔ راجن کس کا بیٹا۔ اور کیسا بیٹا۔ میں کئی بار تمہارا بیٹا ہوا۔

راجہ بولا۔ میرے کوئی اولاد نہیں۔ میری گتی کیسے ہو گی۔

راجکمار نے کہا۔ اِس بات کا تو فکر نہ کریں کل میں ایک بھی وشنو بھگت ہو۔ اُس کی سب کُلوں کا ادھار ہو جاتا ہے۔ اور تم تو خود بڑے بھاری وشنو ہو۔ میں اب شری نارائن جی کی ذات میں واصل ہو گیا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ سب راجن کا کر شری گیتا جی

کھیتی باڑی کا کام کرتا تھا۔

ایک دن ایک برہمن جو کہ پھوڑوں سے بہت بڑھال تھا میرے کھیت میں آکر گرا۔ اس کے جسم پر سے جا بجا لہو بہہ رہا تھا چیل اس کا گوشت کھا رہی تھی۔ لیکن وہ اپنا ہاتھ تک بھی نہیں ہلا سکتا تھا۔ میں تماشا دیکھتا رہا۔ مگر میں نے اس چیل کو نہیں اڑایا۔

اتنے میں ایک سادھو وہاں آیا۔ بولا۔ ارے تو ہے تو برہمن۔ مگر تیرے کرم چنڈالوں جیسے ہیں۔ تجھ میں رحم نام کو بھی نہیں تیرے کھیت کے پاس چیل برہمن کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی ہے۔ اور تو اسے پرے نہیں ہٹاتا۔ دیکھ تین جیو نرک کے ادھکاری ہیں۔

(۱) ایک تو وہ جو کسی کو چوروں سے نہ چھڑاوے۔

(۲) دوسرا وہ جو مریض کی امداد نہ کرے تیسرے وہ جسے برت سے دارا جیو اسے نہ چھڑاوے جس کے ہر جسے میں دیا ہے۔ ان کو اشومیدھ یگیہ کا پھل ملتا ہے۔ جا! میرے شراپ سے تو برت کی جون پاوے گا۔ اور جب کوئی آتما پاٹھی برہمن تجھے تیری گیتا جی کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ سنائے گا۔ تب تیری مکتی ہو گی۔

میں شری لکشمی نارائن کی پوجا ہوتی تھی۔ وہاں ایک ٹھاکر دوارہ بھی تھا جہاں ایک ودوان پنڈت ہر روز شری گیتا جی کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ راجہ وہاں کتھا سنا کرتا تھا

ایک دن راجہ مندر سے اپنے محل کو واپس آرہا تھا۔ اُسے رستے میں ایک سنت ملا۔ اس کے ساتھ اس کے دو چیلے بھی تھے سنت نے راجہ کو کہا۔ ہم شری کاشی جی کے درشنوں اور اشنان کو آئے ہیں۔ ہمیں رہنے کو کوئی جگہ دیجئے۔ راجہ نے انہیں ایک حویلی میں اُتارا۔ پھر انہیں بھوجن کرایا۔ راجہ کا بیٹا بھی ساتھ تھا۔

راجکمار حویلی میں کھیل رہا تھا۔ کہ ایک پریت نے جو کہ وہاں رہتا تھا۔ اس کو مار ڈالا۔ ملازمین نے راجہ کو اطلاع دی۔ راجہ سنت کو ساتھ لے کر موقعہ پر پہنچا۔ سنت نے پریت سے کہا ارے تو نے راجکمار کو کیوں مار ڈالا ہے؟

پریت نے کہا۔ میں نے کئی پاپی مارے ہیں۔ اگر ایک راجکمار کو بھی مار ڈالا تو کیا ہوا۔

سنت نے کہا۔ میں تجھے شری گیتا کا پاٹھ سنا کر دس جنم سے چھڑا دوں گا۔ پہلے تو مجھے یہ بتا۔ کہ تو اپنے گذشتہ جنم میں کون تھا۔ پریت نے کہا۔ میں اپنے گذشتہ جنم میں برہمن تھا۔

ہو رہی تھیں۔ کہ اتنے میں کہیں سے ایک برہمن وہاں آنکلا۔ دونو اس سے ملتجی ہوئے۔ کہ ہمیں شری گیتاجی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سُناؤ۔ برہمن نے ایسا ہی کیا۔ وہ ہنس تو سفید رنگ کا اور کنولنی دیو کنیا ہو گئی۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر برہمن کا دھنیہ باد کیا۔ برہمن کو بڑا تعجب ہُوا۔

اے بھرنگی یہ برہمن جس کی کہ ایسی اچھی جگہ موت ہوئی ہے وہی ہے۔ جس نے کہ ہنس اور کنولنی کا کلیان کیا تھا۔ اور اسی نیک فعل کی وجہ سے اس کی موت ایسی اچھی جگہ ہوئی ہے۔

اے لکشمی۔ یہ ہے شری گیتاجی کے دسویں ادھیائے کا مہاتم جو کہ تو نے سُنا ہے۔

گیارھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی! تنگ بھدر نامی ایک شہر تھا۔ اس کے راجہ کا نام سکھانند تھا۔ اُس نگر

ہوگی۔ اور تیرے پانچ انگ ہو نگے۔ ایسا ہی ہُوا۔ مانسرور کے سب بھونرے میری خوشبو سے باغ باغ ہوتے ہیں یہ میرا ہی بیج ہے۔ کہ جو کوئی پرند مجھ پر سے گزرتا ہے۔ بھسم ہو کر گر پڑتا ہے۔ تو کون ہے یہاں کیوں آیا ہے؟

ہنس نے کہا۔ برہما جی کی سواری کے لئے جو چار ہنس ہیں۔ ان میں سے میں بھی ایک ہوں۔

مانسرور میں سے موتی چگنے کا حکم ملا تھا۔ دل میں آئی کہ جلد شری مہا دیو جی کے درشن بھی کرتا چلوں۔ ادھر ہی آ رہا تھا۔ کہ تجھ پر سے گزرا اور سفید سے سیاہ ہو گیا

کنولنی بولی۔ میں اپنے گزشتہ سے بھی پہلے جنم میں برہمن کی پتنی تھی۔ میں نے ایک مینا کا بچہ پالا تھا۔ ایک دن میرے پتی نے مجھے کھانا لانے کے لئے کہا۔ میں نہ اٹھی۔ اب کنولنی ہوں۔ کیونکہ میرے پتی نے ایسا ہی شراپ دیا تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے شوہر سے شری گیتا جی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سیکھا تھا۔ اسی کی وجہ سے یہ میرا بیج ہے۔

ہنس نے کہا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا جس سے کہ میرا رنگ پھر سفید ہو جائے اور تیری بھی مکتی ہو جائے۔ یہ باتیں

وہ اُسے میرے پاس لے آئے۔ میرے دریافت کرنے پر اُس نے مجھے بتایا۔ کہ وہ میرے درشنوں کے لئے آ رہا تھا۔ جونہی وہ مانسرور میں کھلے ہوئے کنول کے پھولوں پر سے گذرنے لگا سیاہ رنگ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ وجہ میں نہیں جانتا۔

میں یہ سُن کر حیران ہوا۔ اتنے میں آکاش بانی ہوئی کہ مہادیو جی! آپ سوچ نہ کیجئے یہ ہنس کملنی پر سے ہو کر گذرا تھا اس لئے سیاہ رنگ ہو کر گر پڑا ہے۔ سارا حال کملنی خود بتائے گی۔

تب میں نے کملنی سے دریافت کیا۔

کنولنی بولی! مہاراج! میں اب گذشتہ جنم میں اپسرا تھی اور میرا نام پدماوتی تھا۔ شری بھاگیرتی کے کنارے ایک برہمن ہر روز اشنان کر کے شری گیتا جی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ مہاراج اندر ڈرے۔ کہ کہیں تپ کے تیج سے میرا میرا راجیہ نہ چھین لے۔ لہٰذا اُس کا تپ کھنڈ کرنے کی غرض سے مجھے اُس کی خدمت میں بھیجا۔

میں اُس یوگی کے پاس سے ہو کر گذری۔ جونہی اس کے انگ سے میرا انگ چھوا۔ اُس نے مجھے شراپ دیا۔ کہ تو کنولنی

دسویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اَے لکشمی! شری کاشی جی میں ایک ہری بھگت برہمن دھیر جی نامی رہا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ شری وشواناتھ جی کے درشنوں کے لئے گیا۔ تو راستے میں دھوپ کی شدت سے گھبرا کر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اتنے میں وہاں شری مہادیو جی کا ایک گن بھرنگی نامی آیا۔ برہمن بے ہوش پڑا دیکھ کر اس نے سارا حال شری مہادیو جی کی خدمت میں جا کر کہہ سُنایا۔

شری مہادیو جی نے کہا۔ بھرنگی! تجھے میں اس برہمن کے گذشتہ جنم کا حال سُناتا ہُوں۔ ایک بار میں اور پاربتی کیلاش پربت پر بیٹھے تھے۔ کہ اتنے میں برہما کی سواری کا ہنس جو کہ میرے درشنوں کے غرض سے وہاں آ رہا تھا۔ جھیل مانسرور پر سے اُڑتا ہُوا۔ جونہی ایک کنول کے پھول پر سے گزرا۔ سیاہ رنگ کا ہو کر زمین پر گر پڑا۔

میرے گنوں نے مجھے اطلاع دی۔ اور میرے حکم پر وہ

کر درخت پر سے ایک اور پشاچ (شودر) اُتر آیا۔ اور کہنے لگا۔ مجھے بھی وہ شلوک سُناؤ۔

اتنے میں آکاش سے بِوان آ گئے۔ اور برہمن اور پشاچنی اُن میں سوار ہو کر بیکنٹھ کی طرف چلے گئے

راستے میں اُن کے بِوان کو دیوتاؤں نے روکا۔ اور دریافت کیا۔ کہ تم نے کون سے ایسے پُن کئے۔ جن کی وجہ سے تم اتنی جلدی بیکنٹھ کو جا رہے ہو۔ تیرتھ، اشنان، برت، تپسیا، دان پُن ایسا کوئی بھی کرم تم سے نہیں ہو سکا۔ جس کا صلہ یہ ملا ہو۔ اُس پار برہم کی پرستش نہیں کی

اُنہوں نے کہا۔ کہ ایک برہمن سے شری گیتا جی کا ایک شلوک سُنا ہے۔ اُسی کے پرتاپ سے بیکنٹھ کو جا رہے ہیں۔

اے لکشمی! یہ شریمد بھگوت گیتا کے نویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو کہ تم نے سُنا ہے۔

وہ مرگیا اور پریت بن کر ایک درخت پر رہنے لگا۔
ایک اور بھکاری برہمن بھی اُسی نگر میں رہتا تھا۔ اس کی استری بڑی کلٹا تھی۔ جب وہ دونو مرے۔ تو وہ بھی پریت بن کر اُسی درخت پر آرہے۔
ایک دن استری نے جو کہ اب پشاچنی ہوگئی تھی۔ پریتا سے دریافت کیا۔ کہ پچھلے جنم میں تم کون تھے؟
پریتا نے کہا۔ میں برہمن تھا۔
پشاچنی۔ تم نے وہ کونسا پُن کیا ہے۔ جس کی وجہ سے تم کو پچھلے جنم کا حال معلوم ہے؟
پریت۔ میں نے ایک برہمن سے ادھیاتم کرم سُنا تھا۔
پشاچنی :۔ اور کیا پُن کیا ہے۔ اور وہ برہمن کون تھا اور ادھیاتم کرم کیا ہوتا ہے؟
پریت :۔ میں نے اور کوئی پُن نہیں کیا۔ البتہ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے شری مد بھگوت گیتا میں جو اُپدیش ارجن کو دیا ہے۔ اُس کے نویں ادھیائے کا ایک شلوک سُنا ہے۔
یہ کہہ کر پریت نے پشاچنی کو وہ شلوک سُنایا۔ شلوک سُن

برہمن بولا۔ میں وید پاٹھی ہوں۔ اِس شہر میں ایک گیتا پاٹھی سادھو رہتا ہے

برہمن نے اُس سادھو سے التجا کی کہ اِس بچے کو شری گیتا جی کے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ سُنا دیجئے۔

سادھو نے ایسا ہی کیا۔ مگر ادلو دیہی باکر بیکنٹھ چلا گیا۔ اور جاتی بار برہمن کو کہہ گیا۔ اے برہمن! تو بھی شری گیتا جی کا پاٹھ کیا کر تیرا کلیان ہوگا۔

اِس سے وہ برہمن بھی گیتا پاٹھ کرنے لگا۔

اے لکشمی! یہ شری گیتا جی کے آٹھویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو کہ تو نے سُنا ہے۔

نویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔

دکشن دیس میں ایک شودر رہتا۔ سُشرما نامی تھا وہ بڑا ہی بدچلن تھا۔ ایک دن شراب اُس کے کلیجے پر لگ

والے دن کون دان کرنا چاہیئے۔؟

برہمن نے کہا۔کالے آدمی کا۔

راجہ نے ایک لوہے کا آدمی بنوا لیا۔ اس کی آنکھوں میں لعل جڑوا لئے۔ طلائی لباس پہنایا۔ تب اشنان کے بعد اسے دان کیا وہ آہنی پتلا ہنسا۔ راجہ ڈرا۔ وہ آہنی پتلا پھر ہنسا۔

وہ آہنی پتلا برہمن کی طرف دیکھ کر پھر ہنس کر کہنے لگا۔ ارے تو مجھے کیا دان میں لے گا؟

برہمن۔ تیرے جیسے کئی لئے ہیں۔

آہنی پتلا۔ مجھے تو وہ وجہ بتا جس سے تو نے ایسے متعدد دان حاصل کئے ہیں۔

برہمن۔ جو گن مجھ میں ہیں وہ میں جانتا ہوں

تب وہ آہنی پتلا زور سے ہنس کر پھٹ گیا۔ اور اس میں سے کالکا کی مورتی نکلی۔ برہمن نے شری گیتا جی کے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا اور اس مورتی پر جل چھڑکا۔ وہ فوراً دیو دیہی پا کر بیکنٹھ کو چلی گئی۔

بکرے نے کہا تم بھی کوئی ایسا شبد کہو جس سے کہ میری مکتی ہو۔

برہمن نے قربانی کے لئے بکرا خریدا۔ جب اُسے قربان کرنے لگا۔ تو وہ ہنسا۔ برہمن نے سبب دریافت کیا۔

بکرا بولا۔ میں بھی اپنے گذشتہ جنم میں بے اولاد تھا۔ مجھے بھی برہمنوں نے یہی یگیہ کرنے کیلئے کہا تھا۔ بہت تلاش کرنے پر بھی مجھے بکرا نصیب نہ ہوا۔ آخر میں نے ایک بکری کا بچہ بکری سمیت ہی خرید لیا۔ جب قربانی کا وقت آیا۔ تو بکری بولی اے برہمن۔ تو برہمن نہیں۔ پاپی ہے۔ جو میرے بچے کی قربانی کرتا ہے۔ کسی کے بیٹے کو مارنے سے تیرے گھر بیٹا نہیں ہوگا۔ بکری نے بہت کچھ کہا۔ مگر میں نے اس کی ایک نہ سُنی۔ اس نے شراپ دیا۔ کہ جا تیری گردن بھی ایک دن اسی طرح کاٹی جائے گی۔ یہ کہہ کر بکری مرگئی۔ تھوڑے دنوں کے بعد میں مرکر دہرم راج کی خدمت میں پہنچایا گیا۔ دہرم راج نے نرک کا حکم دیا۔ مُدّتوں دکھ بھوگنے کے بعد بد رُتے اور گھوڑے کی جُون پائی۔ بہت دُکھ جھیلے۔ اب بکرے کی جُون پائی تھی۔ خیال تھا کہ اب شکوہ پراپت ہوگا۔ مگر اب پھر اسے کر تم میری گردن پر سوار ہو گئے ہو۔

برہمن نے کہا کہ اے بکرے سُن۔ کورو کشیتر میں راجہ جنیدر سو شرما اسنان کے لئے آیا۔ برہمن سے دریافت کیا کہ گرہن

ملوایا۔ خوب کھلایا پلایا۔ شری گیتا جی کا پاٹھ کر دیا۔ پھر ہاتھ جوڑ کر بنتی پڑا۔ مہاراج میرے پتا کا کلیان کیجئے اُس کو آشیرواد دیجئے۔

برہمنوں نے آشیرباد دی۔ پستاکر سانپ کا جسم ترک کر کے بیکنٹھ کو چلا گیا۔

اے لکشمی، یہ تویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو کہ تو نے سُنا ہے۔ جو اسکو پڑھیگا اور سُنیگا اس کو مکتی حاصل ہوگی۔

آٹھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی! شری نربدا جی کے کنارے ایک گاؤں میں بھوشرما نامی ایک دھنوان برہمن رہتا تھا وہ سادھوؤں سنتوں کی بہت سیوا کیا کرتا تھا۔

ایک دن اُس نے ایک سنت سے کہا۔ مہاراج میرے سنتان نہیں ہے

سنت نے کہا۔ تو یگیہ کر اور بکرے کی قربانی دے۔ دیوی تجھے بیٹا عطا کریگی۔

انہوں نے کہا۔ تیرا باپ سانپ کے کاٹنے سے مر گیا ہے۔ تیرا باپ کروڑپتی تھا۔ تو اُس کی گتی کرا۔ کیونکہ اُس کی گتی نہیں ہوئی لڑکے نے ودھی کے مطابق بڑا بھاری یگیہ کیا۔

اور باقی ماندہ دولت کو چاروں بھائیوں نے آپس میں تقسیم کیا

ایک لڑکے نے کہا۔ جس سانپ نے میرے پتا کو مارا ہے۔ میں اُسے ماروں گا وہ اپنے پتا کے ساتھی سوداگروں کے ساتھ اُس جگہ آیا۔ اور گڑھا کھودنے لگا۔ جب گڑھا کھد چکا۔ تو اُس میں سے ایک سانپ نکلا۔ اور بولا ارے! میرا گھر کیوں برباد کرتا ہے۔

لڑکا بولا۔ اس لئے کہ تو نے میرے باپ کو مارا تھا۔ میں تجھے ماروں گا۔

سانپ نے کہا۔ بیٹا میں ہی تیرا پتا ہوں۔ اپنے گذشتہ جنم کے کرموں کی سزا بھوگ رہا ہوں۔ تو میری مکتی کر۔

لڑکے نے کہا۔ کہ پتا جی آپ کی مکتی کیسے ہو سکتی ہے۔

سانپ نے کہا۔ گیتا پاٹھی برہمن کو بلا۔ اُس سے شری گیتا جی کا پاٹھ کروا۔ اُس کی سیوا کروا۔ اُس کی سیوا سے ہی میرا کلیان ہوگا۔

لڑکے نے گھر آکر شہر میں جتنے بھی گیتا پاٹھی برہمن تھے۔ سب کو

سکے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا ہوں ۔ یہ سب اُسی کا پرتاپ ہے۔

راجہ نے اپنے بیٹے کو بلا کر تاج و تخت اُس کے حوالے کیا۔ اور خود منی سے سیکھ کر شریمد بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگا۔ جب کہ وہ پھل سے ترکال دانی ہو گیا۔ کئی برسوں بعد وہ اور منی دونو بیکنٹھ دھام کو چلے گئے

اے لکشمی! یہ ہے چھٹے ادھیائے کا مہاتم جو کہ تم نے سنا ہے۔

ساتویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ مٹیل نامی ایک شہر تھا۔ اُس میں شنکو کرن نامی ایک دولتمند ویش رہتا تھا۔ وہ تجارت کی غرض سے باہر گیا۔ اور راستے میں سانپ کے کاٹنے سے مر گیا۔ اُس کے ساتھی اُس کی آخری رسوم ادا کر کے آگے بڑھ گئے۔ جب وہ مٹیل واپس آئے۔ تو اس ویش کے لڑکے نے پوچھا۔ میرا پتا کہاں ہے؟

کرتے ہیں۔ اُس کے ضرور درشن کرنے چاہئیں۔ وہ فوراً نتھ منگوا کر شری کاشی جی پہنچا۔ اشنان اور دان سے فارغ ہو کر شری بھوتے ناتھ جی کے درشن کئے۔ پھر لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ یہاں کوئی اُتیک منی بھی ہے۔ جواب نفی میں ملا۔

وہاں سے راجہ دکشن دیش میں گیا۔ شری دوارکا جی پہنچا۔ پھر شری بدری نارائن جی کو گیا۔ وہاں سے آگے اُس کا رتھ نہ بڑھا۔ راجہ نے سوچا یہاں ضرور کوئی دھرماتما رہتا ہے۔ جو رتھ آگے نہیں بڑھتا۔

راجہ کو ایک پہاڑ کی غار میں ایک منی بیٹھا دکھائی دیا۔ اُس کا پُرجلال چہرہ دیکھ کر راجہ نے اندازہ لگایا۔ ہو نہ ہو یہی رتیک منی ہے۔ راجہ نے دست بستہ پرنام کیا۔ آپ کے درشنوں سے میرا جنم سپھل ہوا۔ منی نے کہا۔ تو بڑا دھرم کرم والا ہے۔ تو یہاں آیا ہے۔ پھر اپنے سیوک سے اُسے پھل پھول آدی منگوا کر دیئے۔

راجہ نے دریافت کیا۔ آپ کا ایسا تیج کس کے بَل سے ہے۔

منی نے کہا میں لنگوٹ بند سادھو ہوں۔ میں نے پُن تو کچھ کیا کرنا تھا۔ ہاں ایک بات ہے میں ہر روز باقاعدہ شری بھگوت گیتا

جو شخص گیتا پاٹھی ہو۔ اُسے مجھے اطلاع دیئے بغیر سورگ کو لے جایا کرو اے لکشمی یہ ہے شری مد بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم جو کہ میں نے تجھے سُنایا ہے۔

چھٹے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ کہ اے لکشمی دریائے گوداوری کے کنارے ایک گاؤں تھا

اُس کا راجہ سو شرما بڑا ہی نیک تھا۔ رعیت اُس سے بہت ہی خوش تھی۔ ایک دن کچھ ہنس اُڑتے اُڑتے وہاں آ بیٹھے۔ ایک اُن میں سے بیٹھنے کے ساتھ ہی اُڑ گیا۔ ایک برہمن نے کہا۔ ارے تو اتنی جلدی کیوں اُڑ چلا ہے۔ اور اتنا بیقرار کیوں ہے۔ کیا تو راجہ شرما سے پہلے ہی سورگ میں پہنچ جائے گا؟

تب پرندوں کے سردار نے کہا۔ کہ ریکھ منی اِس راجہ سے بھی شریشٹ ہے۔ وہ سیکنیٹھ کا حقدار ہے۔ اور سیکنیٹھ سورگ لوک سے برتر جگہ ہے۔

راجہ شرما نے سوچا۔ کہ جس دھرماتما کی ہنس بھی تعریف

تمہاری پتی بتا استری ہوں۔

ایک دن طوطی جنگل میں بیٹھی تھی۔ کہ اتنے میں وہی گدھا آ گیا طوطی اڑی۔ گدھے نے اس کا تعاقب کیا۔ رلتے رلتے دونو شمشان بھومی میں ایک سادھو کے کاسہ کے پاس گر پڑے۔ کاسہ کا پانی جو اچھلا تو دونو پہ پڑا۔ دونو نے فوراً ہی دیودیہی پائی۔ اور سورگ سے بیوان اُن کو لینے کے لئے آئے۔

طوطی کہنے لگی۔ ہم نے ایسے کونسے نیک افعال کئے ہیں۔ جو سورگ کو جا رہے ہیں۔

طوطے نے کہا۔ میں تو نہیں جانتا۔ جب وہ دونو دھرم راج کے پاس پہنچے۔ تو دھرم راج اندر نے اس سے دریافت کیا۔ کہ اے گدھے تو اپنے گذشتہ جنم میں کون تھا۔

گدھے نے اپنے اور طوطی کے گذشتہ جنم کا سارا حال سنایا۔ سب کچھ سن کر دھرم راج اندر نے کہا۔ کہ وہ کاسۂ سر ایک سادھو کا تھا۔ جو ہر روز شری گنگا جی میں اشنان کر کے شریمد بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اس لیے تم کاسہ کے جل سے تم دونو کو دیودیہی پراپت ہوئی۔

اُس کے بعد دھرم راج اندر نے اپنے دوتوں کو حکم دیا۔

لازم ہو گیا۔ اُسے حیفبخوری کی عادت پڑ گئی۔ تھوڑی ہی مدت کے بعد اُس کے پاس بہت سا دھن ہو گیا۔ اور اُس کا بیاہ بھی ہو گیا جیسا وہ بدخصلت تھا۔ بیوی بھی ویسی بدچلن ملی۔ وہ اُس کا کہا بالکل نہ مانتی۔ ایک دن اُس نے عورت کو بہت مارا۔ عورت نے اُسے زہر دے دیا۔ وہ موت کے بعد گدھ بنا۔ تھوڑے دِنوں کے بعد وہ عورت بھی مر گئی۔ اور وہ طوطی بنی۔ ایک دن اُس نے اپنے طوطے سے دریافت کیا۔ کہ تُو نے طوطے کا جنم کیوں پایا؟

طوطے نے کہا۔ میں اپنے گذشتہ جنم میں برہمن تھا۔ میرا گورو بڑا گیانی تھا۔ اُس کے ہاں بہت سے ودیارتھی ودیا پڑھتے تھے جب گورو کسی ودیارتھی کو اُس کا پاٹھ پڑھانے لگتا۔ میں بیچ میں بول پڑتا گورو نے شراپ دیا۔ تو طوطا ہو گا۔ ایسا ہی ہوا۔ اب تم کہو۔

طوطی کہنے لگی میں اپنے گذشتہ جنم میں برہمن تھی۔ اور میں اپنے شوہر کا کہنا نہ مانتی تھی۔ ایک دن اُس نے مجھے مارا۔ میں نے اُسے زہر دیدیا۔ بہت مدت تک نرک بھوگنے کے بعد مجھے یہ جون نصیب ہوئی۔

طوطا کہنے لگا۔ تو اچھی نہیں جس نے کہ اپنے شوہر کو زہر دے دیا

طوطی بولی۔ میں نے نرک میں بہت دُکھ جھیلے ہیں۔ اب میں

سادھو۔ مجھے اس کی کوئی خبر نہیں۔ تم برہمن مجھے اپنی سیوا کی آگیا دو۔

لڑکیاں آپ ہمیں شریمد بھگوت گیتا کے جو تھے ادھیائے کا پاٹھ کا پھل ارپن کریں۔ تاکہ ہمیں نجات حاصل ہو۔ اور بیکنٹھ میں جگہ ملے۔

سادھو نے ایسا ہی کیا۔ لڑکیاں مکت ہو کر سورگ کو چلی گئیں۔

سادھو اور بھی دڑھ ہو کر پاٹھ کرنے لگا۔

یہ چوتھے ادھیا کا مہاتم ہے۔ جو میں نے تم کو سنایا ہے۔

پانچویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی شری لکشمی جی سے فرماتے ہیں۔

پنگل نامی ایک برہمن بُری صحبت میں پڑ کر بدچلن ہو گیا۔ وہ شراب مانس وغیرہ کا استعمال کرتا۔ اور جوا کھیلتا۔ وہ برادری سے خارج ہو گیا۔ لہٰذا وہ کسی دوسرے شہر میں چلا گیا۔ اور راجہ کے ہاں

دیکھا۔ اور آرام کرنے کی غرض سے وہ سائے کے نیچے جا لیٹا۔ وہاں بیری کے دو درخت تھے۔ ایک کے ساتھ اُس کا سر لگا۔ اور دوسرے کے ساتھ اُس کے پاؤں لگے۔ وہ درخت گر گئے۔

انہوں نے ایک برہمن کے گھر لڑکیوں کا جنم لیا۔ وہ دِن رات بھگوت بھجن میں مشغول رہتیں جب وہ جوان ہوئیں تو اُن کے والدین نے شادی کے واسطے کہا۔ لڑکیوں نے جواب نفی میں دیا۔ اور جس سادھو نے ان کا اُدھار کیا تھا۔ اُسے دیکھنے کیلئے انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ اور والدین سے اجازت لے کر تیرتھ یاترا کی غرض سے گھر سے چلیں۔ جب شری کانشی جی پہنچیں۔ تو شری گنگا جی کے کنارے یادِ خالق میں محو انہیں وہ سادھو دکھائی دیا۔ اُن دونوں نے اُس کے پاس جا کر سر جھکا کر نمسکار کی۔ اور کہا مہاراج آپ دھنیہ ہیں۔ آپ نے ہمارا اکلیان کیا ہے۔

سادھو۔ لڑکیو تم کون ہو۔ ؟ میں تمہیں نہیں جانتا۔

لڑکیاں۔ ہم آپ کو جانتی ہیں ہم بیری کے درخت تھیں جب آپ ہمارے سائے تلے آرام کی غرض سے بیٹھے تھے تب ہماری مکتی ہوئی تھی ہم نے برہمن کے ہاں جنم لیا ہے۔ اور ہم بہت سکھی ہیں۔

میں نہیں لانا ہوگا۔ شریمد بھگوت گیتا کے پاٹھ سے پاپی بھی سورگ میں جاویں گے۔

اے لکشمی! یہ تیسرے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ہے۔ جو کہ تم نے سنا ہے۔

چوتھے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی فرماتے ہیں۔ جو شخص شری گیتا جی کا پاٹھ کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ چھو جانے سے پاپی بھی مکت ہو جاتے ہیں۔

شری لکشمی جی دریافت کرتی ہیں۔ گیتا پاٹھی کے ساتھ چھو جانے سے اگر کسی کی مکتی ہوئی ہو۔ تو کہیئے!

شری نارائن جی نے یوں گوہر افشانی کی۔

سنو۔ شری کاشی جی میں ایک وشنو رہا کرتا تھا۔ وہ ہر روز شری گنگا جی میں اشنان کرنے کے بعد شریمد بھگوت گیتا کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اس سادھو کو مایا کا جنجال نہیں تھا۔ بلکہ تپسیا ہی اس کا دھن تھا۔

ایک دن وہ جنگل میں گیا۔ اور درختوں کا ایک سایہ دار جھنڈ

شری مد بھگوت گیتا کے تیسرے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل اُن کو ارپن کرو۔ تاکہ اُن کا بھی کلیان ہو۔

رڑکے نے اُسی سمے شری مد بھگوت گیتا کے تیسرے اُدھیائے کو پڑھا۔ اِس سے سب پِتر سکبیٹھ میں چلے گئے

دُوتوں نے شری دہرم راج اندر کے پاس جا کر کہا۔ کہ نرک تو سارے کا سارا خالی ہو گیا ہے۔ جو نرتوں سے وہاں سٹر رہے تھے۔ وہ اُسے خالی کر کے بکنٹھ کو چلے گئے ہیں۔

یہ سُن کر دیوراج اندر میرے پاس آئے۔ اور فریادی ہوئے۔ کہ سب نرکی جیو تو آپ کی کرپا سے سورگ کو چلے گئے ہیں۔ اب نرک کون بھوگے گا؟

مَیں نے کہا۔ کہ تم گھبرا کیوں رہے ہو؟ اِن کی کل میں اِن کے ایک بیٹے نے اِن کا اُدھار کیا ہے جس سے یہ سب سورگ کو چلے گئے ہیں۔ ایک بات ذہن نشین کر لو۔ کہ جو شخص شری مد بھگوت گیتا کے پاٹھ کرے۔ یا سنے۔ اُسے نرک نہیں ہو گا۔ یہ میرا حکم ہے۔

یہ سُن کر دہرم راج جی چلے گئے۔ اور اپنے دُوتوں کو حکم دیا۔ کہ جو کوئی شری مد بھگوت گیتا جی کا پاٹھ کریں یا سنیں۔ اُنہیں نرک

ماتا - نہیں

بیٹا - میرے خیال میں تو اب اُس کی گتی کروانی چاہیئے۔

ماتا - یہ بات تم پنڈتوں سے دریافت کرو

لڑکا برہمنوں کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا شری پریاگ راج اور گیا جی جاکر تیر اُدھار کرو

لڑکا شری پریاگ راج اور گیا جی جاکر ضروری رسوم کی ادائیگی کے بعد گھر لوٹ آیا۔ آتی بار راستے میں ایک درخت کے نیچے آرام کی غرض سے لیٹا۔ اُس جگہ اُسے کچھ خوف سا معلوم ہوا کیونکہ یہ درخت وہی تھا جہاں پر کہ اُس کے باپ کی جو کہ اب پریت بنا ہوا تھا رہائش تھی۔ اُس لڑکے نے شری گیتا جی کے تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا کیونکہ یہ اس کا ہر روز کا نیم تھا۔ اور اُس کے گورو کی شکشا تھی۔

لڑکے کے ادھیائے کے پڑھنے کے ساتھ ہی اُس کا پتا پریت کے کے جسم سے آزاد ہو گیا۔ اُس نے دیو دیہی پائی اور لڑکے کو آشیرباد دی۔ اور گویا ہوا بیٹا میں تیرا باپ ہوں تیری کرپا سے میرا کلیان ہو گیا ہے۔ اب میں بیکنٹھ کو جا رہا ہوں۔

لڑکے نے کہا۔ کچھ اور آگیا کیجئے؟

باپ بولا۔ بیٹا میری سات پشتیں نرک بھوگ رہی ہیں۔ تم

تیسرے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی فرماتے ہیں "اے لکشمی" ایک جنگل میں ایک بیوقوف شودر رہتا تھا۔ اُس نے بہت سا دھن جمع کیا ہُوا تھا۔ کسی طرح سے اُس کا سارا دھن جاتا رہا۔ اور وہ اُس کے غم میں دیوانہ ہو گیا۔ لوگوں سے دولت کے متعلق عجیب و غریب سوال کیا کرتا کسی نے نُسے شراب اور مانس کا استعمال بتایا۔ وہ بُرے کام کرنے لگا۔ ایک دن چوری کرنے نکلا۔ راستے میں چوروں نے اُس کا خاتمہ کر دیا۔ موت کے بعد جب وہ پریت بنا۔ تو ایک بڑ کے درخت پر رہنے لگا۔ ہر وقت مکتی کے لئے رونا رہتا۔ کچھ دنوں بعد اُس کے گھر بیٹا ہُوا۔ جب وہ بڑا ہُوا۔ تو اُس نے اپنی ماں سے دریافت کیا۔ کہ میرا پتا کیا کرتا تھا؟

ماتا۔ اُس کے پاس بہت سا دھن تھا جس کے چلے جانے پر وہ پریشان سا رہا کرتا تھا۔ ایک دن چوری کی غرض سے گھر سے نکلا تھا۔ راستے میں چوروں نے اُسے مار ڈالا

بیٹا۔ اُس کی گتی بھی ہوئی تھی یا نہیں؟

چرواہا۔ کوئی ایسا اُپاؤ بتلائیے جس سے میں اور یہ دونو مکتی کو پراپت ہوں۔

میں۔ اچھا میں تم تینوں کا ہی کلیان کرتا ہوں

میں نے ایک پتھر پر شری بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیا کا مہاتم لکھا تھا۔ اب میں وہی تم کو سناتا ہوں۔ سُنو۔

اے دیو سو شرما! جیسے ہی میں نے اُن تینوں کو گیتا کا پاٹھ سُنایا۔ اُسی وقت آکاش سے بِوان آیا۔ اور وہ تینوں اپنے قفس عنصری کو چھوڑ کر بیکنٹھ کو چلے گئے

یہ سب حال سُن کر دیو سو شرما نے بھی برہمچاری جی سے شری بھگوت گیتا کا دوسرا ادھیائے سُنا۔ اور وہ بھی مکت ہوگیا اور بیکنٹھ کو چلا گیا۔

شری نارائن جی نے فرمایا اے لکشمی! جو شخص گیتا کا پاٹھ کرتا ہے۔ اُس کو نجات حاصل ہوتی ہے۔ اس کے پاٹھ کا بڑا پھل ہے۔

برہمچاری۔ ہاں بہت سے۔ میں تجھے ایک کتھا سناتا ہوں۔ غور سے سُن۔ ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چراتا تھا۔ میں قریب ہی لنگوٹ بھجن میں محو تھا۔ ایک دن چرواہا جب بکریاں چرا کر اپنے گھر کو واپس جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک شیر بیٹھا ہوا تھا۔ جو بکری سب سے آگے تھی۔ اُسے دیکھ کر شیر ڈر گیا۔

چرواہے کی حیرت کی حد نہ رہی۔ میں بھی پاس ہی جا کر کھڑا ہو گیا چرواہے نے مجھ سے وجہ دریافت کی۔ میں نے کہا۔ میں تجھے ان کے سابقہ جنم کے حالات سُناتا ہوں۔ یہ بکری اپنے سابقہ جنم میں ڈائن تھی۔ اچھے خاندان سے تھی۔ بیوہ ہو جانے پر ڈائن ہو گئی۔ جو خوبصورت اور تندرست بالک دیکھتی۔ اُسے ہڑپ کر جاتی۔ یہ شیر اپنے گذشتہ جنم میں شکاری تھا۔ ایک دن شکار کھیلنے کی غرض سے جنگل میں گیا۔ ڈائن نے اس کو کھا لیا۔ اب وہ شیر تو شکاری ہوا؟ اور ڈائن بکری۔ شیر کو گذشتہ جنم کی خبر ہے۔ اس لئے ڈر گیا ہے کہ کہیں ڈائن نہ کھا لے۔

تب چرواہے نے دریافت کیا۔ کہ گذشتہ جنم میں میں کون تھا؟

میں نے کہا۔ تو چنڈال تھا

اور برہمن اپنے گھر لے گیا۔

شری نارائن جی نے یوں گیان انشانی کی رائے لکشمی۔ یہ پہلے ادھیائے کا مہاتم ہے جو کوئی گیتا کا پاٹھ کرے یا اسے سنے۔ اسکو بہت پھل ملتا ہے۔ اور اسے مکتی نصیب ہوتی ہے۔

دوسرے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی! سنو! دکشن دیس میں پورن نامی ایک شہر ہے۔ وہاں دیوسوشرما ایک امیر الامرا رہتا تھا۔ وہ سادھوؤں کی بہت سیوا کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک برہمچاری اس کے ہاں آیا۔ اس نے اس کی بہت سیوا کی۔ اور ملتجی ہوا کہ مجھے ایسا اپدیش کیجئے جس سے کہ میں شری نارائن جی کو جان جاؤں۔ اور مجھے مکتی حاصل ہو۔

برہمچاری۔ میں تجھے شریمد بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیا کا پاٹھ سناتا ہوں۔ اس کے سننے سے تیری مکتی ہوگی۔

دیوسوشرما۔ اس کے سننے سے کوئی اس سے پیشتر بھی مکت ہوا ہے۔

میں میں برہمن تھا گورو نے مجھے شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیا کا پاٹھ سکھایا تھا۔ ایک دن میں نے کہا۔ گورو جی نے مجھے کیا پڑھایا ہے گورو جی نے شراپ دیا۔ کہ جا تو طوطا ہو گا۔

موت کے بعد میں طوطا بنا۔ شکاری نے مجھے گرفتار کر کے ایک برہمن کے ہاں فروخت کیا۔ وہ برہمن اپنے بیٹے کو گیتا کا پاٹھ پڑھایا کرتا تھا۔ میں بھی سیکھنے لگا۔ ایک دن برہمن کے ہاں چوری ہوئی۔ لیکن اُن کو اُس گھر میں سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ وہ میرا پنجرہ ہی اُٹھا کر چلتے بنے اِس ویشیا کے ہاں اُن کا آنا جانا تھا۔ وہ مجھے یہاں چھوڑ گئے۔ میں ہر روز صبح شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیا کا پاٹھ کرتا ہوں یہ سنتی ہے۔ مگر سمجھتی نہیں۔ کہ میں کیا کیا پاٹھ کرتا ہوں۔ وہ کرم اس نے پچھلے ادپن کئے تھے۔ یہ پھل شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کے پاٹھ کا ہے۔ مجھے آشیرباد دو۔ تاکہ میری مکتی ہو۔

اے لکشمی! آشیرباد دینے سے طوطے کو نجات حاصل ہو گئی۔ اور اُس ویشیا پر یہ اثر ہوا۔ کہ اُس کی بُرائیاں نیک افعال میں تبدیل ہو گئیں۔ وہ ہر روز صبح اُٹھ کر اشنان کرنے کے بعد شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگی۔ اور اِس کے کارن برہمن کشتری۔ ویش اور شودر سب اُس کی عزت کرنے لگے۔

نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ بھیڑ کیسی ہے۔ لوگوں نے کہا۔ کہ ایک بیل گر پڑا ہے۔ مگر اس کی جان نہیں نکلتی۔ حالانکہ ہم اپنے نیک افعال کا پھل ارپن کر رہے ہیں۔ ولیشیا نے کہا۔ میں اپنے کرموں کا پھل اسے دیتی ہوں۔ ولیشیا کے ان الفاظ کے منہ سے نکلتے ہی وہ بیل مکت ہو گیا۔ اور مرنے کے بعد اس نے برہمن کا جسم پایا۔ اس کا نام سوشرما رکھا گیا۔ وہ نہایت ہی خوبصورت تھا۔ والدین نے اسے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ ایک دن اس نے اس بات پر غور کیا۔ کہ ولیشیا نے مجھے بیل کی جون سے چھڑایا تھا۔ اس کے درشن کرنے یہ سوچ کر وہ ولیشیا کے گھر گیا۔ بولا! کیا تو مجھے پہچانتی ہے؟ ولیشیا نے جواب دیا۔ نہیں۔ تو کون ہے۔ میں تو تجھے نہیں جانتی۔ میں ولیشیا ہوں تو برہمن ہے

سوشرما۔ میں وہی بیل ہوں جس کو کہ تو نے اپنے نیک افعال کا پھل دیا تھا۔ اب میں نے برہمن کا جسم پایا ہے۔ تو مجھ سے اپنے وہ نیک افعال بیان کر جن کے کارن مجھے پھر منش دیہی ملی ہے۔

ولیشیا بولی مجھے کچھ خبر نہیں۔ میرے ہاں ایک طوطا ہے۔ وہ صبح اٹھ کر پاٹھ کرتا ہے۔ میں اس کے پاٹھ کو سنتی ہوں۔ وہ پھل میں نے تجھے ارپن کیا تھا۔

برہمن نے طوطے سے دریافت کیا۔ طوطے نے کہا۔ سابقہ جنم

شری بھگوت گیتا

پہلے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی سنو! شودر دورن نامی ایک شخص تھا۔ اس کے کرم چنڈالوں جیسے تھے۔ اور تیل اور نمک کا کام کرتا تھا۔ اس نے ایک بکری پالی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ بکری کو چرانے کے لئے جنگل میں گیا۔ اور اس کے لئے درختوں کے پتے توڑنے لگا۔ اسے ایک سانپ نے ڈس لیا۔ اور وہ ہلاک ہو گیا۔ موت کے بعد اسے بہت نرک بھوگنے پڑے۔ بیل کا جنم نصیب ہوا۔ اس کو ایک بھیک مانگنے والے نے خرید لیا۔ اور وہ اس پر بوجھ رکھ بھیک مانگنے جایا کرتا۔ شام کو واپس آکر وہ اسے بھوکا باندھ دیا کرتا۔ بھیک وہ بال بچوں میں تقسیم کر کے کھا لیتا۔ جو کچھ باقی رہ جاتا۔ وہ بیل کے حصے آتا۔ اسی طرح سے بہت سی مدت گذر گئی۔ ایک دن بھوک سے نڈھال ہو کر وہ بیل گر پڑا۔ مگر اس کی جان نکلنے میں نہ آتی تھی۔ عین اس وقت ایک ویشیا آ نکلی۔ اس

اس مطالعے کو یاد کر کے میں بار بار خوش ہوتا ہوں۔

۷۷۔ راجن! بھگوان کے وراٹ سروپ کی یاد سے میں بار بار حیران ہوتا ہوں۔ اور خوش بھی۔

۷۸۔ راجن! اور کیا عرض کروں۔ جہاں یوگیشور بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج ہیں اور جدھر گانڈیو دھاری ارجن ہے۔ ادھر۔ دولت ثروت۔ راج نیتی ہے۔ اور فتح ہے۔ ایسا میرا یقین ہے۔

سُنائے گا۔ وہ یقیناً میری ذات میں واصل ہو جائے گا۔

۶۹۔ اس کی نسبت مجھے اور کوئی پیار نہیں کرتا۔ اور نہ ہی مجھے اس سے زیادہ اور کوئی اس جگت میں عزیز ہے۔

۷۰۔ جو پیار سے اس سمواد کا پاٹھ کریگا۔ میں سمجھونگا۔ کہ اس نے گیان یگیہ کیا۔

۷۱۔ جو شردھا سے سُنیگا۔ اور عمل کریگا۔ وہ تمام پاپوں سے مکت ہو جائے گا۔

۷۲۔ کیوں ارجن! اس اپدیش کو سن کر تیرا موہ دور ہوا؟

ارجن نے کہا۔

۷۳۔ بھگون! آپ کی کرپا سے میرا موہ دور ہو گیا ہے اب میں ثابت قدمی سے آپ کا احکام بجالاؤنگا۔

سنجے نے کہا

۷۴۔ اس طرح سے پیارو نگٹے کھڑے کرنے والا مکالمہ میں نے سُنا۔

۷۵۔ شری بیاس جی کی کرپا سے میں نے یہ سب کچھ سُنا۔

۷۶۔ راجن! بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج اور ارجن کے

دے گا۔ مگر تیرا کشتری پن تجھے ضرور مجبور کر کے تجھے ضرور لڑائیگا۔

۶۰۔ کیونکہ تو اپنے سبھاوک کشتری دھرم کے زیر اثر ہے۔ اسوقت انکار کرنے پر بھی آخر تمہیں جنگ کرنا ہی ہوگا۔

۶۱۔ ارجن پرماتما دل میں رہتا ہے۔ اور وہ تمام کائنات کو اپنے چکر پر چلاتا ہے

۶۲۔ ارجن تو ہر قسم کے خیالات کو چھوڑ کر اس کی شرن میں جا۔ تجھے شانتی پراپت ہوگی۔

۶۳۔ میں نے تجھے یہ گپت گیان سنا دیا ہے۔ اچھی طرح سے سمجھ لو۔ اور پھر جیسے تمہاری مرضی ہو، ویسے عمل کرو۔

۶۴۔ ارجن! تو میرا عزیز دوست ہے اسلئے تجھے ایک اور مفید مطلب اور پوشیدہ بات کہتا ہوں

۶۵۔ تو مجھ میں دل لگا۔ میری پرستش کر۔ میرا ہی بھجن کر تو آخر میں میری ذات میں داخل ہو جائے گا۔

۶۶۔ کسی بات کی سوچ مت کر اور سب دھرموں کو چھوڑ کر میری ہی شرن میں آ۔ میں تجھے نجات دلا دونگا۔

۶۷۔ جو تپسی نہیں۔ جو بھگت نہیں جس کا مجھ پر اعتقاد نہیں اسے یہ گیان نہ دینا۔

۶۸۔ جو بھگت میرے بھگتوں کو میرے پریم کے بس ہو کر یہ گیان

۵۰۔ ارجن جس طرح تیاگی برہم کو حاصل کرتا ہے اب اسکا ذکر کرتا ہوں سنو

۵۱۔ وہ گیانی جو وشیوں راگ اور دویش سے دور رہے۔

۵۲۔ تنہائی پسند تھوڑا کھانیوالا۔ جس کا جسم۔ زبان اور دل قابو میں ہو جس میں اعتقاد ہو۔ اور یوگ کے سہارے برار ہے۔

۵۳۔ کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار۔ خود غرضی کو ترک کرکے صابر اور شاکر رہتے ہیں۔ وہی برہم کو پاتا ہے۔

۵۴۔ جو نہ کبھی رنج کرتا ہے۔ نہ کسی قسم کی خواہش رکھتا ہے اور سب پرانیوں کو ایک جیسا جانتا ہے۔ وہی میری ذات کو پالیتا ہے۔

۵۵۔ جو مجھے اچھی طرح سے جان لیتا ہے۔ وہ مجھے پالیتا ہے۔

۵۶۔ میرے سہارے رہنے والا اپنے ضروری فرائض کو ادا کرتا ہوا بھی برہم میں واصل ہوجاتا ہے

۵۷۔ ارجن سب کرموں کو مجھے ارپن کرکے مجھ میں دل لگا کر میرا سہارا لے۔

۵۸۔ اگر تو اپنا دل مجھ میں لگائے گا۔ تو تیرے سب دکھ دور ہو جائیں گے۔ لیکن اگر تو غرور کے بس میں ہوکر میری شکشا پر عمل نہیں کریگا تو تو تباہ ہوجائیگا۔

۵۹۔ اگر تو کسی بیہودہ خیال کے زیر اثر میدان جنگ میں ہتھیار ڈال

میدان جنگ میں پیٹھ نہ دکھانا۔ انصاف پسند اور حکومت کی قابلیت یہ کشتری کی صفات ہیں۔

۴۴۔ زراعت۔ تجارت۔ گئو رکھشا وغیرہ یہ ویش کی صفات ہیں۔ اور سیوا شودر کی۔

۴۵۔ ارجن۔ جسطرح انسان اپنے کرم کرتے ہوئے کامیاب ہوتا ہے۔ اب اُس کا بیان سُن۔

۴۶۔ اِس خالق حقیقی اور مالک ہر دو جہان کی جو شخص اپنے کرموں کے مطابق پرستش کرتا ہے۔ وہ کامیاب ہوتا ہے۔

۴۷۔ اپنے کرم کو نہ چھوڑنا چاہیئے۔ وہ کسی دوسرے کے کرم سے کمتر درجہ کا کیوں نہ ہو۔

دوسرے کے اُتم دہرم سے اپنا اپنا دہرم اچھا ہے۔ اُسے کسی بھی حالت میں نہ چھوڑنا چاہیئے۔

۴۸۔ اپنا دہرم چاہے کیسا ہی ہو۔ اُسے تیاگ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ فرائض اِسی طرح سے دوشوں سے گھرے رہتے ہیں جس طرح کہ اگنی دہوئیں سے گھری رہتی ہے۔

۴۹۔ جو کہیں بھی نہ پھنسے۔ جس کا کہ اُس کے من پر قابو ہے۔ وہ سنیاسی سے بھی برتر درجہ کا تیاگی ہے۔

۳۵۔ جو نیند۔ خوف۔ افسوس۔ نمائش۔ اضطراب۔ اور نابکار کو نہیں چھوڑ سکتی وہ عقل تموگنی ہے۔

۳۶۔ ارجن! تین طرح کا سکھ بیان کرتا ہوں۔ سُن۔

۳۷۔ جو آرام پہلے زہر کی طرح کڑوا۔ اور پھر امرت کی مانند ہوتا ہے۔ وہ ستوگنی ہے

۳۸۔ جو اندریوں کے وشے بھوگ سے حاصل ہو جس میں پہلے امرت کا سکھ ملے اور بعد ازاں اُس کا انجام زہر کی طرح ہو۔ اُسے رجوگنی کہتے ہیں۔

۳۹۔ جس آرام کا نتیجہ نیند۔ مدہوشی اور غفلت ہو۔ اُسے تموگنی کہتے ہیں۔

۴۰۔ کوئی ذی روح اِس روئے زمین پر اور کوئی دیوتا سورگ لوگ پر جو ست رج اور تم اِن تینوں گنوں سے خالی ہو۔

۴۱۔ برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر اِن چاروں کی صفات الگ الگ ہے۔

۴۲۔ تپ۔ پوِترتا۔ کشما۔ حلیمی۔ گیان۔ بھگوت بھگتی اندریوں پر قابو یہ برہمن کی صفات ہیں۔

۴۳۔ بہادری۔ شجاعت۔ مستقل مزاجی۔ ہوشیاری۔

کہلاتا ہے۔

۲۷۔ نتیجے کا خواہشمند۔ طمع کو مدِ نظر رکھے ہوئے۔ اپوتر۔ رنج و راحت کا غلام اسے رجوگنی کہتے ہیں۔

۲۸۔ کم عقل۔ بے صبر۔ اگیانی۔ بے حیا۔ کاہل کو تموگنی کہتے ہیں۔

۲۹۔ عقل اور استقلال کے تین راز ہیں سنو۔

۳۰۔ جیسے دہرم اور بستار۔ نیکی اور بدی۔ فرض اور ممنوع افعال۔ قید و آزادی۔ خوف اور بے خوفی سے واقفیت ہے۔ وہ عقل ستوگنی کہلاتی ہے۔

۳۱۔ جس سے برائی اور بھلائی۔ دہرم اور ادہرم۔ فرض اور ممنوع افعال غلط طور پر جانے جائیں۔ وہ عقل رجوگنی کہلاتی ہے

۳۲۔ جس سے دہرم کو ادہرم اور ہر سیدھی بات کو الٹی سمجھا جائے وہ تامسی کہلاتی ہے۔

۳۳۔ جس یوگ کی شکتی سے من۔ پران۔ اندریوں کو بس میں رکھا جائے۔ وہ استقلال ستوگنی کہلاتا ہے۔

۳۴۔ ارجن! جس کے نتیجے کی خواہش کو مدِ نظر رکھ کر فعل سرزد ہوتے ہیں۔ وہ عقل راجسی ہے۔

کرم کرتے۔ اگر وہ اس جگت کا ناش بھی کر دے۔ تو وہ مجرم نہیں

۱۸۔ کرم پریرنا تین قسم کی ہوتی ہے گیان ۔ گیہ ۔ پرگیاتا ۔ سبب کرم اور عامل ان تینوں سے عمل کا ظہور ہوتا ہے۔

۱۹۔ ارجن! گیان ۔ کرم اور کرتا ان کی تین قسمیں ہیں سنو۔

۲۰۔ جو ہر شے میں برہم ہی کو دیکھتا ہے۔ وہ ستوگنی ہے۔

۲۱۔ لیکن جو بھن بھن دیکھتا ہے۔ وہ رجوگنی ہے۔

۲۲۔ جو کسی بھی شے بغیر کسی دلیل کے الشعور سمجھے۔ وہ تامسی گیان ہے۔

۲۳۔ جو کرم اپنے فرض منصبی کو مدنظر رکھ کر بغیر کسی پھل ۔ کی خواہش رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ وہ ستوگن کہلاتا ہے۔

۲۴۔ لیکن پھل کی خواہش رکھ کر یا غرور کرتے ہوئے کیا جاتا ہے ۔ اس کی ادائیگی میں مشقت بھی کرنی پڑتی ہے۔ وہ راجسی کہلاتا ہے۔

۲۵۔ جو کرم نتیجہ پن ۔ ہنسی ۔ اور اپنی طاقت کو سوچے بغیر کیا جاوے اُسے تامسی کہتے ہیں۔

۲۶۔ جو بغیر کسی غرض کو مدنظر رکھ کر کرم کرتا ہے ۔ وہ ستوگنی

سے نفرت نہیں کرتے اور راحت پہنچانے والے فرائض سے موہ نہیں کرتے

۱۱۔ کسی بھی ذی روح کا فرائض سے الگ ہو جانا ناممکنات سے ہے۔ لیکن جو بے غرضانہ اپنے فرائض ادا کئے جاتا ہے وہی سچا تیاگی ہے۔

۱۲۔ جو برائی بھلے کی خواہش کو مدنظر رکھ کر کرم کرتے ہیں۔ اُن کو کرموں کی اچھائی یا بُرائی کی تقسیم کے مطابق پھل ملتا ہے اور اسی لحاظ سے وہ سُورگ میں جاتے ہیں۔ یا نرک میں جاتے ہیں۔ یا دوبارہ اس سنسار میں آتے ہیں۔ مگر جو سنیاسی اور تیاگی ہے۔ وہ اِن سے بالاتر ہے۔

۱۳۔ تمام کاریوں کی سدھی کے راز سُن۔

۱۴۔ جسم۔ جیو۔ اندریاں۔ خواہشات اور ایشوری شکتی۔

۱۵۔ تمام اچھے یا بُرے کرم جو شریر۔ من اور زبان کے ذریعے کئے جاتے ہیں۔ اُن کا اصلی سبب یہی پانچ وجوہ ہیں

۱۶۔ جو ان پانچوں کے ہوتے ہوئے بھی اپنے ہی کو فاعل سمجھتا ہے۔ وہ اگیانی ہے

۱۷۔ جو اپنے تئیں نہ عامل سمجھتا ہے۔ اور نہ معمول۔ اور بے تعلق

۱۔سنیاسی وہ ہے۔ جو کرموں کا تیاگ کرے۔ اور جب کرموں کے پھل کے تیاگ کو ترک کیا جاوے وہ تیاگ کہلاتا ہے۔

۲۔ کئی وِدوان ایسا کہتے ہیں۔ "ممنوع کرم نہ کرو" دوسرے کہتے ہیں۔ "تپ۔ دان۔ اور یگیہ" یہ کرم کبھی نہ ترک کرو۔

۴۔ ارجن! تیاگ کے متعلق جو میرا خیال ہے۔ وہ سنو۔ تیاگ تین قسم کا ہوتا ہے۔

۵۔ یگیہ۔ دان اور تپ وغیرہ یہ تینوں پوترتا کے کارن ہیں انہیں کبھی ترک نہ کرنا چاہیئے۔

۶۔ کرم بغیر کسی پھل کی خواہش رکھتے ہوئے کرنے چاہئیں میرا ایسا ہی عقیدہ ہے۔

۷۔ جن کرموں کو کرنا انسان پر عائد ہے انکو صرف جاہل ہی ترک کرتے ہیں۔

۸۔ ضروری فرائض کو صرف تکالیف کو مدنظر رکھ کر ترک کر دینا تیاگ نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسے تیاگ کا کوئی پھل ہے۔

۹۔ پھل اور نتیجے کا خیال چھوڑ کر جو دھرم کرے وہ ستوگنی تیاگ ہے۔

۱۰۔ جو عقلمند سچے تیاگی ہیں۔ وہ تکلیف دہ فرائض کی ادائیگی

۲۸۔ اے پارتھ! بغیر شردھا کے جو یگیہ تپ اور دان کیا جاتا ہے۔ وہ سُکھدائیک نہیں ہوتا وہ باطل ہوتا ہے۔ اِس کا نتیجہ نہ تو اِس لوک میں ملتا ہے۔ نہ پرلوک میں۔

اٹھارھواں ادھیائے

ارجن نے کہا۔

۱۔ ہے مہاباہو! میں سنیاس اور تیاگ کی حقیقت کو جاننا چاہتا ہوں۔ اِن دونو کے متعلق علیحدہ علیحدہ واقفیت بہم پہنچایئے۔

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے گوہر افشانی فرمائی۔

موقعہ اور پاتر دیکھ کر دیا جائے۔

۲۱۔ جو دان پھل کی اچھا سے یا مجبور ہو کر دیا جائے۔ نسے رجوگنی کہتے ہیں۔

۲۲۔ موقع نہ دیکھ کر۔ اور دان لینے والے کی توہین کر کے جو دان دیا جاتا ہے۔ اُسے تموگنی کہتے ہیں۔

۲۳۔ اوم تت ست پار برہم کا نام ہے۔ جس وقت یہ عالم ظہور میں آیا۔ اسی وقت خالق حقیقی نے برہمن۔ وید اور یگیہ بنائے۔

۲۴۔ یوگ۔ یگیہ تپ اور دان کا آغاز یا کسی بھی شاستر میں دی گئی ہوئی ہدایت پر عمل کرنے سے پیشتر "اوم" کا اُچارن کرتے ہیں

۲۵۔ جن کو نجات کی خواہش ہے۔ وہ ہمیشہ "اوم" کا اُچارن کرتے ہیں۔

۲۶۔ سادھو اور نیک شخص کوئی سا بھی کام شروع کرنے سے پہلے "اوم تت ست" ضرور کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اچارن سے تمام کاریوں کا پھل پراپت ہوتا ہے۔

۲۷۔ یگیہ۔ تپ اور دان میں اعتقاد رکھنا۔ اور یگیہ۔ تپ اور دان سب ست کہلاتا ہے

جلنے اُسے تموگن کہتے ہیں۔

۱۴۔ دیوتا۔ وِدوان۔ گورو اور عالم کی بھگتی۔ اور پوترتا۔ سادگی برہمچریہ کو شاریرک تپ کہتے ہیں۔

۱۵۔ بغیر خوشی کے کی گئی ہوئی راستی پر مبنی۔ میٹھی گفتگو۔ اور شاستر ادی گرنتھوں کا مطالعہ یہ واچک تپ کہلاتا ہے۔

۱۶۔ اپنے تئیں خوش رکھنا۔ صابر و شاکر رہنا۔ وشیوں کو نزدیک نہ پھٹکنے دینا۔ اور صفائی قلب یہ سب مانسک تپ کہلاتے ہیں۔

۱۷۔ پھل کی اچھا نہ رکھتے ہوئے جو شاریرک واچک اور مانسک تپ کیا جاتا ہے۔ اسے ستوگن کہتے ہیں۔

۱۸۔ دکھاوا۔ بہت پوجا پاٹھ جس کی ادائیگی بناوٹ پر مبنی ہو عزت کی خواہش کے ساتھ جو تپ کیا جائے اُسے رجوگنی کہتے ہیں۔

۱۹۔ جہالت کی وجہ سے دوسرے کی ایذا رسانی کے خیال سے جسم کو دکھ دے کر جو تپ کیا جائے۔ اُسے تموگنی تپ کہتے ہیں۔

۲۰۔ ستوگنی وہ دان ہے جس کے پھل کی خواہش نہ ہو۔ جو

ریاضت کرتے ہیں۔

۷۔ اور اپنے جسم کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ اور اپنے مطلب کے نکل جانے پر انہیں غرور اور تکبر ہوتا ہے۔

۷۔ آہار یعنی جو کچھ ہم کھاتے ہیں وہ تین قسم کے لوگوں کو پسند ہوتا ہے۔ اور یگیہ تپ دان بھی علیٰ ہذا القیاس۔ تین قسم کے لوگوں کو اب اُن کی تفصیل سنو۔

۸۔ عمر، صحت، اور طاقت بڑھانے والی خوش ذائقہ غذا ستوگنی اشخاص کو رغبت دیتی ہے۔

۹۔ کڑوی، کسیلی، کھٹی گرم تیز اور روکھی غذا رجوگن والوں کو مرغوب ہیں۔

۱۰۔ ٹھنڈی - باسی۔ گندھ والی اور اپوتر غذا تموگنیوں کو بھاتی ہے۔

۱۱۔ جو یگیہ پھل کی خواہش نہ رکھ کر ودھی پوربک کیا جاتا ہے۔ اُسے ستوگن کہا جاتا ہے

۱۲۔ جو یگیہ پھل کی خواہش کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اُسے رجوگن کہتے ہیں۔

۱۳۔ اِن وید منتروں، دکھشنا اور شردھا کے بغیر جو یگیہ کیا

سترھواں ادھیائے

ارجن نے دریافت کیا

۱۔ بھگون۔ جو ویدوں اور شاستروں کی ودھی توڑ کر بھگوت بھجن کرتے ہیں۔ اُن کی ودھی ساتوک ہوتی ہے۔ یا تموگنی یا رجوگنی ہوتی ہے؟

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۲۔ ارجن! اس دُنیا کے رہنے والے تین قسم کی شردھا رکھتے ہیں۔ ساتوک، راجسی اور تامسی۔

۳۔ سب کی شردھا اُن کے اعتقاد کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسا اُن کا اعتقاد ہوتا ہے۔ ویسے ہی اُن کی شردھا ہوتی ہے۔

۴۔ ستوگنی دیوتاؤں کی۔ رجوگنی راکھشوں کی۔ اور تموگنی بھوت پریتوں کی اپنے مقاصد کے حل کے لئے پرستش کرتے ہیں۔

۵۔ جو لوگ ریاکاری۔ کام۔ اہنکار۔ حرص کو مدنظر رکھ کر

۱۸۔ وہ میں جسم کے اشتی میں رہا میں مست۔ مکار اور فریبی مجھ سے نفرت کرتے ہیں

۱۹۔ ان میں لیسے ادھم اور گرے ہوئے سنگدل گنہگاروں کو راکششوں میں جنم دیا کرتا ہوں

۲۰۔ ارجن! یہ شیطانی دائرے میں بیٹھے ہوئے بیوقوف مجھے نہ پاکر اور گرتے چلے جاتے ہیں۔

۲۱۔ کام۔ کرودھ اور لوبھ یہ تینوں نرک کے دروازے ہیں۔ اور ناش کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اس لئے ان سے بچنا ہی چاہیے

۲۲۔ ارجن! جو کام کرودھ۔ لوبھ ان تینوں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ مکتی کو پراپت ہوتے ہیں۔

۲۳۔ جو شخص شاستروں میں کہے ہوئے طریقوں کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے کام کرتا ہے۔ وہ نہ تو کامیابی حاصل کرتا ہے۔ نہ ہی راحت اور نہ ہی مکتی یعنی نجات اسے حاصل ہوتی ہے۔

۲۴۔ ارجن! کرنے لائق کرم شاستروں کی ہدایت کے مطابق ہی تمہیں کرنے لازم ہیں۔

۱۱۔ عمر بھر وہ ایسے افکار میں گرفتار رہتے ہیں۔ جو کہ کبھی ختم نہیں ہوتے۔

۱۲۔ اُمید میں جو کہ حق پر مبنی نہیں ہوتی۔ گرفتار ہو کر وہ کام کرودھ میں پھنسے ہوئے وِشیوں کی ترپتی کے لئے جائز اور ناجائز دلائل سے دولت جمع کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

۱۳۔ بس یہی سوچتے رہتے ہیں۔ کہ آج مجھ کو یہ حاصل ہوا۔ یہ حاصل کروں گا۔ آج میرے پاس اِتنی دولت ہے۔ اب اور زیادہ ہو جائے گی۔

۱۴۔ آج مَیں نے اس دشمن کا تو خاتمہ کر دیا ہے باقیوں کو بھی ہلاک کر دونگا۔ مَیں ہی حاکم ہوں۔ صاحبِ ثروت اور طاقت ور ہوں۔

۱۵۔ میں ہی یگیہ کرونگا۔ اور خیرات کرونگا۔ اور خوشی لونگا۔

۱۶۔ ارجن! یہ جاہل۔ توہمات میں گرفتار اور حظ نفسانی میں پھنسے ہوئے آخر میں نرک میں اپنا ٹھکانہ بناتے ہیں۔

۱۷۔ دولت کے نشے میں غلطاں مغرور اپنے تئیں برتر سمجھتے ہوئے برائے نام یگیہ کرتے ہیں۔

ہیں۔ اور جن کے بعد وہ اسری سمپت۔ مگر تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تم دیوی صفات سے ہو۔

۶۔ ارجن! سنسار میں دو پرکار کے لوگ ہیں۔ ایک دیوتا خصلت اور دوسرے شیطان سیرت۔ دیوتا خصلت والوں کا بیان۔ تو پیشتر ازاں ہو چکا ہے۔ اب شیطان خصلت والوں کا احوال۔ سنو۔

۷۔ ارجن! شیطانی سیرت رکھنے والے دُنیاوی وہرم۔ کرموں کو نہیں جانتے نہ ہی اُن میں پوتر تا۔ نیکی اور صداقت ہوتی ہے۔

۸۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ جگت بے بنیاد ہے۔ اور اس کا کرتا کوئی نہیں ہے۔ اور یہ سرشٹی کیول استری اور پُرش کے سنیوگ سے پیدا ہوئی ہے۔

۹۔ جاہل۔ بھرشٹ آتما۔ اور بُرے لوگ ایسا ہی مانتے ہیں۔ اور وہ بُرے کرموں کو کرنے کیلئے ہی جنم لیتے ہیں۔

۱۰۔ ارجن! کبھی نہ پوری ہونے والی خواہشات میں گرفتار ہو کر ہمیشہ تکبر اور باطل جہالت کی جاتی ہیں پھنسے ہوئے اپنی بداعمالی سے دُنیا کی ایذا رسانی کا موجب بنتے ہیں۔

سولھواں ادھیائے

آستد کنڈ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔

۱۔ ارجن! بے خوفی۔ صفائی باطنی۔ علم و عمل میں ثابت قدمی۔ رحمدلی وشیوں اور اندریوں پہ قابو۔ ست گرنتھوں کا مطالعہ یاد خالق حقیقی۔

۲۔ کسی کو آزار نہ پہنچانا۔ سچ بولنا۔ حوصلہ۔ عالی حوصلگی۔ اطمینان قلب۔ ترک۔ گناہوں سے خوف۔

۳۔ جلال۔ عفو۔ استقلال۔ پاکیزگی۔ کسی سے دغا نہ کرنا غرور نہ کرنا۔ ارجن۔ یہ سب صفات اُن انسانوں میں پائی جاتی ہیں جو کہ فرشتہ خصلت خاندان میں جنم لیتے ہیں۔

۴۔ دھوکہ۔ خودپسندی۔ غصہ۔ بے رحمی اور اگیان یہ خصلتیں اُن انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ جو کہ شیطان خصلت ہوتے ہیں۔

۵۔ جن خصلتوں کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ وہ دیوی سمپت کہلاتی

لوگوں کا مالک اُنہیں قائم رکھے ہوئے ہے۔

۱۸۔ جس طرح سے میں اِس فانی جسم سے الگ ہوں، اسی طرح اُن فانی ہستیوں سے میرا مرتبہ بلند ہے۔ اسی سبب سے ویدوں اور شاستروں میں پرشوتم کے نام سے مشہور ہوں۔

۱۹۔ ویدوں کے گیاتا جو مجھے پرشوتم جانتے ہیں۔ وہ سب کچھ جانتے ہیں اور ہر طرح سے میری پرستش کرتے ہیں۔

۲۰۔ ارجن! یہ اسرار جو میں نے تجھے بتائے ہیں۔ عقلمند شخص اِن کے جاننے سے گیان کا بلند درجہ حاصل کرتا رہتا ہے۔ اور اپنا جنم سپھل کرتا ہے۔

۱۰۔ اِس جسم کا تیاگ کرنیوالے۔ یا گنوں کے ذریعہ بھوگ بھوگنے والے آتما کو جاہل دیکھ نہیں سکتے۔ ایسے صرف گیانی ہی دیکھ سکتے ہیں۔

۱۱۔ یوگی آتما کو اِس جسم میں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن جاہل نہیں

۱۲۔ سورج کا تیج۔ چندرما کی چاندنی اور اگنی کی حرارت یہ سب میرا ہی جلال ہے۔

۱۳۔ روئے زمین پر جتنے بھی ذی روح ہیں۔ اُن سب کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں اور چاند کے ذریعے نباتات کی پیداوار میرے ہی ذریعے ہوتی ہے۔

۱۴۔ میں ہی حرارت غریزی جو کہ ہر ذی الروح کے جسم میں موجود ہے اور غذا ہضم کرتی ہے۔

۱۵۔ ہر ایک دل میں میرا قیام ہے۔ ویدوں کے ذریعے میرا ہی جانا جانا مقصود ہے۔ میں ویدانت کا بانی ہوں۔ اور میں ہی ویدوں کا عالم ہوں۔

۱۶۔ اِس سنسار میں دو قسم کی پیداوار ہوتی ہے۔ فانی اور غیر فانی

۱۷۔ اور اِن سے بالا پرماتما کی ذات ہے۔ وہی اِن تینوں

کی کونپلیں اُس پر لگی ہوئی ہیں۔

۳۔ اُس کا اصلی روپ دکھائی نہیں دیتا۔ نہ ہی اُس کی ابتدا اور انتہا کا پتہ چلتا ہے۔

۴۔ ایسے مضبوط درخت کی جڑ کو ویراگ کی آری سے کاٹ کر اُس مقام کی تلاش شروع کرنی چاہیئے۔ جہاں پہنچ کر وہ جنم مرن سے مکت ہو جاتا ہے۔

۵۔ جس نے تکبر جہالت کا تیاگ کیا ہے۔ جو اپنے آتما میں محو رہتا ہے۔ جو رنج و راحت میں یکساں ہے۔ وہ گیانی لازوال بلند مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔

۶۔ جس جگہ سوریہ۔ چندر۔ اور اگنی کی روشنی کا کوئی اثر نہیں۔ وہی میرا قیام ہے۔

۷۔ میری ہی قدرت جو کہ پانچ اندریوں اور من کو کھینچتی ہے۔

۸۔ جیسے خوشبو ہوا میں مل جاتی ہے۔ اسی طرح آتما جسم کو چھوڑتا ہے۔ اور اسی طرح سے اِس جسم میں داخل ہوتا ہے

۹۔ آنکھوں۔ کھال زبان۔ ناک اور دل کے ذریعے یہ جیو وشیوں کا بھوگ کرتا ہے۔

لیبا ہو۔) کہتے ہیں۔

۲۶۔ جو شخص بے غرض ہو کر میری اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ ان گنوں کو عبور کر کے پار برہم کو حاصل کر لیتا ہے۔

۲۷۔ برہم میں ہی ہوں موکش داتا میں ہی ہوں۔ دائمی راحت میں ہی ہوں۔

پندرھواں اُدھیائے

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے گوہر افشانی کی

۱۔ اس ورکش کو جس کی کہ جڑ اوپر کی طرف ہے۔ اور شاخیں نیچے کی طرف ہیں۔ جو اس ورکش کو جانتے ہیں۔ وہی وید کے گیاتا گیانی ہے۔

۲۔ اس کی شاخیں نیچے اوپر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور وشیوں

۲۰۔ جو شخص اِن تینوں گنوں پر عبور حاصل کر لیتا ہے۔ جو کہ اِسی جسم کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔ وہ موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔

ارجن نے دریافت کیا

۲۱۔ پربھو! اِن تینوں گنوں پر عبور پانے کی کیا پہچان ہے؟ اِس کا چلن کیسا ہوتا ہے؟ اور وہ اُن پر عبور کیونکر حاصل کرتا ہے

۲۲۔ ارجن! جو شخص ست۔ رج۔ اور تم کا غلبہ ہونے پر اس سے نفرت نہیں کرتا۔ اور اُن کے نہ ہونے پر اُن کی خواہش نہیں رکھتا۔

۲۳۔ جس کو کسی شے سے رغبت نہیں دلچسپی نہیں۔ رنج و راحت میں سکون و قرار کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ جس پر یہ گن اثر نہیں کرتے

۲۴۔ رنج و راحت کو یکساں سمجھتا ہے۔ سونے اور لوہے کو یکساں سمجھتا ہے اور اپنے پسند کی شئے اور اپنی ناپسند شے کو یکساں سمجھتا ہے۔

۲۵۔ جسے عزت اور ذلت۔ دوست اور دشمن میں کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا۔ وہ گن رہت جس نے گنوں پر عبور حاصل کر

۱۴۔ جو جیو ستوگن کے غلبہ کے دوران میں اس جسم کا تیاگ کرتا ہے۔ وہ گیانیوں کے خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔

۱۵۔ جو رجوگن کے غلبہ کے وقت اس جسم کا تیاگ کرتا ہے۔ وہ کاروباری خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔ جو تموگن کے غلبے کے دوران میں اس جسم کا تیاگ کرتا ہے۔ وہ حیوان بنتا ہے۔

۱۶۔ ستوگن کا نتیجہ نیک اعمال ہوتے ہیں۔ (۲) رجوگن کا نتیجہ تکالیف ہوتی ہیں۔ ۳۔ اور تموگن کا نتیجہ لالچ کاہلی وغیرہ اگیان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

۱۷۔ ستوگن سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن سے لالچ اور تموگن موہ لاپرواہی اور اگیان پیدا ہوتا ہے۔

۱۸۔ ستوگن والے بلندی کی طرف چڑھتے ہیں۔ راجسی مدھیہ (درمیان) میں رہتے ہیں۔ اور آخری گن والے نیچ گنوں کو پراپت ہوتے ہیں۔

۱۹۔ جس گیانی نے گنوں کے سوائے اور کچھ سمجھا ہی نہیں۔ وہ میری ذات کو پالیتا ہے۔

نمبرا ستیہ کرم نمبر۲ راجسی کرم نمبر۳ تامسی کرم

۶۔ ستوگن پوتر ہونے کی وجہ سے نمائش سے مبرا ہے [illegible] وہ جیو کو سکھ اور گیان کے بندھن میں ڈالتا ہے۔

۷۔ رجوگن الفت اور خواہشات کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ جیو کو حرص میں پھنسا دیتا ہے۔

۸۔ تموگن اگیان کی پیدائش ہے۔ وہ جیو کو [illegible] کے دام میں پھانس دیتا ہے۔

۹۔ ستوگن سکھوں میں، رجوگن کرموں اور تموگن [illegible] اگیان کے پھندے میں پھنسا دیتا ہے۔

۱۰۔ ارجن! جب رجوگن اور تموگن کے مغلوب ہونے پر ستوگن، اور تموگن کے مغلوب ہونے پر رجوگن، اور [illegible] ستوگن اور رجوگن کے مغلوب ہونے پر تموگن [illegible]

۱۱۔ جس وقت تمام اندریوں میں گیان [illegible] ستوگن کا غلبہ سمجھنا چاہیے۔

۱۲۔ ارجن! جب رجوگن کی زیادتی ہوتی ہے [illegible] خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔

۱۳۔ [illegible] سستی [illegible] پیدا ہوتی ہیں۔

چودھواں ادھیائے

آنند کند بھگوان شری کرشن چند جی مہاراج نے یوں گوہر افشانی کی۔

۱۔ جس گیان کی بدولت سب منیوں نے نجات حاصل کی وہ اتم گیان پھر تم سے کہہ بیان کرتا ہوں۔

۲۔ اسی گیان کی بدولت وہ مجھ تک پہنچ کر جنم مرن کی قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

۳۔ قدرت یونی کے سمان ہے۔ میں گربھ کا ٹھہرانے والا ہوں اور اس سے جیووں کی اُپتی ہوتی ہے

۴۔ تمام جانداروں کی پیدائش کا راز قدرت میں پنہاں ہے۔ میں سب کا پتا ہوں۔ سب یونیوں سے جو جیو پیدا ہوتے ہیں۔ پرکرتی اُن کی یونی اور میں بیج ٹھہرانے والا پتا ہوں۔

۵۔ ست۔ رج۔ تم۔ یہ تین گن قدرت سے پیدا ہوئے ہیں اور یہی غیر فانی جیو کو اس جسم کے بندھن میں پھنسا دیتے ہیں۔

۳۳۔ جیسے ہر جگہ موجود ہونے پر ایشور کسی جگہ بھی لپت
نہیں ہوتا۔ ویسے ہی آتما بھی اس جسم میں ہر جگہ موجود ہونے
پر بھی جسم گنوں یعنی تعلقات سے الگ رہتا ہے۔

۳۴۔ ارجن! جیسے سورج اس عالم کو روشنی بہم پہنچاتا ہے
ویسے ہی آتما اس جسم کو منوّر کرتا ہے۔

۳۵۔ اس طرح سے جو کھیتر کھیترگیہ اور قدرت کو جان
لیتے ہیں۔ وہ برہم کو حاصل کرتے ہیں۔ اور مکتی کو پراپت
ہوتے ہیں۔

سانکھیہ یوگ سے دیکھتے ہیں۔ اور کئی لوگ کرم یوگ سے دیکھتے ہیں۔

۲۶۔ لیکن جو ان طریقوں کو نہیں جانتے۔ وہ دوسروں سے سن کر پرستش کر کے حق کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

۲۷۔ ارجن! اس عالم میں جو بھی پرانی جنم لیتے ہیں۔ وہ کھیشتر اور کھیشتر گیہ کے اتصال سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۸۔ جب ہر آتما کو ایک ہی بھاؤ سے دیکھتا ہے وہ اس کا حق نہیں۔

۲۹۔ ارجن! ایشور ہر جگہ ہے۔ اسے ہر جگہ اور ایک جاننے والا بھی مکتی کو پراپت ہوتا ہے۔

۳۰۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ قدرت سب کچھ کرتی ہے۔ اور آتما ۳۰،
نہیں کرتا۔ وہی گیانی ہے۔

۳۱۔ آتما مختلف اجسام میں الگ الگ حالتوں میں موجود ہے۔ جس کو یہ بات معلوم ہو گئی ہے۔ وہ پاربرہم کی لازوال ذات کو پا لیتا ہے۔

۳۲۔ ارجن! ایشور انادی اور نرگن ہے۔ اس لئے جسم میں رہ کر بھی کرم اور تعلقات سے الگ ہے۔

وہ گیان روپ ہے۔ اور گیان سے جاننے یوگیہ۔ اور سب کے دلوں میں موجود ہے۔

۱۹۔ میں نے کھیشتر گیان اور کھیشتر گیہ کے متعلق مختصراً تجھ سے کہا ہے۔ اس کو جانتے اور سمجھ لینے کے بعد میرا بھگت مجھے پالیتا ہے

۲۰۔ ارجن! پرکرتی اور پرش کو انادی جان۔ اُن کی کوئی ابتدا نہیں۔ رجوگن تموگن اور ستوگن مایا سے پیدا شدہ ہیں۔

۲۱۔ مایا میں گھرا ہوا انسان مایا سے پیدا ہونے والے گنوں کو بھوگتا ہے۔ اور یہ گن بھلی اور بُری جُونوں میں اس کے جنم کا کارن بنتے ہیں۔

۲۲۔ انسان جنم لینے کے بعد مایا سے پیدا ہونے والے گنوں کا بھوگ کرتا ہے۔

۲۳۔ پالن پوشن کرنے والا۔ بھوگنے والا۔ اور مشورہ دینے والا پرماتما جو کہ اس جسم میں موجود رہتا ہے۔ اُسے پرم پرش کہتے ہیں

۲۴۔ اور اس طرح سے پرم پرش اور اس کی قدرت کو جان لینے کے بعد پھر وہ بار بار جنم لے کر اِس سنسار میں نہیں آتے۔

۲۵۔ کئی شخص اپنے آتما میں ہی ایشور کو دیکھتے ہیں۔ کئی اسے

۱۱۔ آتم گیان میں ہمیشہ مصروف رہنا۔ اور تتو گیان کا یہی
کیفیت ستر آدی گرنتھوں کے پاٹھ جاری رکھنا یہی گیان ہے۔
اس کے علاوہ جو گیان سے وہ اگیان ہے۔

۱۳۔ اب میں جو جاننے لائق ہے۔ اور جس کے جاننے سے
مکتی پراپت ہوتی ہے۔ اس کا برتانت کہونگا۔

۱۴۔ ہر جگہ اس کے ہاتھ پاؤں۔ آنکھ۔ سر۔ منہ موجود
ہیں۔

۱۵۔ اور تمام حواس کے افعال کو ظاہر کرنے والا ہے۔ مگر خود
سب سے الگ ہے وہ سروپ سے الگ ہے۔ اندریوں سے
الگ ہے۔ پھر بھی سب کو دھارن کرنے والا ہے۔ وہ گنوں سے
الگ ہے۔ پھر بھی ان کا بھوگ کرتا ہے۔

۱۶۔ وہ تمام ذی روحوں میں ہے۔ وہ ساکن بھی اور متحرک
بھی ہے لیکن اپنی لطافت کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکتا۔

۱۷۔ وہ بانٹا جانے والا نہ ہونے پر بھی بانٹا جا سکتا ہے۔ وہ
جاننے لوگیہ۔ کل ذی روحوں کا پرورش کرنے والا۔ اور ان کے ناش
کرنے والا ہے۔

۱۸۔ وہ تمام نوروں کا پرکاشک ہے۔ اور تاریکی سے پرے ہے

۳۔ ارجن! سب کھیشتروں میں کھیشتر گیہ مجھے ہی سمجھ۔ کھیشتر اور کھیشتر گیہ کے جاننے کو گیان کہتے ہیں۔

۴۔ وہ کھیشتر کیا ہے۔ اس کے گن کیا کیا ہیں۔ اس کی اُتپتی کہاں سے ہوئی ہے اس کی شکتی کیا ہے۔ یہ سب کچھ مجھ سے سُن!

۵۔ رشیوں ویدوں عالموں اور فاضلوں نے الگ الگ طریقوں سے اس کی مہما کہی ہے۔

۶۔ مہا بھوت۔ اہنکار۔ بدھی۔ پرکرتی۔ دس اندریاں۔ ایک من۔ پانچ وِشے۔ اِچھا۔ ودیش۔ سکھ۔ دُکھ۔

۷۔ ہوشیاری اور صبر ان سب سے یہ کھیشتر بنا ہے۔

۸۔ عزت کی خواہش نہ رکھنا۔ رحمدل ہونا۔ دوسروں کو راحت پہنچانا۔ گورو سیوا۔ صفائی۔ مستقل مزاجی۔

۹۔ وشیوں سے بے تعلقی۔ غرور نہ کرنا۔ پیدائش موت اور بیماری کے نقائص پر غور کرنا۔

۱۰۔ بیوی اور بچوں کے سکھ دکھ کو نہ ماننا۔ فتح اور ناکامی میں یکساں رہنا

۱۱۔ میری ہی پرستش کرنا۔ تنہائی پسند ہونا۔ بھیڑ بھاڑ کو پسند نہ کرنا۔

پسند ہے۔ جو صابر ہے ملاور شاکر ہے۔ اور منتصر بدھی والا ہے وہی مجھے پیارا ہے۔

۲۰۔ میری پناہ میں رہنے والے میرے بھگت میرے اس ایدیش پر عمل کرتے ہیں۔ وہ مجھے نہایت ہی عزیز ہیں

تیرھواں ادھیائے

ارجن نے کہا

۱۔ اے کیشو! میری خواہش ہے۔ کہ آپ مجھے پرکرتی۔ پرش کھیشتر اور کھیشترگیہ کے معنے بتائیں۔

بھگوان شری کرشن چندر نے فرمایا

۲۔ ارجن! اس جسم کو کھشیتر اور اس کے جاننے والے کو کھیشترگیہ کہتے ہیں۔

دھیان سے پھل کی خواہش کا تیاگ کرنا اچھا ہے کیونکہ تیاگ سے ہی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۱۳۔ جو کسی سے عداوت نہیں رکھتا۔ رحمدل۔ سب سے مترتا رکھنے والا۔ جو مغرور نہیں رنج و راحت کو یکساں جاننے والا کشما دان۔

۱۴۔ قانع۔ صابر۔ جس کی آتما اس کے بس میں ہو۔ جس کا یقین مجھ میں ہے۔ وہ بھگت مجھے بہت پیارا ہے۔

۱۵۔ جس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا جس میں کرودھ نہیں جس میں خوف نہیں۔ وہ مجھے عزیز ہے۔

۱۶۔ جو کسی شے کی خواہش نہیں رکھتا۔ جو پوتر ہے۔ ہوشیار موہ سے الگ۔ تیاگی وہ بھگت مجھے پیارا ہے۔

۱۷۔ جس میں خوشی نہیں ہے۔ جو حسد نہیں کرتا۔ جو امید نہیں رکھتا۔ جو نیک و بد کا تارک ہے۔ وہ مجھے عزیز ہے

۱۸۔ جو پیاری وستو کو پاکر خوش نہیں ہوتا۔ عزت بے عزتی سردی گرمی رنج و راحت کو یکساں سمجھنے والا مجھے بہت عزیز ہے۔

۱۹۔ جو تعریف اور نندا کو مساوی جانتا ہے۔ جو خاموشی

۵۔ لیکن بے نشان ذات کا دھیان کرنے والوں کو زیادہ دِقت پیش آتی ہے۔ کیونکہ دیہہ دھاریوں کے لئے بے نشان کو۔ تصور میں لانا ذرا مشکل ہے۔

۶۔ ارجن! جو مجھ میں لین ہو کر میرا دھیان کرتے ہیں۔

۷۔ اور بھگتی سے مجھے تصور میں لاکر میری پرستش کرتے ہیں۔ اُن کو میں جلد ہی اِس مرتیو روُپی ساگر سے پار کر دیتا ہوں۔

۸۔ جب تم دِل اور بدھی دونو کو میری ذات میں لگا دوگے تو اس جنم کے بعد یقیناً" تم مجھے پالوگے۔

۹۔ اگر تم مجھ میں اپنا دِل نہیں رکھ سکتے۔ تو یوگ ابھیاس۔ سے میرے حاصل کرنے کی کوشش کرو

۱۰۔ اگر تم ابھیاس کی ہمت نہیں رکھتے میری خوشنودی لینے کرموں (نیک افعال) کو مجھے ارپن کردو اس طرح تم مکتی کو پراپت ہو گے۔

۱۱۔ اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے۔ تو میرے لئے آتما کو بس میں کر کے اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرو

۱۲۔ کیونکہ ابھیاس سے گیان اور گیان سے دھیان۔ اور

بارھواں ادھیائے

ارجن نے کہا۔

۱۔ جو شخص آپ کی بھگتی میں لین رہتے ہیں۔ یا جو آپ کو نستان اور لازوال برہم مان کر آپ کی اپاسنا کرتے ہیں۔ ان میں آپ کی پرستش کا بہتر طریقہ کونسا ہے

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۲۔ جو ہمیشہ مجھ میں من لگاتے ہیں۔ اور کمال اعتقاد سے میرا پوجن کرتے ہیں۔ میں انہیں کو اچھا یوگی مانتا ہوں۔ وہ بھی مجھے جلد پا لیتے ہیں۔ اور میں بھی انہیں جلد مل جاتا ہوں۔

۳۔ سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے۔ ہر ایک کی بھلائی چاہنے والے۔

۴۔ اندریوں کو روک کر مجھے لازوال اپار شکتی والا۔ قیاس میں نہ آنے والا۔ اور بے نشان سمجھ کر میری پرستش کرتے ہیں وہ بھی مجھے پا لیتے ہیں۔

ہو گیا ہوں۔ میرا سب خوف دور ہو گیا ہے۔

۵۲۔ بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

ارجن! میرا وہ روپ جو کہ تم نے دیکھا ہے۔ اِس روپ کو دیکھنے کے لئے دیوتا بھی ترستے ہیں۔

۵۳۔ جس روپ میں تو نے مجھے دیکھا اِس روپ کو ویدوں کے پاٹھ کرنے سے تپیا کرنے سے اور یگیہ کرنے سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔

۵۴۔ پوری طرح میری بھگتی سے لین ہونے پر میری یہ صورت دیکھی جا سکتی ہے۔

۵۵۔ ارجن! جو اِس سنسار میں تمام کرم میری محبت سے زیر اثر کرتا ہے۔ اور جس کے تمام کرم مجھے ہی ارپن ہوتے ہیں۔ جو کسی سے دشمنی نہیں رکھتا۔ وہی شخص مجھے پا سکتا ہے۔

۴۶۔ مجھ میں آپ کا یہ روپ دیکھنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس لئے
وہ اپنا پہلا مکٹ دھاری روپ دکھایئے ؟
آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے گوہر
افشانی کی :۔
۴۷۔ تم پر خوش ہو کر میں نے تمہاری مرضی سے یہ روپ
تمہیں دکھایا ہے۔ اِس سے پہلے یہ روپ کسی نے نہ دیکھا
تھا۔
۴۸۔ میرا یہ روپ نہ ویدوں کے پاٹھ سے۔ نہ خیرات سے۔ نہ
یگیہ کرنے سے۔ اور نہ ہی اگنی پوتر اور تپ کرنے سے کوئی
دیکھ سکتا ہے۔
۴۹۔ میری اس عجیب صورت کو دیکھ کر گھبراؤ مت بدحواس
نہ ہو۔ بلکہ بے خوف اور مطمئن ہو کر پھر میری اصلی صورت
کو دیکھ۔
سنجے بولا۔
۵۰۔ یہ کہہ کر آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج۔
نے پھر اپنا اصلی روپ ارجن کو دکھایا۔
۵۱۔ ارجن نے کہا۔ بھگوان ! آپ کا یہ روپ دیکھ میں مطمئن

گستاخی کی ہے میں اس بے ادبی کے لئے معافی کا خواستگار ہوں
میں پریم کے بس میں ہو کر ایسا کہا کرتا تھا۔

۴۱۔ تخلیہ میں اور عوام میں میں جو آپ سے ہنسی مذاق کر کے آپ کی بے ادبی کرتا رہا ہوں۔ اس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

۴۲ اُے قادر مطلق۔ آپ اِس سنسار کے پالن کرتا ہیں۔ اور اس کے قابل تعظیم پتا اور گورو ہیں۔ تینوں عالم میں آپ کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ نہ کسی کی ذات آپ سے بڑھ کر ہے۔ اور نہ ہی ہو گی۔

۴۴۔ اس لئے اُے پربھو! میں آپ کے چرنوں میں سر جھکا کر پرنام کرتا ہوں۔ اور اپنے قصور کی معافی کے لئے ملتجی ہوں۔ ہے دیوں کے دیو! جیسے پتا پتر کے! پتی پتنی کے اور متر متر کے قصور معاف کر دیتا ہے۔ ویسے آپ بھی میرے قصور معاف کر دیوں۔

۴۵۔ آپ کے اس پُر جلال روپ کو دیکھ کر مجھے خوشی تو ہوئی۔ لیکن مارے خوف کے دل بھی تو دہل رہا ہے۔ اس لئے دیووں کے دیو! مہربانی فرما کر مجھے وہ اپنا پہلا روپ ہی دکھلایئے۔

۳۶۔ مہاراج رشی کیش! جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ وہ درست ہے
یہ عالم آپ کے نام سے جاپ کی دلی خوشی اور تسکین حاصل کرتا
ہے۔ راکھش آپ کا روپ دیکھ کر خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگتے پھرتے
ہیں۔ اور سادھو نمسکار کر رہے ہیں۔

۳۷۔ اور وہ نمسکار کیوں نہ کریں۔ جب کہ ہر طرف آپ کا ہی ظہور
اور آپ ہی اس جگت کے کرتا ہیں۔ آپ ستیہ اور استیہ سے
برتر اور پار برہم ہیں۔

۳۸۔ اے کرشن! جو آپ دیوؤں کے دیو کُل کائنات کا سہارا
بہت کچھ جاننے والے۔ جاننے کے قابل مکتی کے داتا۔ سب کچھ آپ
ہی ہیں۔

۳۹۔ اے کرشن!۔ وایو۔ یم۔ اگنی۔ ورن۔ چندر اور نیامہ
بھی آپ ہی ہیں۔ آپ کو ہزار بار نمسکار ہے۔ آپ کو بار بار نمسکار
ہے۔

۴۰۔ بھگوان سرویشور! آپ کو آگے سے۔ پیچھے سے ہر
چہار طرف سے نمسکار ہے۔

۴۱۔ آپ کو نہ پہچانتے اور آپ کی عظمت کو نہ جانتے ہوئے
بے خبری کے عالم میں "یادو" اور "سکھا" یہ میں نے جو

میں لفظ منا رہے ہیں۔ اور آپ کا پُر نور جلال سنسار پر نور کی بارش کر رہا ہے۔

۳۱۔ آپ کے ملنے۔ کہ ایسے خوفناک رُوپ والے آپ کون ہیں۔ میں یہ جاننے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اور آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۳۲۔ میں عالم کو فنا کرنے والی اجل ہوں۔ اور لوگوں کو ہلاک کرنے کے لئے ظاہر ہوا ہوں۔ جو فریقین یہاں ایک دوسرے سے جنگ کے ارادہ سے جمع ہوئے ہیں۔ تم اگر لڑائی سے الگ ہو جاؤ گے تو بھی یہ نہیں بچینگے۔

۳۳۔ اس لئے ارجن! کمر ہمت باندھ اور اُٹھ کھڑا ہو۔ اور دشمنوں پر فتح پاکر نیک نامی حاصل کر اور اس کی اس وسیع سلطنت پر راج کر۔ یہ تو میرے ہاتھ سے پہلے ہی سے مارے جا چکے ہیں تو ان کی موت کا بڑائے نام ذریعہ بن جا۔

۳۴۔ میرے ہاتھ سے مارے جا چکے ہوئے درون۔ بھیشم۔ جدرتھ کرن اور دیگر شور بیروں سے تو بلا کھٹکے لڑ۔ تو ضرور فتح یاب ہوگا۔

۳۵۔ بھگوان شری کرشن چندر کا فرمان سُن کر ارجن نے سر جھکا کر نمسکار کی۔ اور ویاکل ہو کر بولا۔

اور اگنی کی مانند چمکتے ہوئے نیتروں والا روپ دیکھ کر دل بے اختیار ہوا جاتا ہے۔

۲۵۔ آپ کے سب دانتوں والے مکھ دیکھ کر مجھے اب ہر چہار اطراف کا علم بھی نہیں رہا۔ اور قرار نہیں آتا۔ اے دیوتاؤں کے دیو! مجھ پر دیا کیجئے۔

۲۶۔ کرشن۔ سب راجاؤں کے ساتھ دھرت راشٹر کے پتر وغیرہ بھیشم پتامہ۔ درونا چاریہ اور کرن آپ کے منہ میں سرعت کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں۔ ہمارے بڑے بڑے یودھا بھی آپ کے منہ میں جا رہے ہیں۔

۲۷۔ اُن میں سے کیتوں کے سر چکنا چور ہو گئے ہیں۔ اور کئی آپ کے دانتوں کے ساتھ اٹکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

۲۸۔ جس طرح پانی کا بہاؤ سمندر کی طرف بہتا ہے۔ اسی طرح سے سب بہادر آپکے منہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

۲۹۔ جس طرح شمع پر پروانے گرتے پڑتے ہیں۔ اسی طرح سے یہ لوگ فنا ہونے کے لئے آپ کے دہن مبارک میں گھسے چلے جا رہے ہیں۔

۳۰۔ اُے کرشن۔ آپ اپنے آتش فشاں مکھ میں سب کو

۱۸۔ لازوال برتر۔ اور جاننے کے قابل ذات آپ کی ہی ہے۔ اس عالم کا حقیقی سہارا اور ازل سے دھرم کی محافظ آپ کی ہی ذات معصوم ہو رہی ہے۔

۱۹۔ جس کا آغاز اور انجام نہیں ہے۔ آپ کی طاقت بے پایاں ہے۔ آپ کے بازو بے شمار ہیں۔ اور آپ کا چہرہ آگ کی مانند چمکتا ہے

۲۰۔ ہر چہار اطراف میں آپ اکیلے ہی پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کے اِس روُپ کو دیکھ کر تینوں لوک کانپ اُٹھے ہیں۔

۲۱۔ دیوتا آپ میں براجمان ہیں۔ کئی خوفزدہ ہیں۔ اور کئی آپ سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ مہرشی اور سدھوں کے گروہ ایک پکار سے آپ کے یش گا رہے ہیں۔

۲۲۔ رُدر۔ آدتیہ۔ وسو۔ سادھیہ۔ وشیو نکھشتر۔ مرُت۔ اُشما بکھش۔ اور سب کے سب آپ کو حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔

۲۳۔ اے مہا باہو! آپ کے بے شمار مکھ۔ دانت۔ نیتر۔ بھجائیں جانگھیں۔ پاؤں اور پیٹ دیکھ کر سارا عالم کانپ رہا ہے اور میں بھی مارے خوف کے اپنے ہوش کھو رہا ہوں۔

۲۴۔ میں آپ کا فلک شگاف۔ کشادہ دہن والا۔

سے آراستہ تھا۔

۱۱۔ اس روپ نے کئی قسم کے وستر دھارن کئے ہوئے تھے۔ اور کئی قسم کی مالاؤں سے آراستہ تھا۔ اور اس کے ہر چہار طرف مکھ ہی مکھ تھے۔

۱۲۔ اگر ہزارہا سوریوں کی روشنی ایکدم ہو جاوے۔ تو وہ بھی اس روپ کے نور کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

۱۳۔ جب ارجن نے اس شریر میں تمام عالم کو موجود پایا۔

۱۴۔ تو وہ حیران سا ہو گیا۔ اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور سر جھکا کر اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔

۱۵۔ بھگون! میں آپکے اس شریر میں تمام دیوتاؤں، تمام جانداروں کو کمل آسن پر تشریف فرما برہما جی کو تمام رشیوں کو اور عجیب و غریب سانپوں کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۶۔ آپ کو میں کئی چہروں والا دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے کئی ہاتھ ہیں کئی پیٹ ہیں اور کئی آنکھیں ہیں۔ اس روپ کی نہ ابتدا ہے اور نہ ہی انتہا ہے۔

۱۷۔ مکٹ پہنے ہوئے گدا اور چکر لئے چاروں طرف روشنی پھیلائے ہوئے آپ کے پُر نور روپ پر آنکھ نہیں ٹھہرتی۔

۴۔ پربھو! اگر مجھے اِس قابل سمجھتے ہوں۔ کہ میں آپ کا وہ رُوپ دیکھ سکوں۔ تو وہ لازوال جلوہ مجھے دکھا دیجئے۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۵۔ میرے سینکڑوں اور ہزاروں رُوپ ہیں۔ اُن رُوپوں کو دیکھ!

۶۔ بھارت! آدتیوں۔ بسوؤں، رُدروں نکھشتروں ہواؤں اور اِس سے پیشتر کبھی نہ دیکھے ہوئے حیرت میں ڈال دینے والے جلوؤں کو دیکھ!

۷۔ تمام عالم کو اور اِس کے علاوہ جو کچھ بھی تم دیکھنا چاہتے ہو۔ وہ آج دیکھ لو!

۸۔ لیکن تم اِن ظاہری آنکھوں سے میرے رُوپ کو نہیں دیکھ سکو گے۔ لہذا میں تجھے باطنی آنکھیں عطا کرتا ہوں۔ لہذا تم اُن سے میرے ایشوری یوگ کو دیکھو۔

۹۔ سنجے نے کہا۔ مہاراج یہ کہہ کر بھگوان شری کرشن چندر جی نے ارجن کو اپنا ایشوری رُوپ دکھایا۔

۱۰۔ وہ رُوپ کئی چہروں والا۔ کئی آنکھوں والا۔ کئی برق تپاں کی مانند چمکنے والے ہتھیاروں والا تھا۔ اور کئی خوبصورت زیوروں

۴۲- ارجن! ان سب قدرتوں کی مختلف روپوں کے جاننے سے تجھے ان باتوں کو طول کرنے سے کیا حاصل ہے۔ بس تو صرف اتنا ہی جان لے کہ یہ کل عالم میرے ایک ہی کرشمے کا مظہر ہے۔

گیارھواں ادھیائے

ارجن نے کہا:

۱- آپ کے فرمان سے میری بدھی پر جہالت کا جو تاریک پردہ پڑا ہوا تھا۔ وہ دور ہو گیا ہے۔

۲- عالم کی پیدائش و فنا اور آپ کی لافانی عظمت کا سب حال بھی میں نے سن لیا ہے۔

۳- پرمیشور میں آپ کا ایشوری روپ جس کا کہ ذکر آپ نے مجھ سے کیا ہے۔ دیکھنا چاہتا ہوں۔

۳۵۔ سام وید کے منتروں میں سام میں ہوں۔ منتروں میں گائیتری میں ہوں۔ مہینوں میں مگھر میں ہوں۔ اور موسموں میں بہار کا موسم میں ہوں۔

۳۶۔ دہوکہ بازوں میں دہوکہ بازی میں ہوں۔ جلالوں میں جلال میں ہوں۔ فاتحوں میں فتح میں ہوں۔ باہموں میں ہمت میں ہوں اور نیکوں میں ستیہ میں ہوں۔

۳۷۔ یادووں میں کرشن میں ہوں۔ پانڈوں میں ارجن میں ہوں۔ منیوں میں دیاس منی ہوں۔ اور کویوں میں شنکر آچاریہ میں ہوں۔

۳۸۔ سزا دینے والوں میں سزا میں ہوں۔ فتح کے خواہشمندوں میں راج نیتی میں ہوں۔ اسرار میں خاموشی میں ہوں۔ اور گیانیوں میں گیان میں ہوں۔

۳۹۔ اور سنسار کی پیدائش کا بیج میں ہوں۔ سب جیوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جس میں کہ میں موجود نہیں ہوں۔

۴۰۔ ارجن! میری قدرتوں کا شمار نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ اختصار میں کیا ہے۔

۴۱۔ دنیا کی باعظمت اشیا کی عظمت۔ اور طاقتوروں کی طاقت سب میرے ہی پرتاپ سے ہے

۲۸۔ ہتھیاروں میں بجر میں ہوں گائیوں میں کام دھینو میں ہوں۔ نسل بڑھانے والا کامدیو میں ہوں۔ سرپوں میں باسکی میں ہوں۔

۲۹۔ میں ناگوں میں انت۔ پانی میں رہنے والوں میں ورن تیردں میں اریما میں ہوں اور سزا دینے والوں میں یم میں ہوں۔

۳۰۔ دیتوں میں پرہلاد۔ شمار کرنے والوں میں کال۔ حیوانات میں شیر اور پرندوں میں گرڑ میں ہوں

۳۱۔ تیز رفتاروں میں ہوائیں ہوں۔ ہتھیار بندوں میں پرشرام۔ میں ہوں۔ مچھلیوں میں مگرمچھ میں ہوں۔ اور ندیوں میں گنگا میں ہوں۔

۳۲۔ ارجن! سرشٹی کا آغاز۔ وسط اور انجام میں ہوں۔ علوم میں ادھیاتم اور بحث کرنے والوں میں سدھانت میں ہوں۔

۳۳۔ حروف میں اکار میں ہوں۔ الفاظ میں دو حروف کا ملاپ میں ہوں۔ میں لا انتہا زمانہ ہوں اور سب کا پرورش کرنے والا ہوں۔

۳۴۔ میں سب کا ناش کرنے والی مرتیو ہوں آئندہ پیدا ہونے والے کی پیدائش کی وجہ میں ہوں۔ استریوں کی نیک سیرتی میں ہوں۔ اور ان کی خوبصورتی بھی میں ہی ہوں۔ ان کا حوصلہ بھی میں ہی ہوں اور ان کی خوش بیانی بھی میں ہی ہوں

۲۱- میں آدتیوں میں وشنو ہوں۔ جیوتیوں میں سوریہ۔ مرتوں
میں ہوا۔ اور ستاروں میں چاند ہوں۔

۲۲- ویدوں میں سام وید میں ہوں۔ دیوتاؤں میں دیوراج اِندر
میں ہوں۔ اندریوں میں من میں ہوں۔ اور جانداروں میں روح
میں ہوں۔

۲۳- رُدروں میں شنکر میں ہوں۔ یکھشوں اور راکھشسوں میں
کبیر میں ہوں۔ وسوؤں میں اگنی میں ہوں۔ اور پربتوں میں سمیرو
میں ہوں۔

۲۴- پروہتوں میں ممتاز برہسپتی میں ہوں۔ سبناپتیوں میں
کارتک میں ہوں۔ اور سروروں میں سمندر میں ہوں۔

۲۵- مہرشیوں میں بھرگو میں ہوں۔ بانیوں میں اوم میں ہوں۔
یگیوں میں جپ یگیہ میں ہوں اور پہاڑوں میں ہمالیہ میں ہوں۔

۲۶- درختوں میں پیپل میں ہوں دیورشیوں میں نارد میں ہوں گندھربوں
میں چترتھ میں ہوں۔ اور سدھوں میں کپل منی میں ہوں۔

۲۷- میں گھوڑوں میں امرت سے پیدا شدہ اُچے شروا
ہوں۔ ہاتھیوں میں ایراوت ہوں۔ اور منشیوں میں راجہ
ہوں۔

تسلیم کرتا ہوں۔ آپ کے سروپ کو دیو جانتے ہیں نہ دانو!

۱۵۔ اے پرشوتم! اے مخلوقات عالم کے پیدا کرنے والے! اے دیوتاؤں کے دیو! اے جگت سوامی! آپ تو خود ہی اپنے تئیں جانتے ہیں

۱۶۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پر وہ راز وہ قدرتیں ظاہر کریں جن کے ذریعہ لوگوں میں آپ کی موجودگی کس طرح سے ہے۔

۱۷۔ اے کرشن! میں آپ کو کس طرح سے جان سکتا ہوں کن روپوں سے آپ کا تصور کر سکتے ہیں

۱۸۔ آپ اپنی پرتی کے ذرائع با تفصیل بیان فرمائیں آپ کا کلام وہ امرت ہے جسے سن کر میں سیر نہیں ہوتا۔

آنند کند بھگوان شری کرشن جی نے فرمایا

۱۹۔ ارجنا! اب میں اپنی خاص خاص قدرتیں بیان کرتا ہوں جو بے انتہا ہیں

۲۰۔ اے گڑاکیش! میں سب [illegible] کے دل میں [illegible] آتما ہوں۔ میں ہی سب کی ابتدا [illegible] اور [illegible] ہوں۔ [illegible] سب سے پہلے پیدا ہونے والا [illegible] ہوں [illegible] میں ہی سب کو قائم رکھنے والا ہوں۔

گئے۔ انہیں کی نسل اِس سنسار میں سب لوگ ہیں۔

۷۔ جو شخص میری حقیقت اور یوگ کو ٹھیک طرح سے جان لیتا ہے۔ وہ بلا شبہ ایسی شانتی کو پراپت ہوتا ہے جس کو کہ کبھی جنبش نہیں ہوتی۔

۸۔ گیانی یہ جان کر کہ میں ہی اِس سنسار کا کرتا ہوں۔ میری پرستش کیا کرتے ہیں۔

۹۔ وہ ہر وقت دِل و جان سے میرا ہی ذِکر کرتے ہیں۔ اور راحت حاصل کر کے خوش و خرم رہتے ہیں۔

۱۰۔ جو اِس طرح سے میرے بھجن میں لگے رہتے ہیں۔ میں اُن کو ایسی بدّھی دیتا ہوں جس سے کہ وہ مجھے حاصل کر لیتے ہیں

۱۱۔ میں اپنی قدرت کو مظہر کرتا ہوا گیان کی روشنی سے ان پر سے جہالت کی تاریکی کے پردے کو دُور کر دیتا ہوں۔

ارجن نے دریافت کیا۔

۱۲۔ بھگوان! آپ پرم آتما ہیں۔ پرم دھام ہیں۔ پرم پوتر ہیں۔
۱۳۔ سب رشی دیورشی۔ نارد۔ دیول اور بیاس آدی آپ کو لاثانی اجنما اور ہمہ گیر مانتے ہیں۔ آپ کا اپنا فرمان بھی ایسا ہی ہے۔
۱۴۔ ہے کیشو! آپ جو کچھ کہتے ہیں۔ میں اِن سب باتوں کو

دسواں ادھیائے

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشانی کی۔

۱۔ ارجن! تو مجھے بہت پیارا ہے۔ اِس لئے میں تیری بھلائی کے لئے کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔ غور سے سُن۔

۲۔ بڑے بڑے دیوتا اور مہرشی میری ابتدا کے متعلق کچھ نہیں جانتے کیونکہ وہ سب مجھ سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔

۳۔ ارجن! جو گیانی مجھے اجنما انادی اور تینوں لوکوں کا ایشور سمجھ لیتا ہے۔ وہ سب گناہوں سے مُکت ہو جاتا ہے۔

۴۔ علم و عقل۔ ہوشیاری۔ عفو۔ ستیہ۔ طاقت ضبط۔ رنج راحت۔ پیدائش۔ فنا۔ خوف اور نڈر نا۔

۵۔ نفرت۔ مساوات۔ قناعت۔ ریاضت۔ فیاضی۔ نیکنامی بدنامی۔ اور شریر سے تعلق رکھنے والے جملہ خصائل کا میں ہی پیدا کرنے والا ہوں۔

۶۔ ساتوں رشی چاروں مہارشی اور پِتر لوتار اکھنس اور انسان میں نے ہی پیدا

۲۹۔ میرے لئے سب پرانی یکساں ہیں۔ نہ میرا کوئی میتر ہے۔ نہ کوئی میرا دُشمن ہے۔ البتہ جو شخص عبدق دِلی سے مجھے یاد کرتا ہے۔ وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔

۳۰۔ اگر کوئی بداعمال شخص یکسوئی کے ساتھ مجھے یاد کرتا ہے۔ اُسے بھی نیک اعمال سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا ارادہ نیک ہے۔

۳۱۔ وہ شخص بہت جلد ہی پرماتما کی پدوی کو پالیتا ہے۔ ارجن! یقیناً جان کہ میرا بھگت کبھی تباہ نہیں ہوتا۔

۳۲۔ ارجن! میری پناہ میں آیا ہوا خواہ وہ کتنا ہی پاپی کیوں نہ ہو۔ عورت ہو۔ ویش ہو۔ شُودر ہو۔ اُسے مکتی پراپت ہو جاتی ہے

۳۳۔ جو برہمن ہے اور جو کشتری ہیں۔ اُن کا تو کہنا ہی کیا ہے! ارجن! تم اِس فانی دُنیا کو راحت سے خالی پا کر میرا بھجن کرو۔

۳۴۔ مجھ میں من لگاؤ۔ میرا دھیان کرو۔ میری پوجا کرو۔ مجھے نمسکار کرو۔ اِس طرح اپنے تئیں میرے حوالے کر کے یقیناً تم مجھے پالو گے۔

میں ان کو وستوئیں مہیا کرتا ہوں۔
جو اُن کے پاس نہیں ہے ۔ اور جو چیزیں اُن کے پاس ہیں
اُن کی رکھشا کرتا ہوں۔

۲۳۔ دوسرے دیوتاؤں کے شردلو بھگت دراصل میری ہی اُپاسنا
کرتے ہیں۔

۲۴۔ سب یگیوں کا پربھو میں ہوں۔ جو میری اس حقیقت کو نہیں
جانتے۔ وہ آواگون سے نجات حاصل نہیں کرتے۔

۲۵۔ دیوتاؤں کی پرستش کرنے والے دیوتاؤں میں۔ پتیروں کی
اُپاسنا کرنے والے پتیروں میں۔ بھوتوں کی ارادھنا کرنے والے
بھوتوں میں اور میری پوجا کرنے والے مجھ میں مل جاتے ہیں۔

۲۶۔ جو شخص صدق دل کے ساتھ مجھے پتر پھل پھول جل
وغیرہ جو کچھ بھی ... پیش کرتا ہے۔ میں اس کو بڑی محبت سے
قبول کرتا ہوں۔

۲۷۔ ارجن ! تم جو کچھ کرتے ہو۔ جو کچھ کھاتے ہو۔ جو تپ کرتے
ہو۔ جو ہون کرتے ہو۔ سب کچھ مجھے ارپن کر دو۔

۲۸۔ ایسا کرنے سے کرموں کی قیود سے آزاد ہو کر یوگ میں مصروف
ہو کر تم میری ذات میں واصل ہو جاؤ گے۔

۱۸۔ اِس سنسار کی رفتار۔ اِس سنسار کی حالت۔ اِس کی رکھشا کرنے والا۔ شاہد۔ رفیق۔ ہر ایک کی جائے قیام سب کی جائے حفاظت سب کی جائے پیدائش میں ہی ہوں۔

۱۹۔ سورج روپ سے گرمی پہنچانے والا میں ہی ہوں۔ ورشا کا کرتا میں ہی ہوں۔ اور اُس کے روکنے والا بھی میں ہوں امرت میں ہی ہوں۔ اور مرتیو بھی میں ہی ہوں۔ حق بھی میں ہی ہوں اور باطل بھی میں ہی ہوں۔

۲۰۔ رگ سام اور یجر ان تینوں ویدوں کے جاننے والے اور ویدوں میں بتلائے ہوئے یگیہ کرم کو کرنے والے امرت کے پینے والے اور سورگ میں جانے کی خواہش رکھنے والے آخر کار سورگ میں جاتے ہیں۔ اور سورگیہ نعمتوں اور لذات کا لطف اُٹھاتے ہیں۔

۲۱۔ وہ سورگ میں اِن لذات کا لطف حاصل کرنے کے بعد ثواب ختم ہونے پر پھر اِس سنسار میں جنم لیتے ہیں۔ اور بطور سابق دھرم کا ریہ کرنے کے بعد پھر سورگ میں جگہ پاتے ہیں۔ اور بار بار اسی طرح سے ہوتا رہتا ہے۔

۲۲۔ جو لوگ دل کو یکسو کر کے میری پرستش کرتے ہیں۔

کا آدر نہیں کرتے۔

۱۲۔ اُن کی اُمید اور آرزو امید ناکام اور آرزو ناکام ہوتی ہے۔

۱۳۔ وہ مہاتما جو کہ دیوتاؤں ایسی صفات رکھتے ہیں۔ مجھے لافنا اور کل کائنات کا پیدا کرنے والا سمجھ کر ہر وقت میرے ہی دھیان میں مخمور رہتے ہیں۔

۱۴۔ ثابت قدمی کے ساتھ پرستش کرنے والے کیرتن۔ پوجن اور بھگتی سے ہر وقت میری ہی اُپاسنا میں لگے رہتے ہیں۔

۱۵۔ کئی اگیان یگیہ سے۔ کئی میری ذات کو واحد سمجھ کر۔ کئی مجھے اپنے سے الگ خیال کر اور کئی میرے مختلف سروپوں کا دھیان کر کے میری اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔

۱۶۔ مَیں ہی کرم ہوں۔ میں ہی یگیہ ہوں۔ میں ہی ان ہوں۔ میں ہی اوشدھی ہوں۔ میں ہی منتر ہوں۔ میں ہی گھی ہوں۔ میں ہی اگنی ہوں۔ اور میں ہی ہون ہوں۔

۱۷۔ ارجن! اِس سنسار کے ماتا پِتا۔ پالن پوشن کرنے والا اور پتامہ۔ جاننے کے قابل پوتر شبد "اوم" رگ وید۔ شام وید اور یجر وید مَیں ہی ہوں۔

۴۔ میں دکھائی نہ دینے والے رُوپ میں تمام کائنات میں پھیلا ہُوا ہوں۔ تمام ذی روح میرے ہی سبب سے ہیں مجھ میں سمائے ہوئے ہیں۔ مگر میں ان میں نہیں۔

۵۔ میرے یوگ کا کرشمہ ہے۔ کہ میں تمام کائنات میں موجود ہونے پر بھی اُن سے علیحدہ ہُوں۔

۶۔ جس طرح ہر چہار اطراف میں پھیلنے والی ہوا اکاش میں بھری ہوئی ہے۔ اور آزاد ہے۔ اسی طرح تمام سنسار میں۔ موجود ہونے پر بھی میں علیحدہ ہوں۔

۷۔ پرلے کال میں تمام جیو مجھ میں سما جاتے ہیں۔ اور پھر اُس کے آغاز میں میں اُن کی پیدائش کا سلسلہ پھر جاری کر دیتا ہوں۔

۸۔ میں اپنی مایا سے کل کائنات کو بار بار جنم دے کر سب سے علیحدہ رہتا ہوں۔

۹۔ کیونکہ میں الگ رہتا ہوں۔ اِس لئے مجھ پر کرموں کا بندھن عاید نہیں ہوتا۔

۱۰۔ میری پرکرتی اِس عالم کو بار بار وجود میں لاتی رہتی ہے۔

۱۱۔ اگیانی مجھے انسان سمجھے ہوئے میرے اِس نفس رُوپ

۲۸۔ میں نے جو یوگ بیان کیا ہے۔ یوگی برہم کے جاننے سے پہلے تکمیہ۔ تپ اور دان سے زیادہ پھل پاتا ہے۔

نواں ادھیائے

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۱۔ اب میں گیان اور وگیان کا راز کہتا ہوں جن کے جاننے سے نجات پراپت ہوتی ہے۔

۲۔ جو گیان میں بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ سب ودیاؤں کا سرتاج۔ پوتر۔ اعلیٰ۔ آسانی سے حاصل ہونے والا اور لازوال ہے۔

۳۔ ارجن! جو دھرم میں اعتقاد نہیں رکھتے۔ میں ان سے دور رہتا ہوں۔ اور وہ جنم مرن کے چکر میں گھومتے رہتے ہیں۔

سے بالاتر ہے۔ اور جس کا کہ مرتبہ بہت بلند ہے۔ اور جس کی ذات میں سماکر پھر یوگی واپس نہیں آتے۔ وہ میرا ہی مہر دیپا ہے۔

۲۱۔ ارجن! جس ذی روح کے اندر یہ کل کائنات سمائی ہوئی ہے۔ وہ ذات اکیلے تپ اور بھگتی سے ہی پراپت ہو سکتی ہے۔

۲۳۔ اب میں ان اوقات کا ذکر کرونگا۔ جس میں کہ یہ جسم چھوڑتے وقت یوگی مکتی حاصل کرتے ہیں

۲۴۔ ارجن! اگنی اجیوتی۔ دن شکل پکش۔ اور اترائن۔ کے چھ مہینوں میں جسم کا تیاگ کرنے والے برہم یوگی برہم کو پراپت ہوتے ہیں۔

۲۵۔ لیکن جو یوگی دھوئیں۔ تاریکی۔ رات کرشن پکش اور دکشائن کے چھ مہینوں میں اس جسم کا تیاگ کرتے ہیں۔ وہ چاند تک ہو کر پھر اس عالم میں لوٹ آتے ہیں۔

۲۶۔ تاریک اور روشن دو راستے ہیں۔ روشن نجات دہندہ ہے اور تاریک سے آواگون کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

۲۷۔ یوگی ان دونو کا واقف ہونے کی وجہ سے . . . . . موہ میں نہیں پھنستا۔ اس لئے اے ارجن۔ تم ہمیشہ یوگی رہو

۱۳- اس جسم کو چھوڑتے وقت اوم کا دھیان کرتے ہوئے میرا تصور کرتے ہیں۔ وہ مکتی کو پراپت ہوتے ہیں۔
۱۴- ارجن! وہ یوگی جو ہر وقت میرا ہی دھیان کئے رکھتا ہے۔ مجھے نہایت ہی آسانی سے پا لیتا ہے۔
۱۵- جو مجھے پا چکے ہیں۔ وہ جنم مرن کی قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔
۱۶- برہم لوک تک جتنے بھی لوک ہیں۔ ان میں جانے سے بار بار جنم لینا پڑتا ہے۔ مگر میری ذات واصل ہونے پر پھر جنم مرن کی قید نہیں رہتی۔
۱۷- برہما کے دن اور رات دونوں ایک ایک ہزار دن ہوتے ہیں۔
۱۸- جب برہما کا دن آغاز ہوتا ہے۔ تو یہ سرشٹی ظہور میں آتی ہے۔ اور رات کو پھر برہم میں لین ہو جاتی ہے۔
۱۹- اور اسی طرح سے ہر دن کا آغاز سرشٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہر رات کی رات کے شروع میں برہم میں لین ہو جاتی ہے۔
۲۰- ۲۱- وہ لازوال اور انادی ہستی جو کہ تمام کائنات

وہ میری ذات میں سما جاتا ہے۔

۶۔ اور نزع کے وقت جس مقصد کو دل میں رکھ کر دم توڑتا ہے۔ اُسی مقصد کو پا لیتا ہے

۷۔ اِس لئے میرا دھیان رکھ اور جنگ کر۔ اور من اور عقل مجھ میں لگا دے تو مجھ میں مل جاویگا۔

۸۔ ارجن! میرے تصور سے تمہیں پار برہم نظر آئے گا۔

۹۔ جو خالق حقیقی مالک ہر دو جہاں۔ قیاس سے برتر ظلمیت سے مبرا کا دھیان کرتا ہے۔

۱۰۔ جو دونو ابروؤں کے درمیان اُس کا خیال رکھ کر دم توڑتا ہے۔ وہ اُسے پا لیتا ہے۔ اور ذات برتر میں واصل ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ جسے ویدوں کے جاننے والا۔ لازوال جس کے جاننے کے لئے برہمچریہ کا پالن کیا جاتا ہے۔ میں اب تم سے اُس تک پہنچنے کا مختصر راستے کا بیان کرونگا۔

۱۲۔ جو شخص جسم کے سب دروازوں کو بند کر کے دل کو روک کر اپنے پرانوں کو دونو ابروؤں کے درمیان لے جا کر ؛

آٹھواں ادھیائے

ارجن نے دریافت کیا۔

۱۔ بھگوان! برہم کیا ہے۔ ادھیاتم کسے کہتے ہیں۔ کرم کا کیا مطلب ہے۔ ادھی بھوت ادھی دیو کیا ہے۔؟

۲۔ آدھی یگیہ کیا ہے۔؟ اور وہ اِس جسم میں کونسی شے ہے؟ اور نزع کے وقت جن کا آتما اُن کے بس میں ہے۔ وہ آپ کو کیسے جان لیتے ہیں؟

بھگوان ... نے فرمایا

۳۔ لازوال ... برہم کہتے ہیں۔ اور سبھاؤ کو ادھیاتم کہتے ہیں۔ اور سب جیوں کی اُتپتی۔ یگیہ۔ ہون اور دان کرم کہلاتا ہے۔

۴۔ فانی اشیاء ادھی بھوت اور پرش ادھی بھوت اور پرش ادھی دیو کہلاتا ہے اور اِسی جسم میں ادھی یگیہ میں ہوں۔

۵۔ جو شخص نزع کے وقت میرا دھیان کرتا ہے۔ بلاشبہ

سے دکھائی نہیں دیا کرتا۔ اگیانی مجھے اجنم اور ناش نہ ہونے
والے کو اچھی طرح سے نہیں جانتے۔

۲۶۔ میں ماضی حال اور گذشتہ تینوں کالوں کے حالات سے
واقف ہوں۔ مگر مجھے کوئی نہیں جانتا۔

۲۷۔ خواہشات اور خود پیدا کردہ دکھ سکھ کے خیال سے تمام
سنسار غفلت میں پھنسا ہوا ہے۔

۲۸۔ جن نیک اعمال اشخاص کے پاپ ختم ہو چکے ہیں وہ سکھ
دکھ موہ وغیرہ سے آزاد ہو کر میرا بھجن کرتے ہیں۔

۲۹۔ جو لوگ جنم مرن سے چھٹکارا پانے کے لئے کوشش کرتے
ہیں وہ برہم ادھیاتم کو پورن روپ سے جان لیتے ہیں۔

۳۰۔ جو لوگ مجھے کل کائنات دیوتاؤں اور یگیوں کا مالک
جانتے ہیں۔ وہ نزع کے وقت بھی مجھے نہیں بھولتے۔

وہ مجھ میں محو رہتے ہیں اور میرے ہی سہارے رہتے ہیں۔
۱۹۔ ارجن! اگیانی بہت سے جنموں کے بعد یہ سمجھنے کے قابل ہوتا ہے کہ سب کچھ ایشور ہی ہے۔
۲۰۔ جن کا گیان خواہشات کی وجہ سے زائل ہو چکا ہے وہ اپنے اپنے سبھاؤ کے زیر اثر اپنی خواہشات کو مدِّ نظر رکھ کر دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔
۲۱۔ اور کوئی کیسی اعتقاد سے کسی دیوتا .... کی پرستش کرے۔ تو میں اُس کے اعتقاد کو مضبوط کر دیتا ہوں۔
۲۲۔ وہ شردھا تو بھگت میرے حکموں کے مطابق اپنی خواہشات کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے خواہشوں کو پورا کرنے والا بھی میں ہی ہوں
۲۳۔ اگیانیوں کو پھل کی خواہش رکھنے کی وجہ سے پھل جلد نشٹ ہو جاتا ہے۔ مگر میری ذات کے طالب مجھے پا لیتے ہیں۔
۲۴۔ ارجن! میں لازوال ہوں اور سب سے برتر ہوں اگیانی مجھے ایسا نہیں سمجھتے۔ اُن کو اتنا گیان نہیں کہ اس لازوال کی ذات اس قالب میں جلوہ افروز ہوئی ہے۔
۲۵۔ ہر شخص کو میں مایا کے پردے کے اندر ہونے کی وجہ

ہی ہوں۔

۱۲۔ رجوگن۔ تموگن۔ ستوگن میری ہی ذات سے ہیں۔ میں ان میں نہیں ہوں۔ وہ مجھ میں ہیں۔

۱۳۔ اِن گنوں کی بھول میں پڑ کر موجودہ عالم مجھے نہیں جانتا۔

۱۴۔ میری مایا ناقابل عبور سمندر ہے۔ مگر جو لوگ میری طرف بڑھتے ہیں۔ وہ اِس سمندر سے پار اُتر جاتے ہیں۔

۱۵۔ بیوقوف۔ بد اعمال۔ لامذہب۔ بدخصلت۔ مغرور۔ مغلوب الغضب۔ نفس پرست۔ خودی میں محو۔ میری یاد سے دور اشخاص مجھے نہیں پا سکتے۔

۱۶۔ ادجن ا ردگی جگیاسو۔ دھن کی خواہش رکھنے والے اور گیانی یہ چار قسم کے آدمی میرا بھجن کرتے ہیں۔

۱۷۔ گیانیوں کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ کیونکہ وہ مجھ میں محو رہتے ہیں۔ میری ذات سے ہی لگن رکھتے ہیں۔ اِس لئے وہ مجھے پیارے ہیں۔ اور میں انہیں پیارا ہوں۔

۱۸۔ یہ سب اچھے ہیں۔ مگر گیانی سب سے افضل ہیں کیونکہ

۵۔ میری یہ پرکرتیاں ادنےٰ ہیں۔ ان سب سے اعلےٰ پرکرتی جیو پرکرتی ہے۔ ارجن! اُس پرکرتی سے ہی یہ سب چلنے پھرنے والے احساس قائم ہیں۔

۶۔ تمام ذی روح انہیں پرکرتیوں سے بنے ہیں۔ مگر ان کی زندگی اور موت میں ہوں۔

۷۔ اس سنسار میں مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ یہ میری ذات میں اسطرح سے پرویا ہوا ہے۔ جس طرح سے موتی دھاگے میں۔

۸۔ ارجن! جل میں رس! چندر اور سوریہ کی روشنی ویدوں میں اوم! آکاش میں آواز۔ انسان میں قوت (ہمت) میں ہوں۔

۹۔ پرتھوی میں خوشبو۔ اگنی میں تیج اور پرکاش۔ انسان میں رُوح۔ تپسویوں میں تپسیا میں ہی ہوں۔

۱۰۔ مَیں تمام ذی رُوحوں کا منبع بیج استھِت ہوں۔ عاقل کی عقل میں ہوں۔ اور پُرجلال کا جلال میں ہُوں۔

۱۱۔ ارجن! کام سے خالی بلوان میں جو بل ہے۔ وہ میں ہی ہوں۔ انسان میں جو دھرم کے خلاف کام نہیں۔ وہ میں

ساتواں ادھیائے

بھگوان شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشانی کی۔

۱۔ اے پارتھ! مجھ سے دِل لگا کر میرا سہارا لیکر اور شکوک کو الگ رکھ کر یوگ میں مشغول ہو کر جسطرح سے تو مجھے پورے طور سے جان سکتا ہے اس کی کیفیت غور سے سُن۔

۲۔ وہ گیان اور وگیان کا ذکر کرتا ہوں جس کے جاننے کے بعد کچھ اور جاننا باقی نہیں رہتا۔

۳۔ آتم گیان کے حصول کے لئے ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی کوشش کرتا ہے۔ اور کوشش کرنے والوں میں سے کوئی ایک ہی مجھے ٹھیک طور سے جانتا ہے۔

۴۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ من۔ بدھی۔ اور غرور یہ الگ الگ میری قدرتیں ہیں

کو حاصل کرکے پرکرتی کے بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔

۴۵- اور کئی جنموں کے شوق اور محنت کے بعد پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے

۴۶- یوگی تپسوی گیانی اور کرم کانڈی سے بڑا ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارجن تم بھی یوگی بننے کی کوشش کرو

۴۷- یوگیوں میں سے جو یوگی دل لگاکر اور شردھا سے میرا دھیان کرتا ہے۔ اس کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ اور وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

یوگ مشکل ہے لیکن جس کا دل اس کے قابو میں ہے۔ وہ نا بیتیتنی سی سے کوشش کرنے پر یوگ سادھن کر سکتا ہے۔

۳۷۔ ہیروش! جس شخص میں شردھا ہو۔ مگر دل کی سرکشی باعث اس کی تکمیل نہ کر سکے۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے

۳۸۔ جن! یوگ اور کرم دونوں کی راہ سے بھٹکا ہوا شخص بادل کے چھوٹے ٹکڑے کی طرح تباہ ہو جاتا ہے۔

۳۹ شنکیا جا میرے دل میں شک ہو گیا ہے۔ اور آپ کے سوا اسے اور کوئی رفع نہیں کر سکتا ہے؟

۴۰۔ ارجن! نیک شخص کو لوک اور پرلوک میں کہیں بھی فنا نہیں۔ کیونکہ اچھے کرموں کا برا نتیجہ کبھی نہیں ہوتا

۴۱۔ جو شخص یوگ سے گر جاتا ہے۔ وہ کسی نیک اور اقبالمند شخص کے ہاں جنم لیتا ہے۔

۴۲۔ یا فاضل یوگیوں کے ہاں جنم لیتا ہے۔ مگر اس لوک میں ایسا جنم شاذ و نادر ہی ملتا ہے۔

۴۳۔ ارجن! گذشتہ جنم کی ریاضت سے اس پر نفس غالب نہیں ہونے پاتا۔ اس لئے وہ پھر آگے بڑھتا ہے۔

۴۴۔ اور گذشتہ ابھیاس کی وجہ سے وہ گذشتہ جنم کے سنسکار

کی نگاہوں سے کبھی اوجھل نہیں ہوتا

۳۱۔ جو یوگی ہر شے میں مجھے جان کر میرا جاپ کرتا ہے۔ وہ سب کرم کرتا ہوا بھی مجھ میں ہی سمایا رہتا ہے۔

۳۲۔ ارجن۔ رنج اور راحت کو جو یکساں جانتا ہے۔ وہی کامل یوگی ہے۔

۳۳۔ ارجن نے دریافت کیا۔

بھگوان! آپ نے یوگ کی ریتی بتائی ہے کہ سب کو ایک جیسا سمجھے۔ مگر دل کے ڈولنے کی وجہ سے میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ مساوات کا درجہ کیسے قایم رہ سکتا ہے۔

۳۴۔ جبکہ دل کو سکون نہیں تلون نہیں۔ دل زبردست ہے اور سرکش ہے۔ اس کو روکنا گویا ہوا کو مٹھی میں بند کرنا ہے۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشانی کی:۔

۳۵۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ مگر یوگ اور ابھیاس سے اسے آسانی سے قابو میں کر سکتے ہیں۔

۳۶۔ جس شخص کا دل اس کے قابو میں نہیں اس کے لئے

۲۲۔ آتما کی خوشی کے سوا کسی اور خوشی کو پاس نہ آنے دیں۔ اور مستقل مزاجی کے ساتھ آتما میں محو رہے۔ بڑے سے بڑے دکھ میں بھی دل کو نہ ڈولنے دینا ہی یوگ کہلاتا ہے۔

۲۳۔ جو دکھ کو رتی بھر بھی معلوم نہیں کرتا۔ وہی یوگی ہے۔

۲۴۔ خواہشات کو ترک کرنا۔ ہیوں کو وشیوں سے روک کر یوگ ابھیاس کرنا چاہیئے

۲۵۔ صرف تحمل سے دل کو آہستہ آہستہ آتما میں محو کرے اور کسی طرف خیال نہ ہونے دے۔

۲۶۔ دل ہمیشہ ڈولتا رہتا ہے۔ اسے قابو کر کے آتما میں لگائے۔

۲۷۔ جس کا دل شانت ہو گیا ہے۔ جس کو خواہشات نہیں ہیں جس کو آتم گیان حاصل ہونے کے بعد کوئی گناہ کا احتمال بھی باقی نہیں رہا۔ ایسے یوگی کو سمادھی کا سکھ حاصل ہوتا ہے۔

۲۸۔ جس یوگی کے پاپ دور ہو چکے ہیں۔ وہ اس طرح سے اپنے تئیں پر برہم میں محو کر کے انتہائی راحت کا احساس کرتا ہے

۲۹۔ یوگی تمام ذی روحوں میں ایشور کا جلوہ دیکھتا ہے۔

۳۰۔ جو یوگی ہر شے میں اور ہر جگہ پر مجھے دیکھتا ہے۔ میں اس

۱۴۔ جو دل کی شانتی کے ساتھ بے خوف ہو کر برہمچریہ برت دھارن کرکے مجھ میں دھیان لگا دے۔

۱۵۔ یوگی اسی طرح سے اپنے آتما کو یوگ میں لین کرکے نجات کو پراپت ہوتے ہیں۔

۱۶۔ ارجن نہ بہت ہی کھانے والا، نہ ہی بھوکا رہنے والا، نہ بہت سونے والا اور نہ بہت جاگنے والا یوگی بن سکتے ہیں۔

۱۷۔ جس شخص کے کام اعتدال کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہی انسان یوگ کے ذریعے سکھ کو پراپت ہو سکتے ہیں۔

۱۸۔ جب خواہشات دور ہو جاتی ہیں تب انسان یوگ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

۱۹۔ جس یوگی نے یوگ کے ذریعے اپنے دل کو قابو میں کر لیا ہے وہ ایک ایسے دیپک کی طرح ہے۔ جس کی لو اُس پر جگہ بھی قائم رہتی ہے۔ جہاں کہ ہوا نہ ہو۔

۲۰۔ جب انسان یوگ کرنے کے بعد آتما پر نظر ڈالے تو اُسے اپنی ذات سے ہی شانتی ملیگی۔

۲۱۔ جب خوشی کا جو اس سے تعلق نہیں جو گیان سے حاصل ہوتی ہے۔ اُس کی لذات سے دل اِدھر اُدھر نہیں ڈولتا۔

ہے۔ مگر جس شخص نے آتما کو نہیں جیتا۔ آتما اس کے ساتھ دشمنی کا برتاؤ کرتا ہے

۷۔ آتما کو قابو کرنے کے بعد انسان ۔ دکھ سکھ ۔ سردی اور گرمی میں شانتی سروپ ہو کر رہتا ہے۔

۸۔ جو گیان سے بھرپور ہے۔ جس نے اندریوں پر فتح پائی ہے۔ جو مٹی اور سونے کو یکساں سمجھتا ہے۔ وہی یوگی کہلاتا ہے۔

۹۔ جس کی نگاہ میں دوست ۔ دشمن نیک اور بد سب ایک جیسے ہیں۔ وہ سب سے افضل ہے۔

۱۰۔ یوگی کا فرض ہے کہ اپنے دل کو قابو میں لا کر تنہائی اختیار کرکے سمادھی لگائے۔

۱۱۔ پوتر جگہ پر کشا آسن بچھا کر اس پر مرگ چھالا اور اس کے اوپر کپڑا بچھا کر یوگ میں محو ہو۔

۱۲۔ آسن پر بیٹھ کر دل کو قابو کرکے اور اندریوں کے عمل کو روک کر یوگ کا ابھیاس کرے

۱۳۔ جسم ۔ سر اور گردن سیدھے رکھ کر اپنے ناک کی اگلی طرف نظر کرے اور کسی طرف دھیان نہ کرے۔

۲۹- ارحن اجر مجھے دیگمبر اور تپ کے بھوگنے والا۔ خالق حقیقی، مالک
ہر دوجہان، تمام جانداروں کا رفیق سمجھتا ہے۔ وہی شانتی کو
پراپت ہوتا ہے۔



کی طاقت حاصل کر لیتا ہے۔ وہی یوگی ہے۔ اور وہی سکھی ہے

۲۴۔ جن کو صرف آتما سے ہی غرض ہے۔ جو آتما میں ہی محو رہتے ہیں۔ جو آتما سے ہی دوستی حاصل کرتے ہیں۔ وہ یوگی برہم میں سما کر مکتی کو حاصل کر لیتے ہیں۔

۲۵۔ جن کے پاپ مٹ چکے ہیں۔ جن کے شکوک دور ہو گئے ہیں۔ جن کی آتما ان کے بس میں ہے۔ وہی یوگی مکتی حاصل کرتے ہیں۔

۲۶۔ کام۔ کرودھ سے بری ہو کر جنہوں نے نفس کو جیت لیا ہے۔ جو پہچان گئے ہیں۔ کہ آتما کیا ہے۔ وہ پار برہم پرماتما کو پراپت ہیں۔

۲۷۔ اندریوں کی کامناؤں کی تکمیل کے خیال کو تیاگ کر جو شخص اپنے ابروؤں کے درمیان دونوں آنکھوں کو جما کر پران اور اپان وایو کو برابر رکھ پرانایام کرے۔ اس کو نہ تو نیند کا ڈر رہتا ہے۔ نہ ہی اس کا دل خواہشات کی طرف دوڑتا ہے۔ اور پرانایام کرنے میں سہولیت ہوتی ہے۔

۲۸۔ وہ جس نے خواہشات کو اور غصے کو جیت لیا ہے۔ وہ مکت ہو جاتا ہے۔

۱۷- اور جو آتما اور پرماتما میں تو جہ کو لگائے ہوئے ہیں۔ اور جن کے پاپ گیان کی وجہ سے دور ہوگئے ہیں۔ وہ مکتی حاصل کر لیتے ہیں۔

۱۸- وِدوان لوگ ہاتھی، کتے، برہمن اور چنڈال کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان سب میں کوئی فرق نہیں جانتے

۱۹- ہر ایک کو ایک ہی نظر سے دیکھنے والے پرماتما کی ذات میں شامل ہو جاتے ہیں۔

۲۰- مرغوب چیزوں کے حاصل کر لینے سے خوش نہ ہو اور بری چیزوں کو پا کر ناخوش ہونے والے دانشمند برہم کی ذات میں سما جاتے ہیں۔

۲۱- ارجن! جو دنیوں کی کامناؤں میں نہیں پھنستا۔ اور اپنے آتما سے اطمینان حاصل کرتا ہے۔ وہ برہم کی ذات میں سما جاتا ہے۔

۲۲- ارجن! اندریوں کی کامناؤں کی تکمیل کے بعد حاصل ہونے والی لذات دکھ کا باعث ہیں۔ کیونکہ وہ عارضی ہوتی ہیں۔ اس لئے گیانی ان میں محو نہیں ہوتے۔

۲۳- اس دنیا میں جیتے جی کام۔ اور کرودھ کے جوش کو روکنے

۱۱۔ آتما کی سُدھی کیلئے یوگی پھل کی خواہش کو تیاگ کر کرم کرتے ہیں۔

۱۲۔ جو پھل کی خواہش کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ شانتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور جو لالچ اور ہوس کی وجہ سے پھل کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ کرم بندھن میں پھنسے رہتے ہیں

۱۳۔ ارجن! جو اِس نو دروازوں والے جسم کرموں کو تیاگ، سکھ سے رہتے ہیں۔ وہ مایا سے مغلوب ہوکر نہ تو خود کچھ کرتے ہیں۔ اور نہ کسی سے کچھ کرنے کو کہتے ہیں۔

۱۴۔ افعال اور اُن کے نتیجوں کو پیدا کرنے والا آتما نہیں ہے بلکہ گذشتہ جنم کے کرموں کے مطابق انسان دوسرے جنم میں کرم کرنے لگتا ہے۔

۱۵۔ ارجن! ایشور کسی کے پاپ اور پُن کو گرہن نہیں کرتا بلکہ انسان کا گیان اگیان کے پردے میں رہنے سے وہ موہ کے پھندے میں پھنس جاتا ہے۔

۱۶۔ لیکن جو لوگ اپنے اگیان کو آتم گیان کی وجہ سے دور کر چکے ہیں۔ وہ اپنے گیان کی وجہ سے ایشور کو سورج کی طرح اگاش مان پاتے ہیں۔

کیونکہ دونوں میں کسی ایک بھی اچھی طرح سے عمل کرنے سے پھل مل جاتا ہے۔

۵ - جو نربہ گیان سے ملتا ہے وہی یوگ سے ملتا ہے۔ اس لئے گیان اور یوگ ایک سمجھنے والا شخص ہی گیانی ہے۔

۶ - کرم یوگ کے بغیر سنیاس میں کامیابی محال ہے۔ لیکن کرم کرنے والا یوگی اپنے من کی شدھی سے ہی بہت جلدی پر برہم کو پا لیتا ہے

۷ - جو بے غرضانہ کرم میں لگا ہوا ہے۔ جس کا دل صاف ہے جس کی اندریاں اس کے بس میں ہیں۔ وہ شخص کرتے ہوئے بھی ان میں نہیں پھنستا۔

۸-۹ - اور حق اکرم میں لگا ہوا یوگی تو دیکھتے۔ سنتے۔ چھوتے سونگھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے۔ سوتے۔ دم لیتے بولتے۔ دیتے لیتے ہی سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھ نہیں کر رہا۔ بلکہ اندریاں ہی سب کچھ کر رہی ہیں۔

۱۰ - کرموں کے پھل کو جو شخص برہم کے ارپن کر کے کرم کرتا ہے۔ جس طرح کمل کا پتہ پانی میں رہنے سے نہیں بھیگتا ویسے ہی اس شخص سے گناہ دور رہتے ہیں۔

پانچواں ادھیائے

ارجن نے کہا

۱۔ آپ کبھی تو کرموں کے تیاگ کا اپدیش دیتے ہیں اور کبھی کرم کرنے کا۔ ان دونوں میں سے جو طریق بہتر ہے۔ وہ مجھے بتا دیجئے۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے یوں گوہر افشانی کی۔

۲۔ ارجن! کرم سنیاس یعنی کرموں کا تیاگ اور کرم یوگ یعنی کرموں کا کرنا دونوں ہی بہتر ہیں۔ مگر دونوں میں سے کرم تیاگ افضل ہے۔

۳۔ ارجن! کسی سے کینہ نہ رکھنے والا۔ اور نہ کسی سے کسی چیز کی خواہش رکھنے والا مکت ہو جاتا ہے۔ اُسے سنیاسی کہنا چاہیئے

۴۔ ارجن! اگیانی سانکھیہ گیان اور یوگ دونوں میں فرق سمجھتے ہیں۔ لیکن گیانی ایسا نہیں کرتے۔ وہ دونوں کو ایک سمجھتے ہیں۔

۳۸۔ گورو اپدیش میں شردھا رکھنے والے اور اپنے نفس کو قابو میں رکھنے والے گیان کو پا لیتے ہیں اور نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

۳۹۔ جاہل اور یقین نہ رکھنے والا جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ اس کا نہ لوک رہتا ہے اور نہ پرلوک

۴۰۔ ارجن! جس نے انجام سے بے خبر ہو کر کرم کئے ہیں۔ اور گیان کی وجہ سے جس کے دل میں شک کی گنجائش نہیں۔ وہ کرموں کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔

۴۱۔ ارجن! اس لئے تم بھی ان توہمات کو جو اگیان کی وجہ سے تمہارے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔ گیان کی تلوار سے کاٹ کر اٹھ بیٹھو۔ اور یدھ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

سے کرنے والے پاپوں سے مکت ہو جاتے ہیں۔

۳۰۔ یگیہ سے بچا ہوا بھوجن امرت ہے۔ جو اسے کھاتا ہے۔ وہ نجات حاصل کر لیتا ہے۔ جو یگیہ نہیں کرتے اُن کا اس لوک میں کوئی ٹھکانہ نہیں۔ تو پھر اگلے لوک کا ذکر ہی کیا۔

۳۱۔ وید بھی بہت سے یگیہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ سب یگیہ کرموں کا نتیجہ ہیں۔ انہیں نجات دہندہ سمجھ کر موکش حاصل کرو۔

۳۲۔ درّو یگیہ سے گیان یگیہ افضل ہے۔ کیونکہ گیان پر ہی سب کرموں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۳۳۔ تتو درشی گیانیوں کی خدمت سے تمہیں وہ گیان حاصل ہوگا

۳۴۔ اس گیان کے سمجھ لینے کے بعد تم اپنے تئیں مجھ سے اور پرماتما کی ذات سے الگ نہیں پاؤ گے۔

۳۵۔ تمہارے گناہ گنہگاروں کے گناہوں سے بڑھ کر کیوں نہ ہوں۔ لیکن گیان کی ناؤ پر سوار ہو کر تم گناہوں کے سمندر سے پار ہو جاؤ گے

۳۶۔ جیسے جلتی ہوئی آگ لکڑی کو جلا کر اسے راکھ بنا دیتی ہے ویسے ہی گیان کی اگنی تمام کرموں کو جلا کر نشٹ کر دیتی ہے۔

۳۷۔ اس سنسار میں گیان کے برابر کوئی چیز بھی پوتر نہیں ہے۔ یوگ کے کرنے والا وقت آنے پر اسے خود بخود حاصل کر لیتا ہے۔

سے آزاد ہے ۔

۲۲ ۔ جس کو مانا نہیں ۔ جو خواہشات سے دور ہے ۔ اس کے کرم خالق کی درگاہ میں قابل قبولیت ہیں ۔

۲۳ ۔ ہون کی آہوتی ہون کی اگنی ۔ ہون کی سامگری سب کو برہم سمجھنے والا شخص برہم کو پالیتا ہے ۔

۲۴ ۔ کتنے یوگی یگیہ کی اپاسنا کرتے ہیں ۔ اور کتنے ہی ایشور روپ اگنی میں یگیہ میں یگیہ کر ڈالتے ہیں ۔

۲۵ ۔ کئی یوگی اندریوں کو ضبط کی آگ میں جلاتے ہیں ۔ اور کئی حس کو یوگ کی شکل والی اگنی میں

۲۶ ۔ کئی اندریوں کے کرموں کو اور پرانوں کے کرموں کو ضبط کی یوگ اگنی میں جلا دیتے ہیں ۔

۲۷ ۔ اسی طرح کئی یگیہ دھن کی بردہی کرنے والے ہوتے ہیں اور کئی یگیہ یوگ کا پھل دینے والے ہوتے ہیں ۔ لیکن کئی اشخاص وید کے پڑھنے پڑھانے کے یگیہ سے ہی پریم رکھتے ہیں ۔

۲۸ ۔ کئی اپان اور پران وایو دونو کو روک کر پرانایام میں محو رہتے ہیں ۔

۲۹ ۔ کئی بھوک کو مار کر پرانوں کا ہون کرتے ہیں ۔ ان سب یگیوں

ہیں۔ تو بھی ویسے ہی کرم کر

۱۵۔ کرم کرنے کے لائق کون سے ہیں۔ اور اکرم نہ کرنے کے لائق کون سے ہیں۔ اس سوال کو حل کرتے وقت بڑے بڑے عالم اور دانا بھی چکرا جاتے ہیں۔ میں اب تجھ سے کرم کا بیان کروں گا۔ جس کے جاننے کے بعد تو دکھوں سے مکت حاصل کر لے گا۔

۱۶۔ کرم۔ بکرم اور اکرم تینوں کا جاننا ضروری ہے۔ اگرچہ کرم کا پھل جاننا ذرا مشکل ہے۔

۱۷۔ جو شخص کرم میں اکرم اور اکرم میں کرم دیکھتا ہے۔ وہی گیانی ہے۔

۱۸۔ جو بغیر کسی خواہش کے کرم کرتا ہے۔ اور اُن کرموں کو گیان کی آگ میں جلا چکا ہے۔ وہی عقلمند ہے۔

۱۹۔ جو نتیجے کا خیال نہ دیکھ کر صابر مطمئن اور بے پروا رہا۔ وہ کرموں کو کرتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا

۲۰۔ جو ابندوں سے رہا ہو کر اور دنیاوی جھنجھٹوں سے آزاد ہو کر جسم سے کرم کرتا ہے۔ وہ گنہگار نہیں ہوتا۔

۲۱۔ جو اپنے آپ ملی ہوئی چیز پر قانع ہے۔ صابر ہے۔ جس کو دکھ سکھ۔ ہانی اور لابھ سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ وہ کرم کے بندھن

اور اس لئے اپنی مایا سے اوتار دھارن کیا رہتا ہوں۔
۷۔ جب کبھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے۔ اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے۔ تب میں اوتار دھارن کیا کرتا ہوں
۸۔ نیکوں کی حفاظت۔ گنہگاروں کی سرکوبی۔ اور دھرم کی امامت کے لئے میں اوتار لیا کرتا ہوں۔
۹۔ ارجن! جو میرے جنم اور کرم کے بھید کو اور میری ذات کو سمجھ لیتا ہے۔ وہ جنم مرن کی قید سے آزاد ہو کر مکت ہو جاتا ہے۔
۱۰۔ جو شخص جس راستے سے میرے پاس آتا ہے۔ میں اس کو اس راستے سے ہی قبول کرتا ہوں۔
۱۱۔ کرم کی سدھی کے طالب اس جنم میں دیوتاؤں کا پوجن کرتے ہیں اس سے ان کو ان کے کئے ہوئے کرموں کے پھل اسی لوک میں مل جاتے ہیں۔
۱۲۔ گن اور کرم کے لحاظ سے چاروں ورن میں نے ہی بنائے ہیں ان کے بنانے والا ہونے پر بھی تو مجھے نہ بنانے والا سمجھ
۱۳۔ مجھے اس کے پھل کی خواہش نہیں ہے۔ جو مجھے جانتے ہیں وہ کرم کے بندھن میں نہیں پڑتے
۱۴۔ جس طرح سے اس سے پیشتر مکتی کے طالب کرم کرتے آئے

چوتھا ادھیائے

بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۱۔ ارجن - یہ اٹل گیان جیسے پہلے میں نے سورج کو سنایا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے منو کو۔ اور منو نے اپنے بیٹے راجہ اکشواکو کو کہا

۲۔ یہ گیان نیا نہیں پرانا ہے۔ اور سب راج رشی اسے جانتے ہیں۔ مگر وقت نے اس پیتا پری کا پردہ ڈال دیا۔

۳۔ لیکن چونکہ تم میرے دوست بھی ہو۔ اور بھگت بھی ہو۔ اس لئے میں یہ تمہیں سناتا ہوں

۴۔ مگر سورج بھگوان کو ظہور میں آئے ہوئے مدتیں گذر چکی ہیں۔ اور آپ کا جنم بعد میں ہوا ہے۔ پھر آپ کس طرح سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے اُسے گیان اپدیش دیا تھا۔ ارجن نے کہا

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۵۔ ارجن! میرے اور تمہارے اس سے پیشتر اور بھی بہت سے جنم ہو چکے ہیں۔ میں اُن سے واقف ہوں۔ اور تم نہیں

۶۔ میں جنم اور مرن سے برتر ہوں۔ اور روحوں کا ایشور ہوں

کے اُن کا بھوگ کرے۔ وہ یقیناً چور ہے۔

۱۳۔ یگیہ سے بچا ہوا بھوجن کرنے والے نیک شخص سب گناہوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ لیکن جو دیوتاؤں کو بھینٹ کئے بغیر بھوجن کرتے ہیں۔ وہ پاپ کے بھاگی بنتے ہیں۔

۱۴۔ اناج سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ اناج بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بارش یگیہ پر منحصر ہے۔ اور یگیہ کرم کرنے سے ہوتا ہے۔

۱۵۔ کرم کا آغاز وید سے ہے۔ وید ایشور سے۔ ایشور سرو ویاپک ہے۔ یگیہ لازمی ہے۔

۱۶۔ کرموں کے اس چلتے ہوئے چکر میں جو شخص اس کے قابل نہیں، اس پر اندریوں کا غلبہ ہے۔ اس کی زندگی بیکار ہے۔

۱۷۔ جو شخص اپنے آتما سے الفت رکھتا ہے، اور آتما سے قناعت حاصل کرتا ہے۔ اسے کسی کرم کی ضرورت نہیں رہتی

۱۸۔ ایسے گیانی کو نہ کرم کرنے سے کوئی پن ہوتا۔ اور نہ کرم نہ کرنے سے کوئی پاپ۔ اور نہ ہی ایسے شخص کو کسی آسرے کی ضرورت پڑتی ہے۔

۱۹۔ ارجن! جو پھل کی خواہش نہ رکھ کر کرم کرتا ہے۔ یقیناً اُسے مکتی حاصل ہو جاتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اُس وقت گیانی سوتا ہے

۷۰۔ جس طرح دریاؤں کے شامل ہونے سے بھی سمندر بے حرکت رہتا ہے۔ اسی طرح سے گیانی کے دل میں بھی سب خواہشیں غائب ہو جاتی ہیں۔

۷۱۔ سب کامناؤں کو ترک کر کے بے غرض ہو کر جو شخص کرم کرتا ہے۔ اسی کو سچی شانتی نصیب ہوتی ہے۔

۷۲۔ ارجن! اس حالت کو پا کر انسان موہ کے قابو میں نہیں رہتا۔ اور اگر مرتے وقت تک وہ ثابت قدمی سے اس پر عمل کرے۔ تو اس کو مکتی حاصل ہوتی ہے۔

۶۳ - غصہ سے موہ پیدا ہوتا ہے - موہ سے وہم - اور جہاں
وہم پیدا ہوا - وہاں عقل زائل ہو گئی - اور عقل کا زائل ہونا زوال کا
باعث ہوتا ہے -

۶۴ - لیکن جس کا من اس کے قابو میں آگیا - اور اس کو کوئی
خواہش نہیں رہی - وہی حقیقی راحت کو حاصل کرتا ہے -

۶۵ - حقیقی راحت کے حاصل ہونے پر اس کے سب دکھ
دور ہو جاتے ہیں - اور اس کی بدھی مستحکم ہو جاتی ہے -

۶۶ - لیکن جس کی اندریاں اس کے بس میں نہیں ہیں - اس کے
مزاج میں سکون نہیں رہتا - اس میں نہ یوگ رہتا ہے - نہ بھگتی - نہ
شانتی - اور جہاں شانتی نہیں - وہاں پھر سکھ کہاں؟

۶۷ - جب دل خواہشات میں پھنس جاتا ہے - تو پھر وہ اسے
اس طرح سے کھینچ لے جاتی ہیں - جیسے پانی میں بہتی ہوئی کشتی
کو ہوا کا تیز جھونکا -

۶۸ - اس لئے ارجن! جس نے حواس کو خواہشات کے قابو میں آنے
سے روک لیا ہے - وہ مستحکم بدھی والا ہے

۶۹ - رات کو جب سنسار سوتا ہے - تو گیانی جاگتا رہتا ہے
اور جب انسان خواہشات نفسانی سے مغلوب ہو کر جاگتا رہتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۳ - مختلف قسم کی ہدایات کرتے ہیں ۔ مگر یہ سب باتیں بغیر
کسی نتیجہ کے ہوتی ہیں ۔

۴۴ - مگر بھیل دائک نہ ہونیکی وجہ سے اس قابل نہیں ہوتیں کہ
عاش کی تشفی ہو سکے ۔

۴۵ - ست ۔ رج ۔ اور تم ان تینوں گنوں والے ہونے کی وجہ
سے انسان مصیبت میں پڑ جاتا ہے ۔ ارجن تم ان تینوں سے الگ ہو
کر سکھ ۔ دکھ وغیرہ کا خیال ترک کر دو ۔ اور آتمک شکتی حاصل کرو

۴۶ - جس طرح سے چاروں طرف پانی بہنے والے چشمے سے
بہت کام نکلتے ہیں ۔ ویسے ہی برہم آنند کے حصول کے بعد
آنند کے لئے ویدوں کی ضرورت نہیں رہتی ۔

۴۷ - کرم کرنا تمہارا اختیار ہے ۔ لیکن اس کے نتیجے سے
تمہیں کوئی سروکار نہیں اس لئے نتیجے کا خیال چھوڑ دو اور
کرم کئے جاؤ ۔ کرم کو چھوڑنا مناسب نہیں

۴۸ - کامیابی اور ناکامیابی کو برابر سمجھ کر اور ان میں کچھ فرق
نہ جان کر تو کرم کئے جا ۔ کیونکہ ہر حال میں ایک ایسا رہنے کو ہی
یوگ کہتے ہیں

۴۹ - ارجن ! گیان یوگ کے مقابلہ میں کرم ایک حقیر

بزدلی سے بھاگا ہوا بزدل سمجھ کر تمہیں حقیر سمجھیں گے۔

۳۶ - تیرے دشمن تیری قوت بازو کی ہنسی اڑا کر تیری نندا کریں گے۔ اس سے بڑھ کر تکلیف دہ بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

۳۷ - اگر تو میدان جنگ میں مارا گیا۔ تو سورگ ہاتھ آئیگا۔ اگر فتح پائی۔ تو سلطنت اور حکومت نصیب ہوگی۔

۳۸ - رنج و راحت۔ فتح اور شکست کو ایک سا سمجھ کر یدھ کے لئے تیار ہو جا۔ ایسا کرنے سے تجھے پاپ نہیں ہوگا۔

۳۹ - ارجن میں نے تجھے سانکھیہ کی تعلیم بیان کی ہے۔ اب یوگ کے متعلق سمجھاتا ہوں۔ تو سن اس کے گرہن کرنے سے تو کرم کی قیود سے آزاد ہو جائیگا۔

۴۰ - اس پر تھوڑا سا عمل کرنا بھی رائیگاں نہیں جاتا۔ نہ ہی اس کے انجام میں کوئی برائی ہے۔ اس کا تھوڑا سا پالن بھی بڑے بھاری خوف سے بچا لیتا ہے۔

۴۱ - ارجن! یوگیوں کے خیالات مختلف ہوتے ہیں۔ اور ان کی کئی شاخیں ہوتی ہیں۔ مگر مرکز ایک ہی ہوتا ہے۔

۴۲ - حرص و ہوا کے خواہشمند کرم اور اس کے پھل کے متعلق بات کو بڑھا کر کہتے ہیں۔

اور جب یہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ تو اس کے لئے رنج کیوں؟

۲۸۔ ارجن! یہ سب نہ تو پہلے تھے۔ اور نہ ہی آئندہ ہونگے اس لئے اُن کے لئے غم کرنا لاحاصل ہے۔

۲۹۔ کوئی اِسے اَچنبھے سے دیکھتا ہے۔ کوئی اَچنبھا ہی سمجھتا ہے اور کوئی اَچنبھا ہی سنتا ہے۔ اور اصلیت کوئی نہیں سمجھتا

۳۰۔ ارجن! ان سب اشخاص کا آتما لازوال ہے۔ اس لئے اُن کے لئے فکر کرنا لاحاصل ہے۔

۳۱۔ تمہارا خوف کھانا تمہارے دھرم کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ کشتری کے لئے یدھ ہی کلیان کاری ہے

۳۲۔ اے پارتھ! بھگوان نے اپنی رحمت سے سورگ کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ خوش نصیب ہیں۔ وہ کشتری جو جنگ میں مرتے ہیں۔

۳۳۔ اگر تم جنگ نہیں کرو گے۔ تو تمہارا دھرم اور تمہاری عزت سب جاتی رہے گی۔ اس کے علاوہ گناہ کا بوجھ بھی اپنے سر پر لادو گے۔

۳۴۔ اور سب لوگ کائر کہہ کر تمہیں بدنام کریں گے۔ اور کیا یہ ذلت کا باعث نہ ہوگا۔

۳۵۔ جو مہارتھی اس سے پیشتر تمہاری عزت کرتے تھے۔ اب تمہیں

کا فکر کیوں کرتا ہے۔

۱۲۔ ماضی میں نہ میں تھا۔ نہ تو تھا۔ نہ ہی یہ سب پہلے تھے۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ پہلے بھی تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ اور آئندہ بھی رہیں گے

۱۳۔ جس طرح انسان کی زندگی میں اس کی تین مختلف حالتیں ہوتی ہیں یعنی بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا۔ اسی طرح آتما بھی ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے کو اختیار کر لیتا ہے۔

۱۴۔ سردی۔ گرمی اور دکھ سکھ ان کا تعلق ان کے قالب سے ہے۔ اس لئے اس کو ان کا احساس ہوتا ہے۔ تمہیں ان کی پروا نہ کرنی چاہیئے۔

۱۵۔ جو سکھ اور دکھ کو برابر خیال کرتا ہے۔ انہیں ایک جیسا سمجھتا ہے۔ اسی کے لئے مکتی ہے۔

۱۶۔ جس کو فنا ہے۔ اس کو بقا نہیں۔ اور آتما کو بقا ہے۔ اس کو فنا نہیں ہے۔ عالموں کا یہی خیال ہے۔

۱۷۔ جس کو فنا نہیں۔ وہی ہر شے میں پھیل رہا ہے۔ اس کو کوئی ناش نہیں کر سکتا۔

۱۸۔ یہ جسم فانی ہے۔ اس کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے

ہی میرے لئے پوجنیہ ہیں۔
۵۔ ان بزرگوں کو نہ مار کر بھیک مانگ کر کھالینا بدرجہا بہتر ہے
کیا اُن کا خون کر کے اس جرم کی سزا مجھے نہ ملیگی۔
۶۔ اور ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ فتح کس کی ہوگی۔ میرے
سامنے تو دریودھن وغیرہ میرے وہ بھائی کھڑے ہیں۔ جن کو مار
کر میں خود بھی زندہ نہیں رہنا چاہتا۔
۷۔ مہاراج میری عقل مجھے جواب دے گئی ہے۔ میں آپ کا
شِشیہ ہوں۔ اور آپ کی شرن میں آیا ہوں۔ آپ مجھے وہ اپدیش
دیں۔ جس سے میں اپنا اچھا اور برا سمجھ سکوں۔
۸۔ مجھے اس وقت جو رنج پہنچا ہے۔ اس دنیا کی حکومت تو کیا
اگر تینوں لوک کا راجیہ بھی مجھے حاصل ہو جائے۔ تو یہ رنج دور نہیں
ہوگا۔
۹۔ سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا کہ "ارجن میں جنگ
نہیں کروں گا" کہ ارجن چُپ ہوگیا۔
۱۰۔ ارجن کو اس قدر اُداس دیکھ کر بھگوان شری کرشن چندر
جی نے یوں گوہر افشانی کی
۱۱۔ ارجن! جو باتیں فکر کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ تو اُن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۰- کیونکہ خاندان کے تباہ ہونے سے ادھرم پھیل جاتا ہے۔

۴۱- اور جب خاندان میں دھرم نہیں تو عورتوں کا چلن بگڑ جاتا ہے۔ اور بدی کی طرف راغب ہو جاتی ہیں۔

۴۲- اور جب چلن ہی بگڑ گیا تو باقی کیا رہا۔ بزرگوں کی روح کو اذیت نصیب ہوتی ہے۔ کل گھاتی تمام خاندان کو ہی نرک کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔

۴۳- خاندان کو تباہ کر کے اور ورن سنکر سنتان پیدا کر کے پاپی اپنا دھرم تباہ کر ڈالتے ہیں۔

۴۴- اے جناردھن! جن کا دھرم ہی نہیں رہا۔ اُن کو کوئی سکھ ہی نہیں رہا۔ ایسا ہی ہم نے سنا ہے۔

۴۵- چند روزہ دنیوی عیش و آرام اور حکومت کی خاطر ہم اپنے عزیزوں کو جان سے مارنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

۴۶- میں نے ہتھیار پھینک دیئے ہیں۔ اگر اس حالت میں مجھے دریودھن اور اُس کے ساتھی مار دیں تو میں اس میں اپنی بہتری خیال کروں گا۔

۴۷- سنجے بولا۔ راجن! ایسا کہہ کر ارجن ہتھیار چھوڑ کر رتھ میں چپ چاپ بیٹھ گیا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اٹھی -

۲۰ ۔ اور جب ارجن نے ہر دو اطراف کی سپاہ کو جنگ کے لئے آمادہ دیکھا۔ تو اس نے بھگوان شری کرشن چندر جی سے ہاتھ باندھ کر عرض کی۔

۲۱ ۔ مہاراج! میرے رتھ کو عین میدان جنگ کے درمیان میں لے جاکر کھڑا کر دیجئے۔

۲۲ ۔ تاکہ میں ذرا ایک نظر دیکھ لوں۔ کہ مجھے کن بہادروں سے مقابلہ کرنا ہے۔

۲۳ ۔ مجھے دریودھن کو بھی دیکھنا ہے۔ کیونکہ اس جنگ کا بانی مبانی وہی ہے۔

۲۴ ۔ بھگوان شری کرشن چندر جی نے رتھ کو ہر دو اطراف کی افواج کے درمیان میں لے جاکر کھڑا کر دیا۔ اور یوں گوہر افشانی کی۔

۲۵ ۔ ارجن! کوروؤں کی افواج کے سپہ سالاروں کو دیکھ لے بھیشم پتامہ اور مہا چاریہ شری درون آچاریہ جی میرے سامنے کھڑے ہیں۔

۲۶ ۔ جونہی ارجن نے میدان جنگ کی طرف نگاہ اٹھائی۔

تینوں شری بھیشم پتامہ کی زیرکمان اور حفاظت میں رکھیں۔

۱۲۔ دریودھن کے جوش کے بڑھانے کے خیال سے شری بھیشم پتامہ جی نے شیر کی طرح گرج کر اپنا سنکھ بجایا۔

۱۳۔ اس کے بعد ہر چہار طرف سے سنکھوں۔ نقاروں۔ مردنگوں اور نرسنگھا باجوں کی آواز سنائی دی۔

۱۴۔ بھگوان شری کرشن چندر جی اور ارجن نے بھی اپنے اپنے شنکھ بجائے۔

۱۵۔ بھگوان شری کرشن چندر جی نے پانچجنیہ۔ ارجن نے دیودت اور مہابیر بھیم نے پونڈر نام سنکھ بجائے۔

۱۶۔ مہاراجہ یدھشٹر نے اننت وجے۔ نکل نے سگھوش اور سہدیو نے منی پشپک نام سنکھ بجائے

۱۷۔ دھنش دھاری کاشی نریش اور مہارتھی شکھنڈی دھرشٹ دمن۔ راجہ وراٹ۔ ساتکی۔

۱۸۔ اور مہاراجہ درپد۔ دروپدی کے پانچوں بیٹے اور لمبے بازوؤں والے سبھدرا پتر ویر ابھیمنیو ان سب نے اپنے اپنے سنکھ بجائے۔

۱۹۔ ان سب سنکھوں کی فلک شگاف آواز سے فضا گونج

شریمد بھگوت گیتا

پہلا ادھیائے

۱۔ دھرت راشٹر بولے ۔ سنجے ! کہو دھرم بھومی کُرو
جنگ کے لئے ...... جمع ہو کر میرے اور پانڈوں کے
بیٹوں نے کیا کیا ؟

۲۔ سنجے بولا ہر دو اطراف کی افواج کا ملاحظہ کرنے کے بعد
دریودھن نے شری درون آچاریہ جی سے کہا

۳۔ آچاریہ جی ! پانڈوؤں کی سپاہ کی طرف دیکھئے ۔ جسے آپ
کے لائق شاگرد دروپد کمار دھرشٹ دیومن نے آراستہ کیا ہے۔

لیئے بھگتوں کا کشٹ مٹانا تیرا۔ یاد
ہوا شبری کے گھر پہ جانا۔ تیرا۔
ہوا ساگ ودر گھر کھانا تیرا۔
تندے نالی کا چھیدا چھیڑانا تیرا۔ یاد
موہن منگل نے دل سے پکاریو
بھگتوں کو تیرا سہارا ریجو
تیرا نام ہے موہن پیارا پریتم
یاد آتی ہے موہن تیری بنسری
بنسری بنسری۔ بنسری بنسری

تمت

باہتمام لالہ موتی رام مہتمم مفید عام پریس واقع چیمبرلین روڈ لاہور میں چھپی۔
اور لالہ موہن لعل مالک جلد بک ڈپو بیرون لوہاری دروازہ لاہور
سے شائع کی

بنسری والا موہن شیام کا لالہ

(۳)

قوالی

یاد آتی موہن تیری بنسری
بنسری ۔ بنسری ۔ بنسری بنسری
موہن بنسری پھر سنا دے ہمیں
شام سندر سا مکھڑا دکھا دیں ہمیں
اپنے چرنوں کا داس بنا لیں ہمیں ۔ یاد
تیری بنسی کی دل میں تمنا لگی
سب بھوک پیاس ہماری گئی
تیرے ملنے کی آس ہم کو لگی ۔ یاد
ہوا ارجن کو گیتا سنانا تیرا
ایک انگل پہ گوردھن اٹھانا تیرا
ہوا دروپدی کا چیر بڑھانا تیرا ۔ یاد
ہوا گج کو گرہ سے چھڑانا تیرا
دینے بھگت کی گودیں جانا تیرا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

بھجن کیرتن

وِلی

بھجن

گوبند آئے بسو میرے من میں
ساون آیا شام نہ آئے
تمرے درس بن کچھ نہ سہائے
دل میں موہ دے یہی اُلفت
جاسے بسوں بندرا بن میں
گوبند آئے بسو میرے من میں
صورتیا تاکو درسانی
ٹیک پر بیٹھو سے جس نے لگائی
مرتھیا سب سنسار بتاسے
اُن کے اِن کے نینن میں
گوبند آئے بسو میرے من میں
صورتیا میراں من بھائی
راج چھوڑ تن بھسم رمائی
تجھے سمجھ گھر بار تجتا تھا

پر غور کر کے اس وقت بہت دکھی تھے۔ شری بیاس جی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا، اگر تم جنگ دیکھنا چاہو تو میں تمہیں آنکھیں عطا کر سکتا ہوں۔

دھرت راشٹر۔ اپنے لڑکے بالوں اور بھائی بندوں کو آپس میں لڑنا مرنا اور کٹنا میں دیکھنا نہیں چاہتا۔ مجھے کوئی ایسا طریقہ بتلائیے جس سے یہیں گھر بیٹھے بیٹھے مجھے جنگ کا سارا حال معلوم ہو جائے۔

سلطنت کوروؤں کا وزیر اعظم سنجے بھی پاس ہی بیٹھا تھا اسے دیکھ کر شری بیاس جی نے دھرت راشٹر سے کہا سنجے تمہیں سارا حال بتاتا رہے گا۔ ہم اسے ور دیتے ہیں کہ اسے جنگ کے متعلق ہر ایک خبر معلوم ہو جایا کرے گی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں کی بات معلوم ہو جایا کرے گی۔ اور یہ آپکو بتا دیا کریگا۔ اگر یہ میدان جنگ میں بھی جائیگا۔ تو اس کو کوئی نہ تو نقصان محسوس ہوگی اور نہ اسکو کوئی مار سکیگا۔ لیکن دھرت راشٹر اس جنگ کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ تم ان لڑکوں کو منع کرو۔ تم ایسی سلطنت کو لے کر کیا کروگے جسکے لئے تمہیں اتنے بھاری پاپوں کی گٹھڑی اپنے سر پہ اٹھانی ہوگی۔ پانڈوؤں کا ملک انہیں لوٹا دو۔

دھرت راشٹر۔ میں بھی تو یہی چاہتا ہوں مگر لڑکے میرا کہنا نہیں مانتے۔

تھوڑی دیر تک بیٹھنے کے بعد شری بیاس جی چلے گئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سکے ڈھیر لگ گئے۔ مگر ساڑھی نہ اتر سکی دوشاسن تھک کر ایک طرف بیٹھ گیا۔

علین اسوقت سبھا میں بیٹھے ہوئے بزرگوں نے مہاراجہ دھرت راشٹر کی توجہ دریودھن کے اس قابل نفرین کی طرف دلوائی۔

مہاراجہ دھرت راشٹر کو کچھ کچھ سمجھ آئی۔ انہوں نے جوئے کو ناجائز قرار دے کر پانڈوؤں کا تاج و تخت ان کو واپس کروایا۔ اور ان کو نہایت عزت سے ان کی راجدھانی کو رخصت کیا۔

ان کے جانے کے بعد دریودھن نے تخلیہ میں مہاراجہ دھرت راشٹر کو سمجھایا۔ کہ پانڈو اس بے عزتی کا بدلہ لئے بغیر ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ اب ہمارے جان و مال اور تاج تخت کی خیر نظر نہیں آتی۔ جس طرح سے بھی ہو سکے۔ پانڈوؤں کو ایک بار پھر یہاں طلب فرمایئے۔ اور ہمیں جوا کھیلنے کی اجازت دیجیئے۔ اب کی بار یہ شرط ہوگی۔ کہ اگر پانڈو ہار گئے۔ تو انہیں تیرہ سال بنباس میں گزارنے ہونگے۔ بارہ سال جنگلوں میں اور تیرھواں سال اس طرح چھپ کر گزارنا ہوگا۔ جس سے کہ پہچانے نہ جا سکیں۔ اگر پہچانے گئے تو تیرہ سال کے لئے پھر بنباس اختیار کرنا

صلاح کی۔ اس نے کہا۔ میدانِ جنگ میں تو میں اُن
پر کیا غالب آؤنگا۔ ہاں ایک چال ہے۔ یدھشٹر کو جوئے
کی عادت ہے۔ تم اُسے کسی طرح ہستناپور بُلا بھیجو۔ باقی
میں جانوں میرا کام۔

دریودھن نے دھرت راشٹر سے الٹی سیدھی کہہ کر
پانڈوؤں کو ہستناپور بُلا لیا۔ اور کچھ اِسطرح سے اُن کی
خاطر و مدارات کی۔ کہ نیک دل پانڈوؤں نے اُس کے
گذشتہ سلوک سب کے سب بھلا دیئے۔ موقعہ پا کر شکنی
نے جوئے کی بات چھیڑی۔ مہاراجہ یدھشٹر قابو میں آگئے
اور اِس بُری طرح سے ہارے کہ کل راج و پاٹ اپنی
ذات چاروں بھائی حتےٰ کہ مہارانی دروپدی تک کو ہار گئے۔

دریودھن اب سر دربار دروپدی کو بے عزت کرنا
کرنا چاہتا تھا۔ وہ دیوی لختِ دل کھاتی۔ خون جگر پیتی
سخت بے قراری اور بے تابی کے ساتھ اپنی عزت
بچا رہی تھی۔ اور رو رو کر بھگوان شری کرشن چندر جی
مہاراج کو یاد کر رہی تھی۔ دریودھن کے حکم سے دوشاسن
نے دروپدی کی ساڑھی کھینچنی شروع کی۔ عین اِس وقت
بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اپنی قدرت کا ایک ادنےٰ
سا کرشمہ دکھایا۔ اور ساڑھی کو اِس قدر بڑھایا۔ کہ وہاں ساڑھیوں

عزت کا ہرگز مستحق نہیں ہے۔
ارجن اور سہدیو نے اُسے ڈانٹا۔ مگر اُس کے کان
تک جوں نہ رینگی۔ بلکہ الٹا گالیاں بکنے لگا۔ اور بھگوان شری
کرشن چندر جی سے لڑنے کے لئے تیار ہو گیا
بھگوان شری کرشن چندر جی نے اپنی خالہ سے وعدہ
کیا ہوا تھا۔ کہ تیرے بیٹے کو سو تک گالیاں دینے کی اجازت
ہے۔ اِس سے زیادہ ایک نہیں
ششپال گالیاں دے رہا تھا۔ اور بھگوان گن رہے
تھے۔ جونہی گالیوں کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی۔ بھگوان
نے اُس پاپی کو خبردار کر کے ایک ہی وار سے اُس کا خاتمہ
کر دیا۔ اِس کے بعد اِس کی آخری رسوم ادا کی گئیں
پھر چیندیری کے راجکمار کو ششپال کی راج گدی
پر بٹھا کر اُسے تلک لگایا۔ اِس کے بعد آنند کند
بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کو بھینٹ نذر کی گئی
اور دستور کے مطابق دیگر مہمانوں کو نذریں اور
تحائف دے کر رخصت کر دیا گیا۔
یگیہ کے ختم ہو جانے پر جب دریودھن ہستنا پور
پور واپس پہنچا۔ تو حسد اور بغض کی آگ میں بری طرح
سے جل رہا تھا۔ اِس نے اپنے ماموں شکنی سے

[illegible]

مہاراج ارجن اور سبھدرا کو ساتھ لے کر اندرپرست پہنچ گئے
راجسوئگیہ کی تیاریوں کے متعلق مشورہ ہونے لگا۔ سب
نے کہا۔ کہ دنیا بھر کے تمام فرمانروا مہاراجہ یدھشٹر کا لوہا
مان جائیں گے۔ اور یگیہ بھی کمال خوش اسلوبی سے سمپورن ہو
جائے گا۔ مگر اس یگیہ کے شروع کرنے سے پیشتر ہی
مہاراجہ جراسندھ ضرور روڑ اٹکائے گا۔ لہذا لازم ہے
کہ سب سے پہلے اس کی خبر لی جائے۔ اور اس کی اچھی طرح
سے سرکوبی کی جائے۔

سب کی رائے یہی ہوئی۔ کہ آنند کند بھگوان شری کرشن
چندر جی مہاراج بھیم اور ارجن مگدھ جائیں۔ اور اس جھگڑے
کو نپٹا آئیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ سنہری اور روپہلی رتھ میں
سوار ہو کر جلد جلد منازل طے کرتے ہوئے بھگوان شری کرشن
چندر جی بھیم اور ارجن مگدھ جا پہنچے۔ جراسندھ کے
سامنے جب حرف مطلب زبان پر لایا گیا۔ تو وہ برسر پیکار
نظر آیا۔ یہاں کیا دیر تھی۔ اس طرف بھیم آگے بڑھا۔
کہتے ہیں تیرہ دن تک جراسندھ اور بھیم کی برابر کشتی
ہوتی رہی۔ چودھویں روز جراسندھ کا دم پھول گیا۔ اور
بھیم اس پر غالب آیا۔ اور وہ اس کے ہاتھوں سے
مارا گیا۔

[illegible]

کی زبردست خواہش ہے۔ آپ خود ہی اپنا تعارف کروا کر
میری خوشی کا باعث بنیں

مہاراجہ یدھشٹر نے یوں گوہر افشانی کی۔ مہاراج! آپ
فکر نہ کیجئے۔ ہم کشتری ہیں۔ اور پانڈو کمار ہیں۔ میں یدھشٹر ہوں
اس کا نام بھیم ہے۔ یہ ارجن ہے۔ اور وہ دو نو ویر نکل اور
سہدیو ہیں۔

مہاراجہ یدھشٹر کی بات سن کر مہاراجہ دروپد کو اس قدر
خوشی ہوئی۔ کہ کتنی لمحوں تک فرطِ مسرت کی وجہ سے بول نہ
سکے۔ اس کی بات خوب دل کھول کر باتیں ہوئیں۔ پانڈووں
کے مصائب کی کہانی سن کر مہاراجہ دروپد نے فرمایا۔ تمہاری
سلطنت تم لوگوں کو دلوانی ہوگی۔

اس کے بعد شادی کے متعلق بات چلی۔ مہاراجہ یدھشٹر
بولے۔ آج ہم جس وقت گھر لوٹے۔ تو دروپدی ہمارے ساتھ
تھی۔ گھر کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ ہم نے باہر سے آواز
دے کر ماتا جی سے کہا۔ ماتا جی! آج بھکشا میں ہمیں ایک
بڑی ہی خوبصورت چیز میسر ہوئی ہے۔ انہوں نے بغیر
کچھ سوچے سمجھے اندر سے کہا "بیٹا"! آپس میں بانٹ
لو۔ لیکن جب وہ باہر آئیں۔ تو حیران ہو کر بولیں۔ ارے یہ
تو اَدھیکاری ہے۔

نہیں پڑی۔ دروپدی کے پتی کشتری اور کسی اچھے خاندان کے ہیں اس بات میں شک کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ کہ پانڈو برناوٹ کے لاکھ محل میں جلے نہیں۔ بچ نکلے ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ برہمنوں کے بھیس میں وہ پانڈو ہی ہیں۔

یہ سنتے ہی مہاراجہ دروپد نے راج پروہت کو مہاراجہ یدھشٹر کے پاس بھیجا۔ پروہت نے واپس آکر دھرشٹ دیومن نے جو کہا تھا۔ اس کی تائید کی۔ مہاراجہ دروپد کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ ان کی جو دلی خواہش تھی۔ پوری ہو گئی۔

اب کیا تھا۔ سنہری رتھ کھینچا گیا۔ اس رتھ میں سوار ہو کر پانڈو شاہی محل میں آئے۔ وہاں ان کی جو خاطر تواضع ہوئی۔ اس کا کہنا ہی کیا ہے۔ سونے کے تھالوں میں لذیذ کھانے ان کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ بہت سی قیمتی اشیاء ان کی نذر کی گئیں۔ لیکن انہوں نے سوائے ہتھیاروں کے اور کسی چیز تک کو چھوا تک نہیں۔ یہ بات یہ یقین دلانے کے لئے کافی تھا۔ کہ وہ کشتری ہیں۔ تو بھی مہاراجہ دروپد نے مہاراجہ یدھشٹر سے اپنی آمیز لہجہ میں کہا۔ مہاراج! آپ لوگ کون ہیں یہ جانے

جی نے فرمایا۔ کہیں لعل بھی گودڑیوں میں چھپے رہتے ہیں۔
اول تو مچھلی کی آنکھ میں چھید کرتے وقت ارجن لیے انداز
سے ہی ظاہر ہو گیا تھا۔ اور جب لڑائی کے وقت تم
پانچوں نے مخالفین کو صفوں کے اندر اپنے تیروں کی
بوچھاڑ سے ہل چل مچا دی تو اس وقت میرا رہا سہا شک
بھی جاتا رہا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ بغیر پانڈوں کے
کوئی بھی ایسی دلاوری کے ساتھ معرکہ آرائی نہیں کر سکتا
یہی تمہاری شناخت کا سبب ہے۔
جب آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی
مہاراج پانڈوں اور دروپدی کے ساتھ لے کر ان
اُن کی قیام گاہ کی طرف آ رہے تھے۔ تو درشٹ
دیومن بھی یہ پتہ لگانے کے لیے کہ یہ برہمن کون ہیں۔ ان
کے تعاقب میں اُن کی جائے رہائش تک ساتھ آ یا۔
جب پانڈو دروپدی اور سولہ کلا سمپورن آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی مکان کے اندر چلے
گئے۔ تو درشٹ دیومن اپنے محلوں کو واپس ہوا
مہاراجہ درپد وہاں بہت متفکر بیٹھے تھے۔
درشٹ دیومن نے اُن سے کہا۔ پتا جی! فکر کی کوئی
بات نہیں۔ دروپدی کسی ایرے غیرے کے ہاتھ

رنج و غم بدرجہ غایت ہے۔ لیکن صبر کیجئے اور اس خالق حقیقی
اور مالک ہر دو جہان سے دعا کیجئے۔ کہ وہ آپ کی مشکل آسان
کرکے آپ کو ایسے رنج و مصیبت سے نجات دے۔ آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کے تشفی آمیز کلمات
سن کر مہارانی کنتی بولی۔ بیٹا۔ میں اب کیا خاک خوش ہوں گی
میرے رنج و الم کا ذکر نہ کرو۔ ایشور تمہیں سلامت
رکھے۔

مہارانی کنتی کی یہ بات سن کر سولہ کلا سمپورن آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی اور بھی بیتاب ہو گئے۔
تبسم کناں فرمایا۔ بوا جب تک کرشن کی اس
جسم میں جان ہے۔ یہ جسم بے جان اور یہ سر سب
پانڈو کی حمایت میں رہیں گے
مہارانی کنتی خاموش ہو گئی۔ اس کی نگاہیں بیٹوں
کی طرف اٹھیں۔
مہاراجہ یدھشٹر آنند کند بھگوان شری کرشن چندر
جی مہاراج کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور دریافت فرمایا۔
کرشن! آپ نے ہمیں منڈپ میں کس طرح پہچان
لیا۔؟
سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر

سہرے میں لگے ہوئے ایک حلقہ کے ساتھ ایک مچھلی گھوم رہی تھی۔ ستون کے نیچے ایک بہت بڑی کڑاہی تیل سے بھری ہوئی رکھی تھی۔ سوئمبر کی شرط یہ تھی۔ کہ جو شخص کڑاہی میں سے مچھلی کا عکس دیکھ کر اس کی آنکھ کا نشانہ بنائے گا۔ وہی دروپدی کا حقدار ہوگا۔

برہمنوں کے خوش الحانی سے گائے گئے۔ منتروں اور ہون کے ساتھ کی گئی سوئمبر کی ابتدائی مراسم جب طے ہو چکیں۔ تو راجے مہاراجے ایک ایک کر کے شرط پوری کرنے کی غرض سے ستون کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر شرط ایسی نہ تھی۔ جو کہ آسانی سے پوری ہو جاتی۔ تیل کی بھری کڑاہی میں سے عکس دیکھ کر گھومتی ہوئی مچھلی کی آنکھ کا نشانہ بنانا کوئی بچوں کا کھیل نہ تھا۔

بیسوں راجے مہاراجے طبع آزمائی کے لئے اٹھے۔ مگر منہ کی کھا کر اور کھسیانے ہو کر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے محفل میں سناٹا چھا جانے پر درشٹ دیومن اپنی جگہ سے اٹھ کر بولا۔ کیا آج اس سرزمین پر ایک بھی ویر نہیں رہا۔ جو اس مچھلی کی آنکھ کا نشانہ نہ بنا سکے۔ کیا دروپدی کو عمر بھر کنواری ہی رہنا ہوگا۔ اگر آج ہمارے درمیان بھیم اور ارجن جیسے دلاور اور شہزور ہوتے

دل کے ساتھ تارک الدنیا فقرا کی طرح بے لباس برہنہ پا خاردار اور وحشت خیز جنگلوں کی خاک چھان رہے ہیں۔
کئی دنوں تک پانڈو اسی طرح سے جنگلوں میں بھٹکتے رہے۔

انہوں نے سنا کہ مہاراجہ درو پد والئے پانچال نے بیٹی (دروپدی) کا سوئمبر رچایا ہے۔ رونق دیکھنے کے خیال سے پانڈو بھی وہاں پہنچ گئے۔ پایہ سلطنت پانچال کی رونق دیکھنے کے قابل تھی۔
محلات کے عین درمیان میں جو وسیع میدان تھا۔ اس میں ایک بہت بڑا شامیانہ لگایا گیا تھا۔ نقرئی وطلائی ستونوں رنگین اور چمکیلے قمقموں رنگ برنگی جھنڈیوں کی وجہ سے . . . .
. . . . اور انواع واقسام کی سنہری و روپہلی مینا کاری صنعتوں کے باعث شامیانہ رشک فردوس بن رہا تھا۔ صدر میں مخملی چوکیاں بچھی ہوئی تھیں۔ جن پر ملک کے ادنےٰ و اعلےٰ راجے مہاراجے اپنے مرتبوں کے مطابق رونق افروز تھے۔ چوکیوں کی قطاروں کے عین درمیان میں شری بلدیوجی اور سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج چودھویں کے چاند کی طرح سبھا کی رونق اور شان کو دوبالا کر رہے تھے۔
شامیانہ کے عین درمیان میں ایک ستون کے اوپر والے

جن کی کہ وہاں رہائش تھی۔ اُسے خوب کاٹا۔ اور اُن کے کاٹنے کا یہ اثر ہوا۔ کہ وہ تمام کا تمام زہر چوس گئے۔ بھیم کو کو ہوش آئی۔ تو دریا سے باہر نکلا۔ اور پھر بھائیوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اس کے لئے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ دریودھن اور سکنی نے جب بھیم کو دوبارہ اپنے درمیان صحیح وسلامت موجود پایا۔ تو ان کی حیرت اور غم و غصے کی کوئی انتہا نہ رہی مگر اب وہ کیا کر سکتے تھے؟

دریودھن کی شرارتہ چال سے دھرتراشٹر کی ولیعہدی تو جاتی رہی تھی۔ لیکن اب وہ پانڈوؤں کو ہستناپور میں بھی دیکھنا پسند نہ کرتا تھا۔ اس نے مہاراجہ دھرت راشٹر کو اس قدر مجبور کیا۔ کہ وہ پانڈوؤں کو شہر وارناوت کی طرف بھیجنے کے لئے تیار ہو گئے۔

اپنے باپ کے حکم کے مطابق پانڈو وارناوت میں چلے آئے مہارانی کنتی بھی ساتھ تھیں۔ مکار دریودھن نے سکنی کے ساتھ سازش کر کے پروچن نامی ایک لائق ماہر انجینیر کی مدد سے ایک مصالحہ سے جس میں کہ لاکھ گندھک چیل۔ رال۔ اور کھب سے اڑ جانے والی اشیا وجزوی طور پر زیادہ تھیں۔ برناوت میں ایک عالیشان محل پانڈوؤں کی رہائش کے لئے بنوایا تھا۔ اور اس محل کے بنانے

کو بھا لینے کے لئے سبھی مکروفریب کی چال یا دھوکے کے جال
کی اُدھیڑبُن میں مصروف رہتا تھا۔ اور اُس کی اِن باتوں
میں اُس کا چالاک ماموں شکنی اُس کا ہاتھ بٹاتا تھا
تجویز مرتب کرتا تھا۔ کام میں یہ لاتا تھا۔ بھیم کو اپنے راستے
میں سے ہٹانے کے لئے ایک بار یہ چال چلی۔ کہ شہر کے
باہر دریا کے کنارے ایک خوبصورت بارہ دری میں پانڈوؤں
کو ایک پُرلطف دعوت طعام میں مدعو کیا۔ پہلے تو ہنسی
مذاق ہوتا رہا۔ اِس کے بعد جب کھانا کھانے کا وقت
آیا۔ تو بھیم کو زہریلا ہوا کھانا کھانے کے لئے دیا گیا۔ بھیم
زیادہ کھانے کے لئے مشہور ہی تھا۔ جب خوب پیٹ
بھر کر کھانا کھا چکا۔ تو اُس کو کچھ نیند سی آنے لگی۔ لہٰذا
وہ دریا کے کنارے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا۔

دریودھن اور شکنی جو کہ موقعہ کی تاک میں تھے جب
دیکھا۔ کہ آس پاس کوئی نہیں۔ اور ہمیں کوئی نہیں دیکھ
سکتا۔ زہر کے اثر سے بے ہوش۔ غافل اور مدہوش بھیم
کو دریا میں دھکیل دیا۔

مگر دریودھن کی یہ چال کارگر نہ ہوئی۔ مثل مشہور
ہے۔ کہ ہیرے کو ہیرا کاٹتا ہے۔ اور زہر کو زہر مارتا
ہے۔ جونہی بھیم دریا میں گرا۔ جھٹ زہریلے سانپوں نے

ہو جائے۔ لہٰذا انہیں مجبوراً پیچ و تاب کھاتے ہوئے راجکماروں کو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھنا پڑا۔ بھیشم پتامہ جی نے راجکماروں کو مخاطب کئے گئے ہوئے الفاظ نصیحت کے ساتھ امتحان کی کاروائی ختم کر دی گئی۔

جب راجکمار جوان ہوئے۔ تو مہاراجہ دھرت راشٹر نے ارکین سلطنت کے مشورے سے راجکمار یدھشٹر کو اپنا یوراج قرار دیا۔ مگر دریودھن جیسے حاسد اور کینہ ور شخص کی موجودگی میں ایسا ہونا ناممکنات تھا۔ اس نے مہاراجہ دھرت راشٹر کو دھمکی دی۔ کہ یہ راجیہ اس کا ہے۔ تاج و تخت اس کا ہے۔ یدھشٹر کا اس پر کوئی حق نہیں۔ اگر اس کا کہا نہ مانا گیا۔ وہ اپنی جان دے دیگا مہاراجہ دھرت راشٹر دریودھن کو بہت چاہتے تھے وہ ڈر گئے کہ کہیں یہ بدبخت اپنی ضد میں اپنی جان پر نہ کھیل جائے۔ لہٰذا ان کو فوراً ہی اپنا ارادہ بدل دینا پڑا۔

دریودھن بھیم سے بہت خار کھاتا تھا۔ اس کا جی چاہتا تھا کہ جس طرح سے بھی ہو بھیم کا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن قوت بازو سے بھیم کو کوروؤں سے زیر ہونا محالات سے تھا۔ اس لئے دریودھن ہر وقت بھیم

کی اولاد کورو کہلاتی تھی۔ اور مہاراجہ پانڈو کی پانڈو۔ مہاراجہ
دھرت راشٹر نے راجکماروں کو بغرض تعلیم راجگرو شری
درون آچاریہ جی کے حوالے کیا گیا۔ جنہوں نے تھوڑے ہی
عرصہ میں راجکماروں کو فن سپاہ گری میں طاق کر دیا۔ مہاراجہ
دھرت راشٹر کی خواہش کے مطابق شری درون آچاریہ
جی نے ایک دن شہزادوں کے امتحان کے لیے مقرر کیا۔ وقت
مقررہ پر مہاراجہ دھرت راشٹر۔ شری بھیشم پتامہ جی
شری درون آچاریہ جی۔ ودر۔ دیگر بہی خواہان سلطنت
باشندگان ہستناپور اور راجگان شہر کے باہر ایک وسیع
میدان میں جمع ہوئے۔ پہلے تو راجکمار تیراندازی۔ نیزہ
بازی اور شمشیر زنی کے کرتب کھلاتے رہے۔ اس کے
بعد مصنوعی لڑائی شروع ہوئی

دریودھن کو پانڈو آنکھ نہ بھاتے تھے۔ ان کی
قابلیت اور شہزوری ہی اس کے حسد اور بغض کا باعث
تھی۔ بھیم سے تو وہ اس قدر جلتا تھا۔ کہ اسے دیکھنا
بھی پسند نہ کرتا تھا۔

جب بھیم اور دریودھن کا گدا یدھ شروع ہوا۔ اور
بزرگوں نے دونوں کے تیور بدلے ہوئے دیکھے۔ تو انہیں خدشہ
ہوا۔ کہ کہیں یہ مصنوعی لڑائی اصلی لڑائی میں نہ تبدیل

بھی مہاراج کی پھوپھی مہارانی کنتی ہستناپور نریش مہاراجہ پانڈو سے بیاہی ہوئی تھی۔

مہارانی کنتی کے علاوہ مہاراجہ پانڈو کی ایک اور رانی بھی تھی جس کا نام مادری تھا۔

مہاراجہ پانڈو ہستناپور کے تخت کے حقدار نہیں تھے بلکہ گدی کے حقدار اُن کے بڑے بھائی مہاراجہ دھرت راشٹر تھے۔ مگر چونکہ وہ جنم سے اندھے تھے۔ اس لئے وہ گدی نشین نہیں ہوئے۔ اور [illegible] حکومت مہاراجہ پانڈو نے ہی سنبھالی

مہاراجہ پانڈو سیر و شکار کے بہت دلدادہ تھے۔ اُن کا اکثر وقت جنگلوں میں ہی گذرتا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے وفات بھی سیر و سیاحت کے دوران میں جنگل میں ہی پائی

مہاراجہ پانڈو اپنے پیچھے پانچ لڑکے چھوڑ گئے۔ جن میں سے تین لڑکے یدھشٹر ارجن اور بھیم مہارانی کنتی کے بطن سے تھے۔ اور دو لڑکے نکل اور سہدیو مہارانی مادری کے بطن سے تھے۔ مہاراجہ پانڈو کے بعد کیونکہ لڑکے ابھی کمسن تھے۔ سلطنت کا کام مہاراجہ دھرت راشٹر کو ہی سنبھالنا پڑا۔

مہاراجہ دھرت راشٹر کے ایک سو لڑکے تھے جن میں سب سے بڑا راجکمار دریودھن تھا۔ مہاراجہ دھرت راشٹر

جب سب مہمان وداع ہو گئے اور سلطنت کا کاروبار باقاعدہ طور پر چلنے لگا۔ تو مہاراجہ اگرسین اور شری لسدیوجی نے بھی خواہان سلطنت کے مشورے سے شری کرشن چندر جی اور شری ملدیوجی دونوں بھائیوں کو اونتی پور ضلع بنارس میں مہرشی سنادپن کے آشرم میں ودیا کے حصول کی غرض سے بھیج دیا گیا۔

کہتے ہیں کہ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج وہاں سے جب واپس آئے۔ تو لڑکے نہ تھے۔ بلکہ نوجوان تھے اور کل گورو کی زیر تعلیم رہ کر ایک بڑے بھاری ودوان گیانی اور عالم بن کر آئے تھے۔

انہی ایام میں کنس کا خسر مہاراجہ جراسندھ والئے مگدھ متھرا پر چڑھ آیا۔ وہ اپنے وقت کا بڑا بہادر اور جنگجو فرمانروا تھا۔ اس کی سپاہ بھی تعداد میں جادو بنسیوں کے لشکر سے بیسیوں گنا زیادہ تھی۔

طبل جنگ پر تھاپ پڑی۔ طرفین کی جان نثار سرفروش سپاہی ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ بہادروں کے سر گاجر مولی کی طرح کٹنے لگے۔ [illegible] تیر برسنے لگے۔ سترہ روز تک جنگ ہوتی رہی۔ آخر کار [illegible] کے [illegible] سپاہی اس کے مقابلے کے سامنے نہ لڑ سکے۔ فوج غنیم کے پاؤں اکھڑ

شریک ہوئے۔
ساتھ ان جلسوں میں شریک ہوئے۔ بھگوان
جب مہمانوں کے وداع ہونے کا وقت آیا۔ تو بھگوان
شری کرشن چندر جی اور شری بلدیو جی شری نند جی اور
شری یشودھا جی سے لپٹ کر رونے لگے۔ شری نند
جی اور شری یشودھا جی کی آنکھوں سے پہلے ہی سے
ساون بھادوں کی جھڑی جاری تھی۔ شری کرشن چندر
جی اور شری بلدیو جی شری نند جی اور شری یشودھا جی
کے قدموں میں لپٹ گئے۔ شری نند جی اور شری یشودھا
جی نے انہیں دعائیں دیتے ہوئے کہا۔ ہماری آنکھوں کے
تارو! تم ہمارے کلیجے کی ٹھنڈک ہو۔ بھگوان سے یہی
پرارتھنا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی رہو۔ خوش رہو۔ ہمیں
بھول نہ جانا۔
شری نند جی اور شری یشودھا جی نے یہ الفاظ
کچھ ایسے رقت آمیز لہجے میں ادا کئے تھے کہ سننے والوں
کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔
سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر
جی اور شری بلدیو جی نے شری نند جی اور شری یشودھا
جی سے کشما چاہی۔ اور مہاراجہ اگرسین نے انہیں اور
دیگر باشندگان گوکل کو قیمتی تحائف دے کر رخصت کیا

وہ دونوں فوراً ہی جانوروں شانے چت ہو کر گر پڑے اور جان
بحق ہو گئے ۔ اُن کی موت سے کنس کے چھکے چھوٹ گئے ۔
آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی اور شری بلدیو
جی کی گرفتاری کے لئے حکم دیا ۔ مگر کنس کی جان پر بنی تھی
جو اس حکم کی تعمیل میں سولہ کلا سمپورن آنند کند شری کرشن
چندر جی کی طرف بڑھتا ۔ اور اس حکم کی تعمیل کرتا کنس
محل کے ایک مچان پر چڑھ گیا ۔ شری کرشن چندر جی اور
شری بلدیو جی تعاقب میں تھے ۔ اور پہنچ کر شری کرشن چندر
جی نے اُسے گردن سے پکڑ کر ایک ایسی پٹخنی دی ۔ کہ کنس چکرا
کر گرا ۔ اور گرتے ہی اُس کا دم نکل گیا ۔
تماشائیوں کے فلک شگاف نعروں اور جے جے کاروں سے
فضا گونج اٹھی ۔ شری سولہ کلا سمپورن بھگوان شری
کرشن چندر جی کے حکم سے مہاراجہ اُگرسین کو شری
بسدیو جی اور شری دیوکی جی کو جیل سے نکالا گیا ۔ مہاراجہ
اُگرسین کو شری کرشن چندر جی کی مرضی سے بہی خواہان سلطنت
نے اسی وقت تخت پر بٹھایا ۔ مہاراجہ اُگرسین جی ۔ شری
بسدیو جی اور شری دیوکی جی بار بار سولہ کلا سمپورن آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کو پیار سے گلے
لگاتے تھے ۔ اور بھگوان کی اپار لیلا کے گن گاتے تھے

اکھاڑے میں آئے تھا۔ جس میں کہ کنس کے قیمتی پہرہ دار ست تھے۔ شری کرشن چندر جی نے اس کی گٹھڑی چھین لی اور کپڑے اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیئے۔

شری کرشن چندر جی جب اس وسیع میدان میں پہنچے جہاں کہ اکھاڑے کا پنڈال تھا۔ اور جہاں باقی پہلوانوں کے دنگل کا انتظام تھا۔ اور ایک وسیع اکھاڑہ بنا ہوا تھا۔ تو کنس کے حکم سے اُن پر ایک بدمست ہاتھی چھوڑا گیا۔ جابر کنس کی اس کمینی حرکت سے بھگوت بھگتوں میں کھلبلی مچ گئی۔

سب دل ہی دل میں دعا کر رہے تھے کہ ہے بھگوان! ان بچوں پر رحم کی نظر رکھیو۔ لیکن تماشائیوں کی خوشی اور حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ شری کرشن چندر جی اور شری بلدیو جی نے آن واحد میں ہاتھی کو مار گرایا ہے۔

گناہوں کے بند سے اور دل کے گندے تصویر رہا۔ اور سب سے بڑا کنس نے اپنے دو نامی گرامی پہلوانوں کو حکم دے رکھا تھا۔ کہ اگر یہ دونوں بالک ہاتھی سے نہ مریں۔ تو تم نے انہیں مقابلہ کے لئے اکھاڑے میں آنے کو کہنا۔ پہلوانوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن شری کرشن چندر جی اور شری بلدیو جی کے سامنے اُن کی کیا مجال تھی۔ جو تم مقابلہ کر سکتے۔

اُس کو کال روپ میں بھگوان شری کرشن چندر جی ہی
دکھائی دیتے تھے۔ اُس نے سوچا۔ جس طرح سے بھی
ہو سکے۔ اُن کو جلد مروا ڈالنا چاہیئے۔ اِسی خیال کو مدِ نظر
رکھتے ہوئے اُس نے ایک اتسو کی تقریب پہ شری گوکل
جی سے سب گوالوں اور بھگوان شری کرشن چندر
جی اور شری بلدیو جی کو بلا بھیجا۔ اُن کو بلانے کے لیے
متھرا سے شری اکرور جی جو کہ کنس کے دربار میں اور
مہاراجہ اُگرسین کے زمانہ میں اُن کے پردھان تھے
شاہی رتھ لے کر گوکل گئے۔ شری نند جی اور دیگر گوالوں
کو اُنہوں نے کنس کا پیغام سنایا۔ مگر اُس مجسّم گناہ
کا عزم کیا تھا۔ یہ شری کرشن چندر جی کو علیحدگی میں
اُن کے کان میں بتایا۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج
شری بلدیو جی مع دیگر گوال بالوں کے متھرا پہنچے۔ اتسو اور
کی خوشی میں شہر خوب سجا ہوا تھا۔ بازار خوب آراستہ
تھے۔ اور اُن میں تماشائیوں کا خوب ہجوم تھا۔ بازار
میں چلتے چلتے سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان شری
کرشن چندر جی مہاراج کو ایک جگہ شاہی دھوبی دکھائی
دیا۔ جو کہ اِس وقت کپڑوں کی ایک بھاری گٹھڑی سر پہ

سب گوال بالوں میں بانٹ دی۔ کہتے ہیں، اُس دن اِتنی بارش ہوئی۔ کہ جل تھل ایک ہو گئے وہ موسلا دھار پانی برسا کہ چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ شری کرشن چندر جی آنند سے بنسی بجاتے ہوئے سب کو اپنے ساتھ لے کر گوردھن پہاڑ کی آڑ میں لے گئے۔ باوجود اتنی بارش کے کسی کو رتی بھر بھی نقصان نہ پہنچا۔ سب نے بھگوان، شری کرشن چندر جی کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُن کا گُن گاتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی اور بلدیو جی کی اِن کی اِس چھوٹی سی عمر میں غیر معمولی ذہانت کی وجہ سے دُور دُور تک شہرت ہو گئی تھی۔ اِن کی قوت بازو۔ اُن کے معجزوں اور اُن وچتر لیلاؤں کا ذکر جب کبھی بھی کنس سنتا۔ تو وہ چونک اُٹھتا تھا۔ کیونکہ وہ اِس نتیجے پر پہنچ چکا تھا۔ کہ یہ ہونہار لڑکے نند جی کے فرزند نہیں ہیں۔ بلکہ شری بسدیو جی اور شری دیوکی جی کے نورِ چشم ہیں۔ اب وہ ہر وقت کسی طرح سے اِن کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش میں رہنے لگا۔ کیونکہ آکاش بانی کے الفاظ اُسے لمحہ بھر کے لئے بھی نہ بھولتے تھے۔ اور اُسے چین نہ لینے دیتے تھے اُس کے ظلم و ستم نے اُس کو بھی تباہ دیا تھا۔ ہر چہار طرف

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جی کو اُن کے حوالے کیا۔ اور لڑکی کو لے کر متھرا میں واپس آ
گئے۔

بھگوان کی قدرت ملاحظہ ہو۔ کہ جیل کی کوٹھڑی میں پہنچنے
کے ساتھ ہی لڑکی نے رونا شروع کر دیا۔ اُس کے رونے سے
سب پہرے دار خوابِ غفلت سے بیدار ہو گئے۔ ایک دم
چونکے اور ہوشیار ہو گئے۔

چاروں طرف یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ کہ شری دیوکی
جی کے ہاں آٹھواں بچہ پیدا ہوا ہے۔ کنس نے سوچا
یہ بچہ نہیں میری اجل ہے۔ میرا جان لیوا ہے۔ وہ فوراً جیل
کی طرف بڑھا۔ اور وہاں پہنچ کر بچے کو بہن کی گود سے چھین
لیا۔ دیکھا تو لڑکا نہیں لڑکی ہے۔ اُس کے غصے کی کوئی
انتہا نہ رہی۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ لڑکی کو جیل کے سنگین
چبوترے پر پٹک دیا۔ لڑکی کی روح اُسی وقت قفسِ عنصری
سے پرواز کر گئی۔ عین اُسی وقت آکاش بانی ہوئی۔ "اے
کنس! جس کی خاطر تو نے اتنے معصوم بچوں کا خون کیا
ہے۔ وہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور اس وقت صحیح و سلامت
تیری ہی سلطنت میں موجود ہے"

مارے غصہ کے کنس کے منہ سے کف جاری ہو گیا۔
آنکھیں خونِ کبوتر کی طرح سرخ ہو گئیں۔ اُسی وقت اپنے

سائیں سائیں جنگلی جانوروں کی آوازیں۔ بادلوں کی گڑگڑاہٹ
سب دل کو ہلائے دیتی تھیں۔ شری جمنا جی میں طغیانی آئی
ہوئی تھی پاٹ بہ نسبت پیشتر کے ڈیوڑھا چوڑا ہو گیا تھا۔ مگر
مہاشے شری بسدیو جی کو ان میں سے کسی ایک کی پرواہ نہ تھی
ان پر صرف ایک ہی دھن سوار تھی۔ کہ جس طرح سے بھی
ہو سکے۔ یہ بالک صحیح و سلامت شری گوکل جی میں شری نند
جی کے ہاں پہنچ جائے۔ اور وہ قدم بڑھائے شری جمنا جی
کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ایک بار انہوں نے شری
جمنا جی کی لہروں کو دیکھا۔ اور پھر ایشور کا نام لے کر پانی
میں اترے۔ دریا میں اتنا زور تھا۔ کہ پانی پاؤں اکھاڑے
دیتا تھا۔ اسی تیزی کی وجہ سے کہیں اونچا تھا اور کہیں نیچا
لمحہ کے لئے کبھی بلند ہو جاتا تھا۔ اور کبھی کمر تک رہ جاتا تھا
ایک بار تو سر تک بلند ہوا۔ مگر آنند کند بھگوان شری کرشن چندر
جی کے پاؤں جو کہ ٹوکرے سے باہر لٹک رہے تھے۔ کے
ساتھ چھوتے ہی اس طرح سے اتر گیا۔ جیسے کہ کبھی طغیانی
آئی ہی نہ تھی۔

شری بسدیو جی شری جمنا جی کو پار کر کے شری نند جی
کے ہاں تشریف لے گئے۔ حسن اتفاق سے اس دن ان کے
لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ شری بسدیو جی نے شری کرشن چندر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہونے والی حمل تھا۔ لیکن ماں اور باپ آنے والی مصیبت کے خیال سے پہلے ہی سے خون کے آنسو رو رہے تھے۔

شری بسدیو جی اب تک اپنے دھرم اور قول کی وجہ سے خاموش تھے۔ مگر اب ان کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا تھا وہ سوچنے لگے۔ کہ جس طرح سے بھی ہو سکے۔ اپنی اولاد کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ جب انسان پر کسی کام کی دھن سوار ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کا وہ کام ضرور ہو جاتا ہے۔ بہت غور اور فکر کے بعد شری بسدیو جی کی یہ تجویز ہوئی۔ کہ اس حمل کو روہنی کا حمل مشہور کر دیا جائے۔ کیونکہ باوجود قید ہونے کے ہر طرح سے آزاد تھے۔ اور ان کی پہلی بیوی روہنی کی شری گوکل جی میں رہائش تھی۔

پھر کیا تھا۔ شری دیوکی جی کا ساتواں لڑکا پوشیدہ طور پر شری گوکل جی میں روہنی جی کے پاس پہنچا دیا گیا۔ شری بسدیو اور دیوکی جی کے اس بیٹے کا نام بعد میں شری بلرام جی (بلدیو) جی ہوا۔ جن کی مردانگی اور شجاعت کا یہ عالم تھا۔ کہ تواریخ میں جہاں کہیں بھی یوگیراج سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی کا نام آیا ہے۔ ان کا نام بھی ساتھ ہے اور جہاں کہیں بھی بھگوان شری کرشن چندر جی کی جے کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ شری بلدیو جی کا نام ضرور ساتھ آتا ہے۔

چی سے ہوا۔ جب برات کے رخصت ہونے کا وقت آیا۔ تو کنس
بطور سارتھی کے اپنی بہن اور بہنوئی کو وداع کرنے کے لئے
اُن کا رتھ ہانکتا ہوا ساتھ چلا۔ عین اسی وقت آکاش بانی ہوئی
کہ اے کنس آج اپنی جس بہن کو تو بڑی شان و شوکت سے
کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے جا رہا ہے۔ اسی کی سنتان
تیری موت کا کارن ہو گی۔
کنس نے اسی وقت گھوڑوں کی باگیں کھینچ لیں۔ اور
تلوار نکال لی۔ اور دیوکی کے قتل کے لئے آمادہ ہوا۔ لیکن جب
شری بسدیوجی عاجزانہ طور پر اس کی جان بخشی کے لئے ملتجی ہوئے
اور یہ کہا۔ کہ ہمارے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا۔ آپ کے حوالے کر دیا
جائے گا۔ تو کنس کا جوش کچھ کم ہوا۔ مگر دیوکی کے مارنے کا
ارادہ ترک کر کے بھی اس نے بہن اور بہنوئی کو قید میں
ڈال دیا۔

چھ سال تک شری بسدیوجی اور دیوکی قید کی سختیاں
اور اذیتیں برداشت کرتے رہے۔ اس دوران میں ان
کے [illegible] ظالم کنس نے [illegible] اور [illegible]
غم [illegible] ناقابل [illegible] برداشت [illegible]
شری بسدیوجی اور دیوکی [illegible]
[illegible]

اوم

کرشن جنم

متھرا اور اُس کے نواحی علاقہ میں مہاراجہ اُگرسین کی حکومت تھی۔ اُن کا ولیعہد سلطنت راجکمار کنس بڑا ہی جابر اور تندخو تھا۔ رعیت اُس کے مظالم سے ازحد نالاں تھی۔

جوان ہونے کے ساتھ ہی کنس نے سب سے پہلا کام یہ کیا۔ کہ مہاراجہ اُگرسین کو تخت سے اُتار کر قید کر دیا۔ اور خود تخت نشین ہو بیٹھا۔ اس سے رعایا کی مصائب میں ایک بہت بڑا اضافہ ہو گیا۔

اُنہی ایام میں کنس کی چچازاد بہن دیوکی کا بیاہ شری بسدیو



ایشوری گیان

شریمد بھگوت گیتا

مترجمہ

جناب منشی شو ناتھ رائے جی تپکین

تیر کا نشان

چاند بکڈپو لوہاری گیٹ لاہور

باہتمام لالہ موتی رام منیجر مفید عام پریس واقع چیمبرلین روڈ لاہور میں چھپی اور لالہ موہن لعل مالک